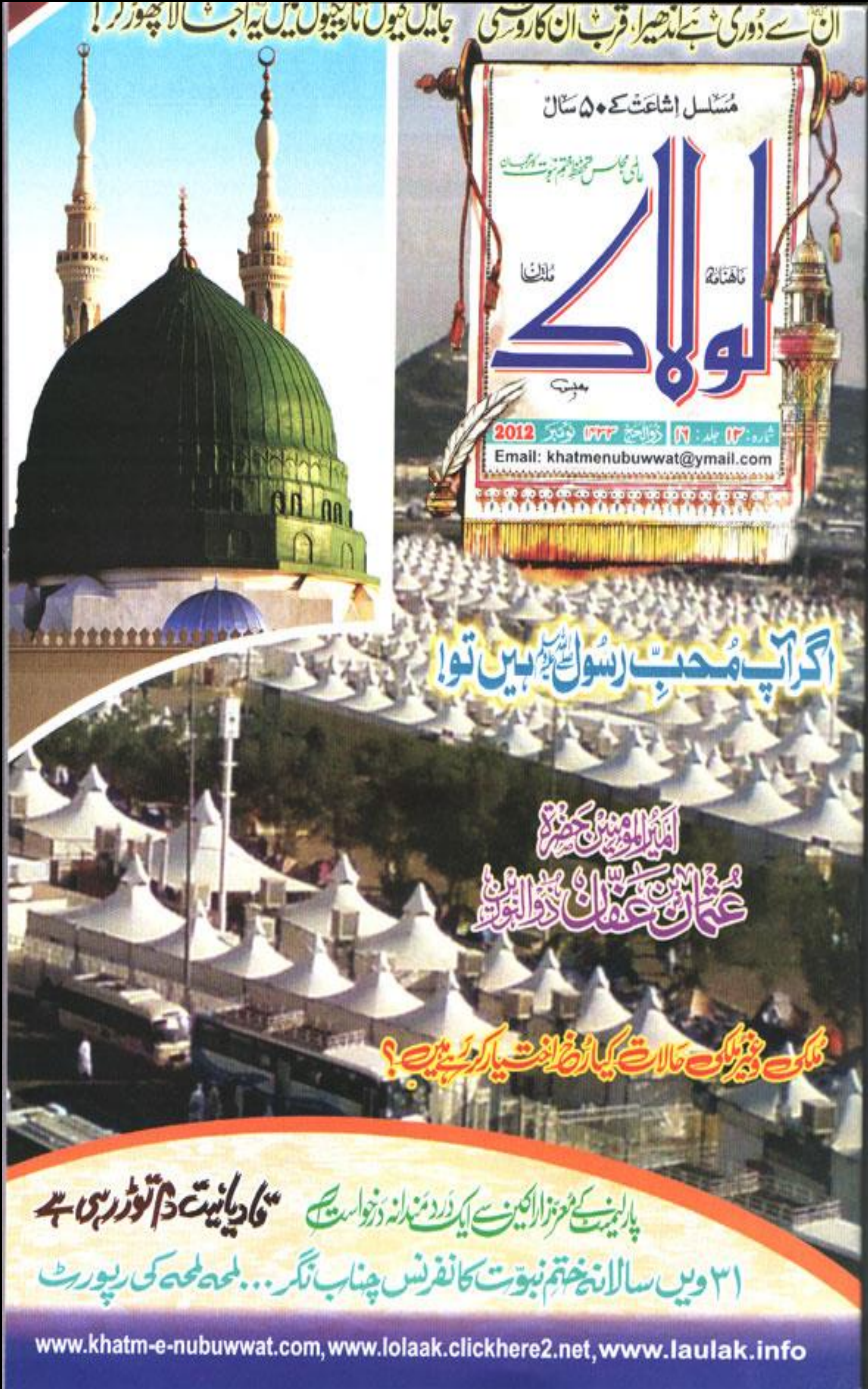
ان ﷺ سے دُوری ہے اندھیرا، قرب ان کا روشنی
جائیں کیوں تاریکیوں میں یہ اجالا چھوڑ کر!
مُسلسل اشاعت کے ۵۰ سال
ماہنامہ
لولاک
ملتان
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
شمارہ: ۱۲ جلد: ۱۹ ذوالحج ۱۴۳۳ نومبر 2012
Email: khatmenubuwwat@ymail.com
اگر آپ مُحبِ رسول ﷺ ہیں تو!
امیر المومنین حضرت
عُثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ عنہ
ملکی و غیر ملکی حالات کیا رُخ اختیار کر رہے ہیں؟
”قادیانیت دم توڑ رہی ہے“
پارلیمنٹ کے معزز اراکین سے ایک دردمندانہ درخواست
۳۱ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر... لمحہ لمحہ کی رپورٹ
www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۱۲ ○ جلد: ۱۶

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا محمد حسین ناصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

ملکی وغیر ملکی حالات کیا رخ اختیار کر رہے ہیں؟	مولانا اللہ وسایا	3

مقالات ومضامین

اگر آپ محب رسول ﷺ ہیں تو!	جناب عبیداللہ لطیف	5
مناقب......ذوالنورین عثمانؓ	مولانا محمد منظور نعمانیؒ	9
امیرالمومنین حضرت عثمانؓ بن عفان ذوالنورین	جناب قاری محمد عبداللہ	12
عدل فاروقی	جناب حافظ محمد عبداللہ	16
استاذ العلماء مولانا حافظ اللہ بخش کا وصال	مولانا اللہ وسایا	19
استاذ العلماءؒ بھی چل بسے	جناب حافظ محمد انس	23

رد قادیانیت

قادیانیت دم توڑ رہی ہے	رپورٹ: مولانا عزیز الرحمن ثانی	25
پارلیمنٹ کے معزز اراکین سے ایک دردمندانہ درخواست	حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ	31
ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد کی کاروائی	جناب فیض الرحمن معاویہ	37
۳۱ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر......لمحہ لمحہ کی رپورٹ	مولانا اللہ وسایا	41

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	53
تبصرہ کتب	مولانا اللہ وسایا	57

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم!

ملکی وغیر ملکی حالات کیا رخ اختیار کر رہے ہیں؟

امریکہ کے ایک جنونی اور پاگل، انتہاء پسند، ملعون زمانہ، پادری ٹیری جونز نے ۹؍۱۱ کی دسویں سالگرہ پر گزشتہ سال قرآن مجید کو نذر آتش کیا۔ مسلمانوں کے احتجاج پر امریکہ نے معذرت کے چند کلمات کہے اور معاملہ ختم ہوگیا۔ اب کہ ۹؍۱۱ کی گیارھویں سالگرہ ستمبر ۲۰۱۲ء کو اسی ملعون پادری اور اس کے معاونین کی ایک ٹیم نے ایک سو مختلف یہودی کمپنیوں کی مالی معاونت سے آنحضرت ﷺ کی اہانت پر مبنی فلم تیار کی۔ اس خبر کے آتے ہی پوری دنیا کے مسلمان زیرپا آتش ہوگئے۔ اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی کا اجلاس ہوا۔ ایک قرارداد منظور کی۔ سعودی عرب کے فرمانروا نے اس موقعہ پر اقوام متحدہ سے انبیاء علیہم السلام کی عزت وناموس کے تحفظ کا پوری دنیا کے لئے قانون بنانے کا مطالبہ کیا۔ حکومت پاکستان نے ۲۱؍ستمبر کو تعطیل عام کا اعلان کیا اور اس دن کو ’’یوم عشق رسول ﷺ‘‘ کے طور پر منانے کی عوام سے اپیل کی۔ اس دن کراچی سے خیبر، منوڑہ سے اکوڑہ، قلات سے سوات، ساحل مکران سے سرحد افغانستان تک پورے پاکستان میں ہر جماعت، ہر ادارہ، ہر انجمن، ہر مسجد بلکہ ہر گھر کا ہر ایک مسلمان سراپا احتجاج بنا ہوا تھا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت پورے ملک میں احتجاج ہوا۔ جلوس نکالے گئے۔ لاہور میں جمعیت علمائے اسلام پاکستان اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت مشترکہ فقیدالمثال ریلی کا اہتمام کیا گیا۔ لیبیا میں امریکی سفارت خانہ خاکستر کر دیا گیا اور امریکی سفیر کو بمع اس کے دیگر عملہ کے موقع پر ہلاک کر دیا گیا۔

بعض دیگر ممالک میں بھی امریکی سفارت خانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ ’’قدرت نے اسلام کی فطرت میں لچک رکھی ہے۔ اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبادو گے۔‘‘ زمینی حالات وواقعات یہ ہیں کہ ہر مسلمان کا دل امریکی پادری کی ملعونانہ حرکت، امریکہ کی ملعونانہ اسلام دشمن پالیسی پر زخمی ہے۔ خون کے آنسو روئے جارہے ہیں۔ کئی ہفتے گزرنے کے باوجود اب بھی دنیا بھر میں احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔

اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین حضرات کا ملتان میں اجلاس ہوا۔ ’’تحریک تحفظ ناموس رسالت‘‘ کے پلیٹ فارم کو فعال بنانے کا فیصلہ ہوا۔ تحریک تحفظ ناموس رسالت کے صدر جناب مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صاحب سے درخواست کی گئی۔ انہوں نے سٹیرنگ کمیٹی کا لاہور میں ۲؍اکتوبر کو اجلاس طلب کیا۔ دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث، شیعہ مکاتب فکر کی تمام مذہبی وسیاسی جماعتیں جو اس تحریک تحفظ ناموس رسالت کے پلیٹ فارم پر جمع ہیں۔ ان کے سرکردہ مرکزی قائدین شریک ہوئے۔ اسلام آباد میں اسلامی ممالک کے سفراء اور حکومت پاکستان

سے مل کر اقوام متحدہ سے قانون منظور کرانے کی جدوجہد کو پروان چڑھایا جائے گا۔ ۱۵ر اکتوبر کو یوم مذمت منایا گیا۔ ۱۲ر اکتوبر کو یوم احتجاج منایا جائے گا۔

اسی طرح ۲۶ر ستمبر کو اسلام آباد میں قومی مجلس مشاورت کا اجلاس ہوا۔ تمام مذہبی وسیاسی جماعتیں اکٹھی ہوئیں۔ وہ کیا منظر تھا کہ ۲۶ر ستمبر کو صبح سے شام تک اہل سنت کے سربراہ مولانا محمد احمد لدھیانوی، مولانا شمس الرحمن معاویہ اور شیعہ مکتب فکر کے رہنماؤں جناب آغا مرتضیٰ پویا، جناب مولانا علی غضنفر کراروی اور سید نوبہادر شاہ کے ساتھ ایک میز پر محو مشاورت رہے۔ اس موقعہ پر مولانا محمد احمد لدھیانوی نے فرمایا کہ: ''اس پر رونق محفل کا میں بھی داعی ہوں۔'' یہ اور بہت سارے مناظر ایسے دیکھے گئے کہ چنیوٹ میں مولانا محمد الیاس چنیوٹی اور دیگر دینی قائدین کے ساتھ شیعہ حضرات نے ہاتھوں کی زنجیر بنا کر شیعہ سنی بھائی بھائی کے نعرے لگوائے۔ پنڈی بھٹیاں چوک میں اہل سنت کے نمائندگان کے بعد بلافصل شیعہ رہنماؤں کا بیان ہوا۔ سیالکوٹ میں سنی قیادت کے ساتھ شیعہ حضرات کے چھ علماء وذاکرین بمع پنجہ وعلم کے سٹیج پر شانہ بشانہ براجمان رہے۔

امریکہ کے ملعون پادری کی ملعونانہ جرأت نے آگ اور پانی کو ایک کر دیا۔ ان حالات وواقعات کو دیکھ کر اندرونی وبیرونی صورت حال کے پیش نظر کوئی رائے قائم کرنے سے قبل یہ تازہ خبریں بھی پیش نظر ہیں کہ:

۱۸ر اکتوبر کو متحدہ مجلس عمل بحال ہورہی ہے۔ لیکن شنید یہ ہے کہ اس متحدہ مجلس عمل میں جماعت اسلامی شریک نہیں ہوگی۔

اگر ایسے ہوا تو اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ جماعت اسلامی دفاع پاکستان کونسل میں شامل مذہبی جماعتوں پر مشتمل اتحاد کو متحدہ مجلس عمل کے مقابلہ میں اتار دے گی۔ جبکہ ۱۵ر اکتوبر جمعہ کو اسلام آباد کے ایک اجلاس میں اخباری رپورٹ کے مطابق یہ اعلان کیا گیا کہ ہم اپنے نمائندے ہر جگہ کھڑے کریں گے۔ دو اتحاد بن جائیں اور ایک دوسرے کے مقابل آن کھڑے ہوں یا ایک مسلک کے دو امیدوار مدمقابل ہوں۔ ان دونوں صورتوں میں مذہبی قوتوں کو شکست سے دوچار کرنے کے لئے مزید کسی دشمن کی ضرورت نہیں ہوگی۔

حالات زمانہ بڑی تیزی سے بدل رہے ہیں۔ آئندہ کیا ہوگا۔ اللہ رب العزت خیروبرکت کا معاملہ فرمائیں۔ ہماری مظلومیت پر ترس فرمائیں۔ ہماری سیاسی قیادت یا قیادت کے مدعیان حالات کا تجزیہ فرمائیں۔ ہم سے کروڑ گنا زیادہ وہ حالات کا صحیح تجزیہ کرتے ہوں گے یا کر سکتے ہیں۔ ہمیں تو جو منظر آرہا ہے وہ بہت ہی باعث تعجب اور پریشانی ہے۔ ایجنسیاں اپنا کھیل کھیلیں گی اور جب کھیل کا فیصلہ ہوگا تو دونوں طرف ہم چاروں شانے چت پڑے ہوں گے۔

اللہ رب العزت کی ذات گواہ ہے کہ ان سطور سے کسی کی طرف داری یا مخالفت مقصود نہیں۔ معمولی تفکر سے جو منظر اندھے کو بھی نظر آرہا ہے اس پر چپ رہنا کبوتر کا بلی کو دیکھ کر آنکھیں موندھ لینے کے مترادف ہے۔ دعا ہے کہ تماشہ دیکھنے والے کہیں خود تماشہ نہ بن جائیں۔ کلکم راع وکل مسؤل عن رعیته! اے کاش! کہ ہمارا دل ودماغ، زبان وسوچ ایک ہوجائیں۔ آمین ۰ بحرمة النبی الکریم!

اگر آپ محب رسول ﷺ ہیں تو!

عبیداللہ لطیف!

محبت کا رشتہ بھی ایسا عجیب رشتہ ہے کہ انسان اپنے محبوب کی ہر ادا اور انداز کا نہ صرف احترام کرتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی شخص کسی کے محبوب کے خلاف معمولی سی نازیبا بات بھی کہے تو انسان اپنے محبوب کی خاطر مرنے مارنے پر تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن جب محبوب کے ساتھ احترام، اطاعت واتباع کا رشتہ بھی قائم ہو جائے تو پھر تو کسی بھی صورت میں کوئی بھی بات برداشت نہیں کی جا سکتی۔ یہ تو عام دنیا کا دستور ہے۔ لیکن جب یہ رشتہ ایک مسلمان کا اپنے پیارے حبیب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قائم ہوتا ہے تو پھر ایک مسلمان اپنا سب کچھ پیارے پیغمبر علیہ السلام کی ایک چھوٹی سے چھوٹی ادا پر بھی قربان کرنے کو تیار رہتا ہے۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے بھی قرآن مقدس میں واضح طور پر اس بات کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

"اے میرے نبیؐ! فرما دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اسکے رسولؐ سے اور اس کے راستے میں جہاد کرنے سے بھی زیادہ عزیز ہیں تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (التوبہ:۲۴)"

محترم قارئین! جس طرح کفار خصوصاً یہودی آئے روز مسلمانوں کی سب سے محبوب ہستی کی توہین اور بے حرمتی کرنے کی ناپاک جسارت کر رہے ہیں۔ اس کا اصل سبب ہماری اپنی ایمانی کمزوری ہے۔ کیونکہ ہمارے قول وفعل میں تضاد واضح ہے۔ ایک طرف تو ہم محب رسولؐ ہونے کے دعوے دار ہیں تو دوسری طرف ہم دشمنان رسول کی تہذیب، کلچر، سیاست اور معاشی ڈھانچے کو اسلامی نظام پر ترجیح دیتے نظر آتے ہیں۔ اگر ہم حقیقت میں محب رسولؐ ہیں اور اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو پھر آیئے دشمنان رسول کا مکمل طور پر بائیکاٹ کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو اسوۂ رسولؐ کے مطابق گزارنے کی کوشش کریں۔ آیئے اب جائزہ لیتے ہیں مختلف چیزوں کا کس طرح ہم سیرت رسولؐ سے انحراف کرتے ہوئے دشمنان رسول کی پیروی کر رہے ہیں۔

اللہ رب العزت نے واضح طور پر اعلان فرمایا کہ عریانی وفحاشی کے قریب بھی مت جاؤ۔ خواہ پوشیدہ ہو یا ظاہری طور پر۔ اسی طرح نبی کریمؐ نے فرمایا جو شخص موسیقی سنتا ہے قیامت کے روز اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ الغرض اسلام نے ہر اس راستے کو بند کرنے کا اعلان کیا ہے جو مخلوط تعلیم اور رشتوں کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے خاندانی نظام کو تباہ کرنے والا ہو۔ دوسری طرف یہودی پروٹوکولز میں واضح طور پر لکھا ہے:

"یہود نے ہر "ہتھیار" کو جو چل سکتا ہو خوب چلایا اور میزبان ملکوں کے اخلاق کو تباہ کیا۔ انہوں نے اپنی سرگرمیاں سیاسی عیاری تک ہی محدود نہیں رکھیں۔ بلکہ عورت کو سیاسی عناصر تک رسائی کیلئے خصوصی ہتھیار بنایا۔"

اسی طرح یہودی پروٹوکولز میں ہی پروٹوکول نمبر۱ میں عیاشی اور فحاشی کے نام سے سرخی جما کر لکھا ہے:

’’ذرا ان بدمست شرابیوں کی طرف دیکھئے جو نشے میں دھت ہیں اور انسان نہیں بلکہ جانور معلوم ہوتے ہیں۔ ان کی مدہوشی سے لطف اندوزی اٹھائیے۔ ان کو نظم وضبط اور قیود سے نفرت ہے۔ اس لیے انہیں نشیلے مشروبات پینے کا حق پہنچتا ہے۔ مگر ہمارا راستہ اور ہے اور غیر یہود اقوام کا راستہ اور ہے۔ منشیات نے غیر یہود لوگوں کے ہوش وحواس چھین لیے ہیں۔ ان کی نوخیز نسل کو یونانی ولاطینی علم وادب، فکر وفلسفہ اور ان کے مخصوص زاویہ نگاہ کی اندھی تقلید نے حماقت میں مبتلا کر دیا ہے۔ ان کو بے وقوف بنانے میں لڑکپن کی آوارہ مزاجی اور بدقماشی کا بھی بڑا دخل ہے اور ہم نے اپنے خاص ایجنٹوں کے ذریعے انہیں اس طرف مائل کرنے کا اہتمام کر رکھا ہے۔ ایجنٹوں سے مراد ان کے وہ اتالیق اور اساتذہ ہیں جو ان کی تعلیم وتربیت پر مامور ہیں۔ ان کے خدمت گار، گھریلو خادم، نگران، ولی اور عام طور پر ان کی صحبت میں رہنے والے افراد ہیں۔ علاوہ ازیں ان کے اہل دولت وثروت افراد کے ہاں مقیم استانیاں معلمائیں اور ہماری وہ عورتیں ہیں جو عیاشی کے اڈوں پر ان سے ملتی ہیں۔ جہاں غیر یہودی جانا پسند کرتے ہیں۔ اس ضمن میں ان نام نہاد سوسائٹی لیڈیز کا بھی ذکر کروں گا جو از خود عیاشی اور آوارگی کر طرف میلان رکھنے والے افراد کو اپنے دام تزویر میں پھانستی ہیں۔‘‘

محترم قارئین! آپ نے یہودیوں کے طرز عمل اور ان کی خواہش کا مطالعہ کر لیا کہ وہ کس طرح نوجوان نسل میں نہ صرف فحاشی کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ بلکہ نشے میں لگا کر برباد کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

’’اے ایمان والو! شراب اور جوا ناپاک شیطانی اعمال ہیں۔ ان سے بچو تا کہ تم نجات پا جاؤ۔(المائدہ:۹۰)‘‘

اگر آپ حقیقت میں محب رسولؐ ہیں تو پھر عریانی وفحاشی اور ہر طرح کے نشے کو چھوڑ کر یہود ونصاریٰ کی مخالفت کریں۔

محترم قارئین! مزید پروٹوکول نمبر۱۴ میں یہودیوں کا منصوبہ ان الفاظ میں بیان ہوا ہے کہ: ’’ترقی پسند اور روشن خیال کہلانے والے ممالک میں ہم نے لغو، فحش اور قابل نفرت قسم کے ادب کو پہلے ہی سے خوب فروغ دے رکھا ہے۔ عنان اقتدار سنبھالنے کے کچھ عرصے بعد تک ہم عوام کو تقریروں اور تفریحی پروگراموں کے ذریعہ مخرب اخلاق ادب کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں گے۔ ہمارے دانشور جنہیں غیر یہود کی قیادت سنبھالنے کی تربیت دی جائے گی۔ ایسی تقاریر اور مضامین تیار کریں گے جن سے ذہن فوراً اثر قبول کریں گے۔ تا کہ نئی نسلیں ہماری متعین کردہ راہوں پر گامزن ہو سکیں۔‘‘

محترم قارئین! رب کائنات نے قرآن مقدس میں اعلان فرمایا ہے کہ: ’’سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے۔ مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے۔ جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے۔ یہ اس لیے کہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام۔ جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت سن کر رک گیا۔ اس کے لئے وہ ہے جو گزرا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور جو پھر دوبارہ

حرام کی طرف لوٹا۔ وہ جہنمی ہے۔ ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقہ کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے اور گنہگار سے محبت نہیں کرتا۔ (البقرہ:۲۷۴،۲۷۵)"

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے۔ وہ چھوڑ دو۔ اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسولؐ سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ہاں! اگر توبہ کر لو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے۔ نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ (البقرہ:۲۷۹،۲۷۸)"

محترم قارئین! ایک طرف نبی رحمت علیہ السلام کی مقدس ہستی پر نازل ہونے والی مقدس کتاب قرآن مجید میں سود کے بارے میں یہ احکامات کہ سودی کاروبار کرنے والے کو اللہ اور اس کے نبی کیخلاف اعلان جنگ کرنے والا قرار دیا ہے۔ تو دوسری طرف یہ بات بھی واضح ہو کہ سودی معیشت کے ذریعے لوگوں کمزور کرنے میں یہ یہود و ہنود جو قدم قدم پر پیغمبر رحمت علیہ السلام کی ہجو اور بے حرمتی کرتے میں پیش پیش ہیں۔ عوامی سطح پر ہی نہیں بلکہ ملکی سطح پر بھی یہ سودی معیشت کے ذریعے دیمک کی طرح کھوکھلا کر رہے ہیں۔ اپنے اسی منصوبے کا ذکر کرتے ہوئے یہودی پروٹوکولز میں پروٹوکولز ۲۰ میں تحریر کیا گیا ہے کہ:

"قرضہ اور بالخصوص غیر ملکی قرضہ دراصل کسی حکومت کی طرف سے جاری شدہ ایک ہنڈی (Bill of Exchage) ہوتی ہے جس میں قرضے کی رقم مع سود ادا کرنے کی ذمہ داری قبول کی جاتی ہے۔ اگر شرح سود پانچ فیصد ہو تو مقروض حکومت ۲۰ رسال کے عرصہ میں اصل زر کے برابر صرف سود ہی ادا کر دیتی ہے۔ ۴۰ رسال میں یہ رقم دوگنا اور ۶۰ رسال میں تین گنا ہو جاتی ہے۔ اس کے باوجود بھی اصل قرضہ سر پر ہی رہتا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ متعلقہ حکومت اپنے غریب عوام پر ٹیکس اس لیے لگاتی ہے کہ وہ ان غیر ملکی دولتمندوں سے اپنا حساب کتاب طے کر سکے جن سے اس نے قرضے لیے ہوتے ہیں۔ ان قرضوں کے لئے اپنی رعایا سے فی کس ٹیکس لگا کر ان سے آخری سکے بھی نکلوا لیتی ہے۔ حالانکہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے یہی سکے اکٹھے کر کے سود سے بچا جا سکتا تھا۔ جب تک قرضے مقامی نوعیت کے بہ الفاظ دیگر ملکی رہے۔ اس وقت تک غیر یہود نے ان قرضوں کے ذریعے یہ کیا کہ روپیہ غریبوں سے لے کر امیروں کی جیب میں ڈال دیا۔ لیکن جب ہم نے اپنے ایجنٹوں اور کرائے کے ٹٹوؤں کے ذریعہ غیر ملکی قرضوں کو رواج دیا تو ریاستوں کی تمام دولت سمٹ کر ہماری تجوریوں میں آنا شروع ہو گئی اور تمام غیر یہود ہمیں رعایا کی طرح خراج (سود) دینے لگے۔ یہ ٹھیک ہے کہ غیر یہود حکومتیں اپنے سطح ہیں بادشاہوں، نا اہل وزیروں اور کم فہم سرکاری عہدیداروں کی وجہ سے ہماری یہودی کی مقروض بن گئیں اور یہ قرضے اب ادا کرنا ان کے بس میں نہیں رہا۔ لیکن یہ سب کچھ یونہی نہیں ہو گیا۔ اس مقصد کے لئے ہمیں (قوم یہود کو) آگ اور خون کے دریاؤں میں سے گزرنا پڑا ہے اور ہم نے روپیہ پانی کی طرح بہا کر یہ حالات پیدا کیے ہیں۔"

مزید یہودی پروٹوکول نمبر ۲۱ رمیں سودی قرضوں کا ذکر اسطرح کیا گیا ہے کہ: "ہم نے غیر یہود حکومتوں کو قرضے دے کر (جن کی حقیقتاً ایسی ضرورت نہ تھی) کئی گنا نفع کمایا اور ان کی انتظامیہ کے افسروں کی رشوت خوری اور حکمرانوں کی ضمیر فروشی اور نا اہلی سے فائدہ اٹھایا............ مختلف ریاستیں جب اپنے کسی قرضے کا اعلان کرتی ہیں تو

قیمتوں کے تعین کے لئے ان کو ۱۰۰ سے لے کر ۱۰۰۰ حصوں تک تقسیم کیا جاتا ہے اور اولین خریداروں کو کچھ ڈسکاؤنٹ دیا جاتا ہے۔ اس سے اگلے روز مصنوعی طریقوں سے ان کی قیمت میں اضافہ کردیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ظاہر کی جاتی ہے کہ ہر شخص انہیں خریدنے کے لئے دوڑ دھوپ کررہا ہے۔ چند ہی روز میں خزانے کی تجوریاں بھر جاتی ہیں اور ان کے پاس ضرورت سے زیادہ رقم جمع ہوجاتی ہے (آخر یہ رقم وصول کیوں کی جاتی ہے) مطلوبہ قرض کی کل رقم سے زائد روپے کی وصولی ہی میں اس سارے ناٹک کا راز مضمر ہے۔ کیونکہ اس طرح متعلقہ حکومتیں شیخی بگھار سکتی ہیں دیکھئے سرکاری تمسکات پر لوگوں کو کتنا اعتماد ہے؟۔

اس ڈرامے کا یہ مضحکہ خیز مرحلہ گزر جانے کے بعد یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ ایک ایسا قرضہ لیا گیا ہے جس کی ادائیگی انتہائی تکلیف دہ ہے۔ کیونکہ پھر اس کا صرف سود ادا کرنے کے لئے قرضے لینا پڑتے ہیں جس سے اصل قرضے میں کمی کی بجائے اضافہ ہوتا ہے۔ جب یہ نیا قرضہ بھی ختم ہوجاتا ہے تو اس قرضے کی نہیں۔ بلکہ اس کے سود کی ادائیگی کے لیے نئے نئے ٹیکس لگانا پڑ جاتے ہیں۔ یہ ٹیکس بذات خود قرضے کی حیثیت رکھتے ہیں۔"

محترم قارئین! آپ نے ملاحظہ کرلیا کہ کس طرح یہودی جو کہ دین اسلام اور نبی رحمت علیہ السلام کے کھلے دشمن ہیں۔ سودی معیشت کے ذریعے پہلے عوام اور پھر ملکوں کو برباد کرتے ہیں۔ اگر میں اور آپ محب رسول ہیں تو پھر آج سے اس بات کا عہد کریں کہ ملک میں اس سودی معیشت کا خاتمہ کریں گے۔ عریانی فحاشی کے بازار بند کریں گے اور اپنے گھروں کو بے حیائی کی گندگی اور نجاست سے پاک کریں گے اور اپنی زندگی کے ایک ایک لمحے کو اور معیشت، معاشرت، سیاست عدالتی نظام سمیت ہر چیز میں سیرت رسول ﷺ کے مطابق ڈھالیں گے اور قدم قدم پر یہود و نصاریٰ اور کفار جو کہ ہمارے پیارے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے دشمن ہیں کی مکمل مخالفت کریں گے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی۔ وہ انہی میں سے اٹھایا جائے گا۔

چناب نگر ختم نبوت کانفرنس کے موقعہ پر طلباء ختم نبوت کی دستار بندی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں درجہ حفظ کی چھ کلاسیں ہیں۔ درجہ کتب میں خامسہ تک تعلیم ہوتی ہے۔ درجہ حفظ کے طلباء کا پرائمری اور درجہ کتب کے طلباء کا سرکاری سطح پر میٹرک کا امتحان کرایا جاتا ہے۔ درجہ حفظ اور کتب کے طلباء کی کل تعداد تقریباً ۴۰۰ ہے۔ درجہ حفظ میں جو طلباء قرآن مجید مکمل حفظ کے بعد وفاق المدارس کا امتحان پاس کرلیتے ہیں۔ ہر سال ان کی دستار بندی سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے موقع پر کی جاتی ہے۔ امسال بھی ۱۹ طلباء کی دستار بندی مورخہ ۵؍اکتوبر ۲۰۱۲ء کو نماز جمعۃ المبارک کے بعد حضرت مفتی محمد حسن لاہور، مولانا عطاء الرحمن، شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ بہاولپور، مولانا عبدالغفور ٹیکسلا، مولانا فضل الرحمن درخواستی خانپور، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ نے کرائی۔

مناقب......ذوالنورین عثمانؓ!

مولانا محمد منظور نعمانیؒ!

ثمامہ بن حزم قشیریؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمانؓ کے گھر پر اس وقت حاضر تھا۔ جب انہوں نے بالا خانے کے اوپر سے اپنے گھر کا محاصرہ کرنے والے باغیوں، بلوائیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کا اور اس کے دین حق اسلام کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں، کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ رسول اللہﷺ جب ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو وہاں بیئر رومہ کے علاوہ شیریں پانی کا کوئی کنواں نہ تھا (اور وہ ایک یہودی کی ملکیت تھا۔ وہ اس کا پانی جس قیمت پر چاہتا بیچتا تھا) تو رسول اللہﷺ نے (ایک دن) ارشاد فرمایا کہ: ''کون اللہ کا بندہ ہے جو بیئر رومہ کو خرید کر سب مسلمانوں کو اس سے پانی لینے کی اجازت دے دے (یعنی عام مسلمانوں کے لئے وقف کر دے) تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کو اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔''

تو میں نے اس کو اپنی ذاتی مال سے خرید لیا (اور وقف کر دیا) اور آج تم لوگ مجھے اس کا پانی پینے سے روکتے ہو؟ جس کی وجہ سے میں سمندر کا (سا کھاری) پانی پینے پر مجبور ہوں۔ تو اس کے جواب میں ان لوگوں نے کہا اللّٰھم نعم (یعنی اے اللہ! ہم جانتے ہیں کہ عثمانؓ کی یہ بات صحیح ہے) اس کے بعد حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کا اور اس کے دین حق اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ حضورﷺ کی بنوائی ہوئی مسجد نمازیوں کے لئے تنگ ہوگئی تھی تو حضورﷺ نے ایک دن ارشاد فرمایا: ''کون اللہ کا بندہ ہے جو فلاں گھرانے کے قطعہ زمین کو (جو مسجد کے برابر تھا) خرید کر ہماری مسجد میں شامل کر دے تو اللہ اس کو جنت میں اس سے بہتر قطعہ عطاء فرمائے گا۔'' تو میں نے اس کو اپنے ذاتی مال سے خرید لیا (اور مسجد میں شامل کر دیا) اور آج تم لوگ مجھے اس بات سے روکتے ہو کہ میں اس میں دو رکعت نماز پڑھ سکوں؟۔

تو ان لوگوں نے کہا اللّٰھم نعم (اے اللہ! بے شک ہم یہ بات جانتے ہیں کہ حضورﷺ کے فرمانے پر عثمانؓ نے وہ قطعہ زمین خرید کر مسجد میں شامل کیا تھا) اس کے بعد حضرت عثمانؓ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے غزوہ تبوک کے لشکر کے لئے اپنے مال سے ساز و سامان کیا تھا؟ ان لوگوں سے فرمایا کہ میں اللہ کا اور اس کے دین حق اسلام کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارے علم میں یہ بات ہے کہ (ایک دن) رسول اللہﷺ مکہ کے جبل ثبیر پر تھے اور آپ کے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ تھے اور میں بھی تھا۔ تو پہاڑ حرکت کرنے لگا۔ یہاں تک کہ اس کے پتھر اوپر سے نیچے کی جانب نشیب میں گرنے لگے۔ تو آپ نے ثبیر پہاڑ پر اپنا قدم مبارک زور سے مارا اور فرمایا: ''اسکن ثبیر'' (اے ثبیر ساکن ہوجا) کیونکہ اس وقت تیرے اوپر ایک نبی ہے اور ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔ تو ان لوگوں نے کہا اللّٰھم نعم (خداوندا! یہ واقعہ بھی ہمارے علم میں ہے) اس کے بعد حضرت عثمانؓ نے فرمایا اللہ اکبر! ان لوگوں نے بھی گواہی دی (اسی کے ساتھ حضرت عثمانؓ نے فرمایا) قسم ہے رب کعبہ کی کہ

میں شہید ہونے والا ہوں۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی۔ (جامع ترمذی، سنن نسائی، دار قطنی))

حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد انتخاب خلیفہ کے لئے ان کی بنائی ہوئی مجلس شوریٰ نے حضرت عثمانؓ کو خلیفہ منتخب فرمایا تھا۔ تمام صحابہ کرامؓ مہاجرین وانصار نے ان کو اسی طرح خلیفہ تسلیم کرلیا جس طرح حضرت عمرؓ کو اور اس سے پہلے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ تسلیم کیا تھا۔ تقریباً بارہ برس تک آپ خلیفہ رہے۔ آپ کی خلافت کے آخری سالوں میں آپ کے خلاف وہ فتنہ برپا ہوا جس کی پیشین گوئی رسول اللہ ﷺ نے مختلف مواقع پر کی تھی۔ یہ محاصرہ صرف اس حدیث میں ذکر ہے۔ اس فتنہ کے سلسلہ کی آخری کڑی تھا۔ محاصرہ کرنے والے مصر اور عراق کے بعض شہروں کے باغی اور بلوائی تھے۔ جن کو فتنہ پرداری کے ماہر ایک منافق یہودی عبداللہ بن سبا نے خفیہ سازشی تحریک کے ذریعے حضرت عثمانؓ کے خلاف بغاوت پر آمادہ کیا تھا۔ (اس فتنے اور عبداللہ بن سبا کی خفیہ تحریک کی تفصیلات سیرت وتاریخ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔)

جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوا باغی بلوائیوں کا یہ محاصرہ اتنا شدید ہوگیا تھا کہ حضرت عثمانؓ مسجد میں آکر نماز نہیں پڑھ سکتے تھے اور آپؓ کو اور آپ کے گھر والوں کو پینے کا پانی نہیں پہنچ سکتا تھا۔ ان بلوائیوں کا مطالبہ تھا کہ آپ خلافت سے دستبردار ہوجائیں۔ یعنی خود اپنے آپ کو معزول کردیں۔ حضرت عثمانؓ رسول اللہ ﷺ کی ایک تاکیدی ہدایت کی بنیاد پر (جس کا ذکر آگے ایک حدیث میں آئے گا) ان لوگوں کے مطالبہ پر خلافت سے ازخود دستبردار ہونے کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ ان کے مقابلہ میں ان باغیوں بلوائیوں کے ہاتھوں مظلومیت کے ساتھ جان دے دینا اور شہید ہوجانا بہتر سمجھتے تھے۔

معلوم ہے کہ حضرت عثمانؓ اس وقت دنیا کی سب سے بڑی اور طاقتور حکومت کے فرمانروا تھے۔ اگر ان باغیوں کے خلاف طاقت کے استعمال کرنے کا فیصلہ فرماتے یا اس کی اجازت چاہنے والوں کو اجازت ہی دے دیتے تو یہ بغاوت پوری طرح کچل دی جاتی۔ لیکن آپ کی فطرت اور طبیعت پر حیاء کی طرح حلم کا بھی غلبہ تھا۔ نیز آپ اس کے لئے کسی طرح تیار نہیں تھے کہ آپ کی جان کی حفاظت کے لئے کسی کلمہ گو کے خون کا قطرہ زمین پر گرے۔ اس لئے آپ نے آخری حد تک افہام وتفہیم کی کوشش کی اور آخر میں اتمام حجت کے طور پر وہ خطاب فرمایا جسے اس حدیث کے راوی ثمامہ بن حزم قشیری نے بیان فرمایا ہے۔ جنہوں نے یہ خطاب خود اپنے کانوں سے سنا تھا اور محاصرہ کا وہ منظر آنکھوں سے دیکھا تھا۔ آخر میں حدیث کے الفاظ:

''ورب الکعبۃ انی شہید ثلاثا'' ﴿رب کعبہ کی قسم! میں شہید ہونے والا ہوں۔﴾

یہ بات تین بار دہرائی جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو خداداد ایمانی فراست اور کچھ غیبی اشارات سے (جن کا ذکر بعض روایات میں کیا گیا ہے) یقین ہوگیا تھا کہ یہ فتنہ میری شہادت کا تکوینی انتظام ہے۔ جس کی پیشین گوئی رسول اللہ ﷺ نے مختلف مواقع پر فرمائی تھی۔ اس لئے آپ نے مظلومانہ شہید ہوکر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوجانے کا فیصلہ فرمایا اور مظلومانہ شہادت اور قربانی کی ایک لاثانی مثال قائم کردی۔ اسی سلسلہ میں وہ حدیث ناظرین کرام عنقریب پڑھیں گے جس سے معلوم ہوگا کہ حضرت عثمانؓ نے شہید ہونے کے لئے کس طرح تیاری کی تھی۔

حدیث میں حضرت عثمانؓ کا جو خطاب ذکر فرمایا گیا ہے۔اس کے آخر میں یہ واقعہ بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ رسول اللہﷺ اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عثمانؓ مکہ کے قریب پہاڑ ثبیر پر ایک دن تشریف لے گئے تو پہاڑ میں ایک خاص قسم کی حرکت پیدا ہوئی تو حضورﷺ نے زور سے قدم مبارک مارا اور فرمایا: ’’اسکن ثبیر فانما علیك نبی وصدیق و شهیدان ‘‘(اے ثبیر ساکن ہو جا۔اس وقت تیرے اوپر اللہ کا ایک نبی اور ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں)

اسی طرح کا واقعہ مدینہ منورہ میں احد پہاڑ پر بھی پیش آیا جو حضرت انسؓ سے روایت صحیح بخاری میں ذکر کیا گیا ہے۔حدیث کا متن یہ ہے: ’’عن انس ان النبی ﷺ صعد احدا و ابوبکر وعمر وعثمان، فرجف بهم فضربه برجله،فقال اثبت احد فانما علیك نبی وصدیق وشهیدان ‘‘حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ ایک دن احد پہاڑ پر چڑھے اور ابوبکر و عمر و عثمانؓ بھی آپ کے ساتھ تھے۔احد پہاڑ ان کی وجہ سے کانپنے لگا(اور اس میں حرکت پیدا ہوگئی) تو حضورﷺ نے اپنا قدم مبارک مارا اور فرمایا ’’اے احد! ٹھہر جا، ساکن ہو جا۔اس وقت تیرے اوپر اللہ کا ایک نبی ہے اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔‘‘

تشریح

بلا شبہ پہاڑ میں حرکت پیدا ہو جانا حضورﷺ کا معجزہ تھا اور حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کو شہید فرمانا یہ آپ کا دوسرا معجزہ تھا۔حضرت عمر حضورﷺ کی وفات کے قریباً بارہ سال بعد شہید ہوئے اور حضرت عثمانؓ چوبیس سال بعد۔ بلاشبہ ان دونوں حضرات کے شہید ہونے کی اطلاع آپ کو اللہ تعالیٰ کی وحی سے ہی ملی تھی۔

سرائے نورنگ میں یوم تحفظِ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرائے نورنگ ضلع لکی مروت نے فیصلہ کیا کہ ۷ ستمبر کو یوم تحفظ ختم نبوت پورے شان وشوکت سے منایا جائے گا۔شدید طوفانی بارش کی وجہ سے ختم نبوت کے راہنماؤں نے فیصلہ کیا کہ بارش کی وجہ سے ۷ ستمبر کی ریلی کو تبدیل کر کے جامع مسجد مولانا جمعہ خان صاحب میں یوم تحفظ ختم نبوت کی عظیم الشان کانفرنس ہوگی۔کانفرنس کی ابتداً قاری محمد اسماعیل حسینی کی تلاوت قرآن پاک سے ہوئی۔صدارت کے فرائض بزرگ عالم دین جمعیت علماء اسلام ضلع لکی مروت کے امیر مولانا عبدالرحیم نے انجام دیئے۔کانفرنس سے ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالستار حیدری، لکی مروت کے جنرل سیکریٹری مولانا بشیر احمد حقانی، تحصیل نورنگ کے امیر اور ختم نبوت کے ڈپٹی سیکریٹری مفتی ضیاء اللہ، اور مولانا عبدالرحیم نے خطاب کیا اور عہد کیا کہ جو تحریک رئیس المحدثین حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیریؒ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمدؒ، قائد جمعیت مفکر اسلام مفتی محمودؒ، بابائے جمعیت مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اور دیگر اکابرین نے شروع کی تھی۔ہم اپنے اکابرین کے مشن پر آخری دم تک قائم رہیں گے۔

امیر المومنین حضرت عثمانؓ بن عفان ذوالنورین!

قاری محمد عبداللہ!

ابتدائی حالات

آپ کا نام عثمان اور کنیت ابو عبداللہ اور ابو عمرو تھی۔ قریش کے مشہور اور با اثر خاندان بنو امیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ قبیلہ قریش کی سپہ سالاری کے فرائض سرانجام دیتا تھا اور ان کا جھنڈا عقاب اسی خاندان کی تحویل میں رہتا تھا۔

والد کا نام عفان اور والدہ کا نام اروی تھا۔ والد کی طرف سے پورا سلسلہ نسب یہ ہے: ''عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی الاموی القرشی۔'' والدہ کی طرف سے سلسلہ نسب اس طرح ہے: ''اروی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف۔'' گویا اس طرح حضرت عثمانؓ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں عبد مناف پر پیغمبر کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے جاملتا ہے۔

عام الفیل کے چھٹے سال آنحضرت ﷺ کی ولادت شریفہ کے پانچ سال بعد مکہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت عثمانؓ کی نانی بیضاء ام الحکیم حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی حقیقی بہن اور پیغمبر علیہ السلام کی پھوپھی تھیں۔ آپ کے والد عبداللہ کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئی تھیں۔

حضرت عثمانؓ نے بچپن ہی میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا۔ دیگر اہل مکہ کی طرح آپ کا ذریعہ معاش بھی تجارت تھا اور اس میں اس قدر ترقی کر لی تھی کہ مکہ کے دولت مند ترین لوگوں میں شمار کئے جاتے تھے۔ اپنی اس دولت مندی کی بناء پر لقب ''غنی'' پڑ گیا تھا اور آپ کا لقب ''ذوالنورین'' اس لئے تھا کہ آپ کے گھر حضور اکرم ﷺ کی یکے بعد دیگرے دو بیٹیاں تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ترغیب پر ایمان لائے اور ان ممتاز صحابہ کرامؓ کی صف میں شامل ہوئے جنہوں نے قبول اسلام میں سبقت حاصل کر لی تھی۔ اسلام لانے کے وقت آپ کی عمر چونتیس سال تھی۔

حضرت عثمانؓ ابتدائے عمر ہی سے خوش اخلاق اور خوش اطوار تھے۔ آپ شرم وحیا کا پیکر تھے اور عمدہ اوصاف کا مجسمہ۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی حیاء اور نیکی دیکھ کر اپنی بیٹی حضرت رقیہؓ کا نکاح آپ سے کر دیا۔ ان کے انتقال پر اپنی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ کی شادی ان سے کر دی اور بقول علامہ جلال الدین سیوطیؒ، حضرت عثمان غنیؓ کے سوا دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کے نکاح میں کسی نبی کی دو بیٹیاں آئی ہوں۔

(تاریخ الخلفاء، باب اولیات عثمانؓ)

جب حضرت ام کلثومؓ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور کوئی بیٹی باقی ہوتی تو میں اس کا نکاح بھی عثمانؓ سے کر دیتا۔

حضرت عثمانؓ کی خدمات اور کارنامے

پیغمبر علیہ السلام نے مسلمانوں کے بے شمار معاملات میں حضرت عثمانؓ سے مدد لی۔ چنانچہ ۶ رھ میں صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت عثمانؓ کو اپنا سفیر بنا کر مکہ مکرمہ بھیجا اور جب ان کی شہادت کی غلط خبر مشہور ہوگئی تو مسلمان نے حضور اکرمﷺ کے دست مبارک پر اس بات کی بیعت کی کہ حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ لینے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادیں گے اور پیغمبر علیہ السلام نے اس عظیم بیعت (بیعت رضوان) کے اجر وثواب میں حضرت عثمانؓ کو شریک کرنے کی غرض سے اپنے داہنے ہاتھ کو ان کا ہاتھ قرار دے کر بائیں ہاتھ پر ان کے لئے بیعت کی۔

جنگ تبوک کے موقع پر اسلامی لشکر کی تنگی اور عسرت کے پیش نظر حضور اکرمﷺ کی اپیل پر حضرت عثمانؓ نے نوسو پچاس گھوڑے، ایک سو اونٹ اور ایک ہزار دینار اسلام کے اس لشکر کے لئے وقف کر دیئے۔ اس موقع پر آپﷺ نے فرمایا: ''ماضر عثمان عمل بعد الیوم'' یعنی آج کے بعد عثمانؓ کو کوئی عمل نقصان نہیں دے گا۔ اسی طرح مدینہ طیبہ میں میٹھے پانی کا تنہا کنواں بئر رومہ نامہ ایک یہودی کی ملکیت تھا۔ جو بھاری قیمت پر اس کا پانی مسلمانوں کے ہاتھ بیچتا تھا۔ حضرت عثمانؓ نے کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔ اس کی قیمت بیس ہزار درہم اپنی جیب سے ادا کر کے پیغمبر کریم علیہ التسلیم سے جنت کا پروانہ حاصل کر لیا۔ (بخاری ج۳ ص۱۷۸)

مسجد نبوی کی توسیع کے لئے آس پاس کی زمین بیس پچیس ہزار درہم میں خرید کر مسجد میں شامل کر دی۔ جس پر آپ کو جنت کا مژدہ سنایا گیا۔ حضرت عثمانؓ ان دس خوش نصیب صحابہ کرامؓ میں سے ایک ہیں جنہیں پیغمبر اسلامﷺ نے جنت کی بشارت دی۔ حتیٰ کہ فرمایا کہ ہر نبی کا رفیق اور ساتھی ہے اور جنت میں میرا ساتھی عثمانؓ ہے۔

حضرت عثمانؓ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کو ایک قرأت یعنی قریش کے لب ولہجہ (جس میں قرآن پاک نازل ہوا تھا) پر جمع کیا۔ ہوا اس طرح کہ آرمینیہ اور آذربائیجان کے محاذوں میں شریک صحابی حضرت حذیفہ بن الیمانؓ نے حضرت عثمانؓ کو مطلع کیا کہ ان علاقوں میں لوگ اپنے اپنے انداز تلاوت اور قرأت کو صحیح اور دوسروں کی قرأت کو غلط بتلا کر باہم شدید اختلافات کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس پر حضرت عثمانؓ نے حضرت حفصہؓ کے ہاں سے حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں تیار کردہ مصحف منگوا کر اس کی نقلیں کروا کر خلافت اسلامی کے مختلف صوبوں میں بھجوائیں اور ان تمام مختلف مصاحف کو جنہیں لوگوں نے بطور خود مختلف املاؤں سے لکھا تھا، صفحہ ہستی سے معدوم کر دیا۔ اسی لئے حضرت عثمانؓ جامع الناس علی القرآن کہلاتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ رواۃ حدیث میں سے تھے۔ علامہ ابن حجرؒ کا قول ہے کہ انہوں نے رسول مقبولﷺ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے حدیث کی روایت کی۔ حضرت عثمانؓ سے ان کی اولاد یعنی عمرو، ابان، سعید اور ان کے عم زاد مروان بن الحکم کے علاوہ حضرات صحابہؓ میں سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابوہریرہؓ وغیرہم اور حضرات تابعین میں سے حضرت احنف بن قیسؒ، حضرت بن حنیفہؒ اور سعید بن المسیبؒ نے روایت کی۔ امام نووی نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے حضور اکرمﷺ سے ایک سو چھیالیس احادیث روایت کی ہیں جن میں سے تین پر امام بخاری وامام مسلم متفق ہیں۔ جبکہ آٹھ میں سے امام بخاری اور پانچ میں امام مسلم منفرد ہیں۔

جنگوں میں شرکت

آنحضرت ﷺ کے ساتھ بعض جنگوں میں شرکت کی۔ جنگ بدر کے موقع پر حضرت رقیہؓ کی بیماری کی وجہ سے پیغمبر علیہ السلام نے خود ان کی تیمارداری کا حکم دیا۔ مگر بدری صحابہؓ کے اجر وثواب میں برابری کی بھی خبر دی۔ جنگ احد میں حضرت عثمانؓ نے شرکت کی۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ ﷺ کے سفیر کا اعزاز حاصل کیا اور جنگ تبوک کے موقع جیش العسرۃ کو ساز وسامان سے لیس کر کے خداوند تعالیٰ کی ابدی رضا کا تمغہ حاصل کیا۔

حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں دو قسم کی فتوحات ہوئیں۔ اول وہ کہ بعض وہ ممالک جو حضرت فاروق اعظمؓ کے زمانے میں مفتوح ہو چکے تھے۔ مگر ان کے بعد باغی ہوگئے۔ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں وہ ممالک پھر فتح کئے گئے۔

دوم وہ ممالک کہ جہاں پہلی دفعہ جہاد ہوا اور وہ علاقے اسلام کے قبضے میں آئے۔ پہلی قسم کے ممالک میں ھمدان، رے، اسکندریہ، آرمینیہ اور آذر بائیجان شامل ہیں۔ جبکہ اسلام کے زیرنگیں آنے والے نئے ممالک اور علاقوں میں دوسری قسم کے ممالک میں افریقہ سرفہرست ہے۔ افریقہ کی جنگ عظیم جو اسلامی تاریخ میں حرب العبادلہ کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت کا بہت عظیم الشان کارنامہ ہے۔ اسے حرب العبادلہ اس لئے کہتے ہیں کہ اسلامی لشکر کے کمانڈر حضرت عبداللہ بن سعدؓ تھے۔ میمنہ لشکر پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ، میسرہ پر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور مقدمہ لشکر پر حضرت عبداللہ بن عباسؓ موجود تھے۔

حضرت عثمانؓ کے زمانے میں سب سے پہلے لڑائی بحری لڑائی ہوئی۔ بہت بڑا اسلامی بیڑا تیار کیا گیا۔ جس کی تحریک حضرت امیر معاویہؓ نے پیش کی تھی۔ بالآخر اس بحری بیڑے کی مدد سے قبرص کا علاقہ فتح ہوا۔ اسی طرح ایران کے باقی علاقے بھی فتح کر کے اسلامی قلمرو میں شامل کئے گئے۔ غرضیکہ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں ہر طرف اور ہر لحاظ سے اسلام کا بول بالا ہوا اور مختلف پہلوؤں بلکہ اسلامی غلبہ نصیب ہوا۔

اخلاق وعادات

حضرت عثمانؓ فطرتاً عفیف، پارسا، دیانت دار اور راست باز تھے۔ حیا اور رحم دلی ان کی خاص نشانی تھی۔ ایام جاہلیت میں جبکہ عرب کا ہر بچہ شراب میں مست تھا۔ اس وقت بھی حضرت عثمانؓ کی زبان بادۂ گلگوں کے ذائقہ سے ناآشنا تھی اور جب کذب وافتراء فسق وفجور عالم گیر تھا۔ آپ کا دامن ان دھبوں سے آلودہ نہیں ہوا۔ رسول اکرم ﷺ کی صحبت نے ان اوصاف کو اور بھی چمکایا۔ خوف خدا، حب رسول ﷺ، احترام مصطفیٰ، اتباع سنت، حیا و پاک دامنی، زہد، تواضع، ایثار، فیاضی، اعزہ واحباب کے ساتھ حسن سلوک اور صبر وتحمل کی صفات میں آپؓ کو ایک نمایاں خصوصیت حاصل تھی۔

شہادت

ذوالحجہ کا مہینہ تھا اور جمعہ کا روز۔ حج کو ابھی تین چار روز ہی گزرے تھے۔ حضرت عثمانؓ روزے سے تھے۔ خواب میں دیکھا کہ رسول مقبول ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ وغیرہ کہہ رہے تھے کہ عثمانؓ صبر کیجئے۔ آج ہمارے ہاں افطار

کریں گے۔آپ سمجھ گئے کہ آج سفر آخرت کا دن ہے۔آپ ویسے تہبند باندھتے تھے۔پاجامہ منگوا کر پہنا کہ شہادت کے وقت ستر نہ کھل جائے۔غلاموں کو آزاد کیا اور قرآن کھول کر تلاوت میں معروف ہوگئے۔محاصرہ کرنے والے مفسدین کے لئے ناممکن تھا کہ دروازہ سے داخل ہوں حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ دروازے پر پہرہ دے رہے تھے۔اس لئے قاتلین چھت سے گزر کر آپ تک پہنچے۔مختصری گفتگو کے بعد بلوائیوں نے آپؓ کو شہید کردیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون!

آپ کی شہادت ۱۸ر ذی الحجہ ۳۵ھ میں ہوئی۔فتنہ پردازوں نے متعدد دن آپ پر اس کنویں کا پانی بند کئے رکھا جس آپ نے اپنی جیب خاص سے خرید کر وقف کیا تھا اور مسجد نبوی جس کی توسیع میں بڑھ چڑھ کر مال خرچ کیا تھا۔اس میں باجماعت نمازوں تک سے محروم رکھ کر آپ کو بے دردی اور مظلومیت کے ساتھ شہید کیا۔

اوکاڑہ یوم تحفظ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ملک کے تمام شہروں کی طرح اوکاڑہ اور قرب وجوار کے شہروں اور قصبوں میں بھی خطباء، علماء نے یوم تحفظ ختم نبوت بھرپور انداز میں منایا۔چنانچہ مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرزاق مجاہد نے مرکزی جامع مسجد مدنی میں، دفتر ختم نبوت جامعہ محی الاسلام نئی لکڑ منڈی میں مولانا قاری غلام محمود انور نے، صابری کالونی مدینۃ الخیر میں مولانا قاری الیاس، مرکزی جامع مسجد عثمانیہ گول چوک میں قاری سعید احمد عثمانی، جامعہ مدنیہ شیخ بستی اوکاڑہ میں مولانا سید شمس الحق گیلانی نے، صدیق نگر میں مولانا نذیر احمد نعمانی، جامعہ اشرفیہ رحمٰن کالونی میں مولانا عبدالقدیر، جامعہ قاسمیہ میں مفتی عبدالقیوم، ندیم پارک مسجد حق چار یار میں مولانا مفتی رشید احمد، مرکزی عیدگاہ محمودیہ میں مولانا اسحاق بدر، فیصل کالونی میں مولانا عطاء اللہ رحیمی، بستی رحمت پورہ میں قاری محمد اشرف، خان کالونی جامعہ ابراہیم میں مولانا قاری اسحاق غازی، مولانا سید رمضان شاہ نے جامعہ حسینیہ میں، گورنمنٹ کالونی مسجد فاروقیہ میں مولانا افتخار احمد، رینالہ خورد مرکزی مدرسہ جامعہ محمودیہ میں مولانا اکرام اللہ، مسجد الیاس میں مولانا عبدالرحمٰن، جامع مسجد شاہی دیپال پور میں سید محمد انور شاہ بخاری، جامع مسجد ریاض الجنۃ میں حافظ محمد شعبان، مرکزی جامع مسجد غلہ منڈی مولانا رفیق عابد نے، چوکی مرکزی جامع مسجد فاروق اعظم میں شیخ الحدیث مولانا ہارون رشید رشیدی، پروفیسر مسعود الحسن، مسجد عثمانیہ چونیاں شہر میں چوکی والی مسجد میں مولانا عبداللطیف، محمد خان والی مسجد میں مولانا منصور احمد، الہ آباد مفتی عبدالعزیز عزیزی، جامعہ رحمانیہ قصور کی مرکزی جامع مسجد گنبد والی میں مولانا سید زبیر شاہ ہمدانی، جامعہ علی المرتضیٰ، جامعہ رحیمیہ میں قاری مشتاق احمد رحیمی، قاری سیف اللہ رحیمی، مولانا عبدالرحیم نے مبارک مسجد کوٹ مراد خان قاری حبیب اللہ قادری نے مولانا حافظ حنیف ظفر ایڈووکیٹ کے علاوہ اکثر مساجد میں ۷ستمبر کے حوالہ سے خطبہ جمعہ میں بھرپور انداز میں شہدائے ختم نبوت کو خراج عقیدت پیش کیا اور اس بات کا عزم کیا گیا کہ قادیانیت کا ہر محاذ پر، ہر جگہ تعاقب کیا جائے گا۔مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس یہ دن سرکاری سطح پر منائے جانے کا اعلان کرے اور قادیانیوں کو مثبت انداز میں دعوت اسلام پیش کی جائے۔

عدل فاروقیؓ!

حافظ محمد عبداللہ!

یوں تو ہر صحابیؓ کی صفت تخلیق کا لاثانی شاہکار اور گوناگوں محامد ومحاسن کا گوہر آبدار ہے۔ مگر اس باب میں حضرت عمر فاروقؓ کو ایک خصوصی امتیاز حاصل ہے۔ پیغمبر کریم ﷺ نے اسی نبوت کے اس مظہر اتم کے بارے میں فرمایا تھا: ’’لوکان بعدی نبی لکان عمر‘‘ ﴿یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔﴾

حضرت عمر فاروقؓ کے اوصاف حمیدہ اور خصائل وشمائل کا احاطہ ایک نشست میں ممکن نہیں۔ سردست ان کی ایک صفت یعنی عدل وانصاف کا ناتمام سا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ جس سے کسی حد تک معلوم ہوسکے گا کہ حضرت فاروق اعظمؓ نے عدل وانصاف کی راہ میں کس طرح کسی بھی غرض اور جذبے کو حائل نہیں ہونے دیا۔ حتیٰ کہ باپ بیٹے کے درمیان رشتہ محبت بھی نظام عدل کے نفاذ میں رکاوٹ نہ بن سکا۔ ذیل میں چند واقعات بالاختصار درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت زید بن وھبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمر فاروقؓ اپنے دونوں کانوں میں مؤذن کی طرح انگلیاں دے کر نکلے اور پکار پکار کر کہہ رہے تھے: ’’اے مجھے پکارنے والو! میں حاضر ہوں، اے مجھے پکارنے والو! میں حاضر ہو۔‘‘ لوگ حیران تھے کہ امیر المومنین حضرت عمرؓ کو کیا ہوگیا ہے۔ آخر انہیں بتایا گیا کہ مسلمانوں کے ایک لشکر نے ایک نہر کو عبور کرنے کے لئے جب کچھ نہ پایا تو ایک بوڑھے شخص کو نہر کی گہرائی کا اندازہ لگانے کے لئے زبردستی داخل کیا۔ جو ٹھنڈے پانے اور سردی کی وجہ سے تالاب میں ڈوب کر مرا۔ ڈوبنے سے پہلے وہ کہہ رہا تھا ’’ہائے عمر! ہائے عمر!‘‘

حضرت عمرؓ نے امیر لشکر کو بلایا۔ جواب طلبی کی۔ اس نے اپنے قصور کا اعتراف کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے ہاتھ سے مختلف فتوحات کا حوالہ دے کر بچنا چاہا۔ مگر حضرت عمرؓ نے فرمایا: ’’مجھے ایک مسلمان آدمی، تیری ان فتوحات سے کہیں زیادہ محبوب ہے۔ بہرحال اگر تیری یہ خدمات اور اسلامی فتوحات نہ ہوتیں تو تیری گردن مار دیتا۔ تو اب اس کے ورثاء کو دیت ادا کر اور یہاں سے چلا جا۔ میں تجھے نہ دیکھوں۔‘‘ (کنزالعمال ج۷ص۲۹۹)

مصر کے باشندوں میں سے ایک آدمی نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں آکر عرض کی کہ میں نے حضرت عمرو بن العاصؓ کے بیٹے سے دوڑنے کی بازی لگائی اور میں اس سے آگے نکل گیا۔ اس پر اس نے مجھے کوڑے مارنا شروع کردیئے اور ساتھ ہی یہ کہنا بھی شروع کردیا کہ میں بڑے آدمی کا بیٹا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے حضرت عمرو بن العاصؓ کو اپنے بیٹے سمیت بلوایا اور مصری مضروب کے ہاتھ میں کوڑا دے کر عمرو بن العاصؓ کے بیٹے کو مارنے کا حکم دیا۔

طبقات ابن سعد میں حضرت عطاءؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ اپنے عمال کو حکم دیتے تھے کہ حج کے موقع پر سب آپ سے ملیں۔ چنانچہ جب آپ کے عمال جمع ہوجاتے تو آپ کہتے:

''اے لوگو! میں نے اپنے گورنر تم لوگوں پر اس لئے مقرر نہیں کئے کہ وہ تمہاری کھالیں اور تمہارا مال لیں بلکہ اس لئے ان کو بھیجا ہے تا کہ تمہارے آپس کے جھگڑوں کی روک تھام کریں اور تمہارے مال غنیمت کو تمہارے درمیان تقسیم کریں اور وہ آدمی جس کے ساتھ اس کے علاوہ کچھ اور کیا گیا ہو۔ کھڑا ہو جائے۔''

(طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۲۱۱)

چنانچہ اسی قسم کا ایک موقع تھا۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا ''اے امیر المومنین آپ کے فلاں عامل نے مجھے سو کوڑے مارے ہیں۔'' حضرت عمرؓ نے اسی وقت تحقیق کی اور اسے کہا کہ اٹھ اور اس سے بدلہ لے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: ''اے امیر المومنین! اگر آپ نے ایسا کیا تو لوگ آپ پر بڑی کثرت سے یہ دعوے لائیں گے اور یہ ایک طریقہ بن جائے گا اور آپ کے بعد یہ سنت جاری رہے گی۔'' حضرت عمرؓ نے فرمایا: ''فقط میں ہی بدلہ لینے کے لئے نہیں کہہ رہا ہوں۔ بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی ذات سے بھی بدلہ لینے کا حکم دیتے تھے۔'' حضرت عمرو بن العاصؓ نے کہا ہمیں مہلت دیجئے تا کہ ہم اسے راضی کر لیں۔ چنانچہ اجازت پا کر حضرت عمرو بن العاصؓ نے ایک کوڑے کے بدلے دو دینار کے حساب سے دو سو دینار دے کر اسے راضی کر لیا۔ (کنز العمال ج ۷ ص ۲۹۹)

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے ساتھ پیش آیا کہ آپ نے ایک مجاہد غازی کو مال غنیمت میں سے اس کا حصہ دینا چاہا۔ مگر اس نے پورا حصہ نہ ہونے کی وجہ سے لینے سے انکار کر دیا۔ اس پر ابوموسیٰؓ نے اس کو بیس کوڑے مارے اور اس کا سر منڈوا دیا (سزا کا یہی طریقہ تھا کہ کوڑے لگانے کے ساتھ ساتھ سر بھی مونڈا جاتا تھا) اس آدمی نے اپنے بال جمع کر لئے اور حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے سینے پر پھینک دیئے۔ حضرت عمرؓ نے ماجرا پوچھا تو اس نے پورا واقعہ سنا دیا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسی وقت حضرت ابوموسیٰؓ کو خط لکھا:

''السلام علیکم! اما بعد! فلاں فلاں نے مجھے ایسی ایسی خبر دی ہے اور میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اگر تم نے ایسا کیا ہے جو اس نے بیان کیا ہے۔ اگر لوگوں کے مجمع میں ایسا کیا ہے تو اس کے لئے لوگوں کے مجمع میں بیٹھو۔ تا کہ وہ تم سے بدلہ لے اور اگر تم نے وہ بات خلوت میں کی ہے تو تم خلوت میں اس کے لئے بیٹھو۔ تا کہ وہ تم سے بدلہ لے۔ جب اس آدمی نے یہ نامہ گرامی حضرت موسیٰؓ کو دیا تو اسی وقت بدلہ دینے کے لئے بیٹھ گئے۔ یہ دیکھ کر اس شخص نے کہا میں نے اللہ کے لئے معاف کیا۔ اللہ آپ کو معاف کرے۔

حضرت مکحولؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبادہؓ بن صامت نے بیت المقدس کے پاس ایک نبطی کو بلایا تا کہ وہ ان کا گھوڑا تھام کر کھڑا رہے۔ اس نبطی نے انکار کر دیا۔ حضرت عبادہؓ نے اسے مارا اور اس کا سر پھوڑ دیا۔ اس نے حضرت عمرؓ کے یہاں استغاثہ دائر کیا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت عبادہؓ سے تحقیق احوال کی تو انہوں نے یہ کہہ کر اس کی تصدیق کی اور اس کا اعتراف کیا کہ اس نے میری سواری کو تھامنے سے انکار کیا مجھ میں جلال کا مادہ زیادہ ہے۔ پس میں نے اسے مار دیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ''بدلہ دینے کے لئے بیٹھو۔'' حضرت زیدؓ نے عرض کیا کہ آپ اپنے غلام کا بدلہ اپنے بھائی سے لے رہے ہیں۔؟ حضرت عمرؓ نے بدلہ چھوڑ کر دیت کے ذریعے حضرت عبادہؓ کے

خلاف فیصلہ دیا۔

قاسم بن ابی بزہ سے روایت ہے کہ کسی مسلمان نے ملک شام میں ایک ذمی کو قتل کر دیا تھا۔ مقدمہ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے پاس لایا گیا۔ انہوں نے اس بارے میں حضرت عمرؓ کو لکھ بھیجا۔ حضرت عمرؓ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ اگر ذمیوں کو قتل کرنے کی اس مسلمان کو عادت پڑ چکی ہے تو اس کو آگے کر کے اس کی گردن مار دو اور اگر طیش میں آکر جلد بازی کی ہے تو اس سے چار ہزار رقم دیت کی تاوان میں لے لو۔

اہل کوفہ میں سے ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک لشکر کے امیر کی طرف لکھا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہارے کچھ لوگ عجمی کی تلاش میں نکلتے ہیں اور جب وہ عجمی کو تلاش کر لیتے ہیں اور جب وہ عجمی بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے اور محفوظ ہو جاتا ہے تو اس سے کہتے ہیں کہ ''مترس'' یعنی مت ڈر۔ پھر جب اس کو پالیتے ہیں تو قتل کر دیتے ہیں اور مجھے خدا کی قسم! اگر تم میں سے کسی ایک کے بھی ایسا کرنے کی اطلاع مجھے ملے گی تو میں ضرور اس کی گردن مار دوں گا۔

حضرت ابوسلمہؓ کی روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کسی نے اپنی انگلی سے مشرک کو بلانے کے لئے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر وہ مشرک اس اشارہ پر مسلمان کی طرف اتر آیا اور مسلمان نے اس مشرک کو قتل کر دیا تو میں اس مسلمان کو ضرور قتل کر دوں گا۔

حضرت عبداللہ بن ابی حدادا سلمیؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت عمرؓ کی معیت میں جابیہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے ذمیوں میں سے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ کھانا مانگتا پھر رہا ہے۔ آپ نے اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپ کو بتایا گیا کہ یہ بوڑھا ذمی اب روزی کمانے کے قابل نہیں رہا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس ذمی کا جزیہ معاف کر دیا اور فرمایا کہ تم لوگوں نے اسے جزیہ کی تکلیف دی۔ جب یہ بوڑھا ہو گیا تم نے اس کو ایسی حالت میں کر دیا کہ کھانا مانگتا پھر رہا ہے۔ اس کے بعد بیت المال سے اس کے لئے دس درہم مقرر کر دیے۔

حضرت یزیدؒ بن مالک فرماتے ہیں کہ مسلمان جابیہ میں تھے اور ان میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔ ایک ذمی نے آپ کی خدمت میں آکر آپ کو خبر دی کہ لوگوں نے میری انگور کے باغ میں یلغار کی ہے۔ حضرت عمرؓ اس کی تحقیق کے لئے نکلے۔ راستے میں ایک ساتھی سے ملاقات ہوئی جو ڈھال اٹھائے ہوئے تھا اور اس پر انگور تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم نے بھی جھپٹا مارا ہے۔ اس نے عرض کی اے امیر المومنین! ہم لوگوں کو بھوک لگی ہوئی تھی۔ حضرت عمرؓ وہاں سے واپس ہوئے اور اس باغ والے کو انگوروں کی قیمت دینے کا حکم دیا۔

حضرت سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی حضرت عمرؓ کے پاس جھگڑا لائے۔ حضرت عمرؓ نے یہودی کو حق پر جانا اور اس کی موافقت میں فیصلہ دیا۔ یہودی نے کہا خدا کی قسم! آپ نے حق فیصلہ دیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تمہیں کس طرح پتہ چلا تو اس نے کہا خدا کی قسم! ہمیں تورات میں یہ لکھا ہوا ملا ہے کہ جو قاضی حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اس کے دائیں اور بائیں جانب دو فرشتے ہوتے ہیں۔ جو اس کو راہ راست پر قائم رکھتے ہیں اور جب قاضی حق کو چھوڑ بیٹھتا ہے وہ فرشتے اس کو چھوڑ کر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں۔

استاذ العلماء مولانا حافظ اللہ بخش کا وصال!

مولانا اللہ وسایا!

۲۸ ستمبر ۲۰۱۲ء استاذ العلماء حضرت مولانا حافظ اللہ بخش گرواں بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

حضرت مولانا حافظ اللہ بخش صاحب گرواں برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد گرامی کا نام ملک درگاہی تھا۔ جو زمیندارہ پیشہ سے تعلق رکھتے تھے مولانا حافظ اللہ بخش ۱۹۲۸ء کو بستی گرواں تھانہ نوشہرہ جدید ضلع بہاولپور میں پیدا ہوئے۔ بہاولپور کے ایک قدیمی قصبہ کا نام پکلی راجن ہے۔ جہاں سادات کی زیادہ آبادی ہے۔ جو اکثر شیعہ مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہاں پر ایک بزرگ عالم دین مولانا سید محمد علی شاہ صاحب ہوتے تھے۔ مولانا سید محمد علی شاہ صاحب شیعہ برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ حق تعالیٰ نے کرم کا معاملہ کیا۔ شاہ صاحب جامعہ عباسیہ بہاولپور (موجودہ اسلامیہ یونیورسٹی) میں پڑھنے کے لئے داخل ہوئے۔ مولانا غلام محمد گھوٹوی، مولانا محمد صادق بہاولپوری، مولانا قاضی عبیداللہ صاحب کا دور تھا۔ آپ ان کے شاگرد تھے۔ تب ایک شیعہ زمیندار نے سنی زمیندار سے کہا کہ ہمارا نوجوان (سید محمد علی شاہ) علم دین پڑھ رہا ہے جو ہماری طرف سے سنیت کا مقابلہ کرے گا۔ سنی زمیندار نے کہا کہ اگر تو محمد علی شاہ نے کتب پوری نہ پڑھیں۔ نیم ملا رہا تو پھر تمہارا ہے۔ اگر پوری کتابیں پڑھ لیں عالم دین بن گئے تو پھر یہ ہمارے عالم ہوں گے تمہارے نہیں۔ اللہ رب العزت نے کرم کیا۔ مولانا سید محمد علی شاہ بہت بڑے سنی عالم، نامور مناظر، حق گو مجاہد فی سبیل اللہ! متبحر عالم دین ثابت ہوئے۔ تب شیعہ برادری نے مخالفت کی۔ آپ نے قصبہ پکلی راجن سے ترک سکونت کر کے نہر کے کنارے رہائشی مکانات بنوائے۔ اس نئی آبادی کا نام انہوں نے عثمان پور رکھا۔ یہاں ایک مدرسہ قائم کیا جو رفیق العلماء بستی عثمان پور کے نام پر تھا۔ یہ ریاست بہاولپور کا سرکاری سکول تھا۔ اس زمانہ میں ان سکولوں میں جامعہ عباسیہ کا نصاب پڑھایا جاتا تھا۔

مدرسہ رفیق العلماء عثمان پور کے صدر المدرسین مولانا محمد علی شاہ صاحب تھے۔ مولانا محمد علی شاہ صاحب علاقہ کے نامور پیر بھی تھے۔ آپ نے علاقہ بھر میں وعظ وتبلیغ سے بہت وسیع حلقہ قائم کرلیا تھا۔ آپ کے مریدوں میں ملک فیض بخش گرواں تھے۔ ان کو ہم سب چچا فیض بخش کہتے تھے۔ بستی گرواں میں یہ پہلے دیوبندی تھے۔ ملک فیض بخش صاحب ملک درگاہی کے کزن تھے۔ ان سے (مولانا حافظ) اللہ بخش بیٹا تعلیم کے لئے مانگ کر لے گئے اور اپنے مرشد مولانا محمد علی شاہ صاحب کے پاس تعلیم کے لئے داخل کرا آئے۔ آپ نے نورانی قاعدہ، حفظ قرآن سے لے کر دورہ حدیث تک تمام کتابیں یہاں پڑھیں۔ تب اسی مدرسہ میں ایک استاذ ہوتے تھے حضرت مولانا سید محمد محسن شاہ صاحب۔ یہ دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل تھے۔ مولانا سید محمد محسن شاہ صاحب اور مولانا سید محمد علی شاہ کی صحبت نے ان کو علم کی چوٹیوں کو ناپنے والا بنادیا۔ مولانا اللہ بخش صاحب بچپن میں اتنے ذہین تھے کہ آپ نے

بہت کم مدت میں حفظ مکمل کر لیا۔ کتابوں میں داخلہ لیا تو ہر کلاس میں اوّل پوزیشن لیتے تھے۔ اتنے ذہین تھے کہ کتابوں کا پڑھا ہوا سبق یاد سنا دیتے تھے۔ آپ نے رفیق العلماء، فاضل اور جامعہ عباسیہ کی انتہائی ڈگری ''علامہ'' جامعہ سے پاس کر لی۔ تب اسی اپنی مادر علمی میں سرکاری استاذ مقرر ہو گئے۔ ربع صدی اپنے اساتذہ کی زیر نگرانی پڑھایا۔ اس دور میں اس علاقہ کے علماء سرکاری سکول میں پڑھاتے۔ بقیہ تمام اوقات طلبہ کو پرائیویٹ طور پر تمام درس نظامی مکمل کرا دیتے۔ پہلی راجن سے مولانا حافظ اللہ بخش صاحب کا موضع ڈتہ بلوچ براستہ مسافر خانہ ضلع بہاولپور تبادلہ ہوا۔ آپ نے ڈتہ بلوچ سرکاری سکول کی تعلیم کے بعد بقیہ وقت ایک مسجد میں مدرسہ قائم کر کے پڑھانا شروع کیا۔ درجنوں حفظ کے بچے، بیسیوں کتابوں کے طلبہ آپ کے پاس پڑھتے تھے۔ آپ رات گیارہ بجے تک ان کو پڑھاتے رہتے اور پھر فجر سے قبل بیدار ہو کر پڑھانے لگ جاتے تھے۔ کریما سے مشکوٰۃ شریف تک مع حفظ کی کلاس سب طلباء کو اکیلے پڑھاتے تھے اور پھر سکول کی تعلیم علاوہ ازیں تھی۔ آج کل اندازہ نہیں کر سکتے کہ اکیلا ایک آدمی اتنا بڑا تعلیمی نیٹ ورک کیسے چلاتا تھا۔ آپ اسے ان کی کرامت پر محمول کریں، ان کے اخلاص کی برکت قرار دیں یا ان کی محنت شاقہ کا ثمرہ فرمائیں۔ آپ کو حق حاصل ہے جو چاہیں اس کی تعبیر کریں۔ واقعہ یہی ہے کہ وہ سارا یہ نظم اکیلے چلاتے تھے۔ بیسیوں اسباق درجہ کتب کے اور حفظ کی بھرپور کلاس یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عنایت کردہ توفیق سے وہ اکیلے پڑھاتے تھے۔ اس زمانہ میں فقیر کو مراح الارواح سے لے کر جلالین و مشکوٰۃ شریف تک آپ سے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے تیاری کرا کر پرائیویٹ طور پر جامعہ عباسیہ کے درجہ فاضل کا بھی فقیر سے امتحان دلوایا۔ اس میں فرسٹ ڈویژن میں کامیابی آپ کی نظر شفقت و سرپرستی کا فیضان تھا۔ اسی زمانہ میں آپ سے بلاشبہ سینکڑوں طلباء نے حفظ و کتب کے درجہ میں پڑھا اور پھر وہ دین کے مختلف شعبوں سے وابستہ ہوئے اور خدمت دین میں بھرپور کردار ادا کیا۔

مولانا سید محمد علی شاہ صاحب سائیکل پر سوار جا رہے ہیں، راستہ میں کسی نے روک لیا، سائیکل سے اترے، اس نے فتویٰ پوچھا، جیب سے قلم کاغذ نکالا، صورت مسئولہ لکھی، خود ہی جواب لکھا، دستخط کئے۔ دنیا کے کسی دارالافتاء یا ہائیکورٹ تک وہ فتویٰ جاتا اس میں ایک لفظ کی کوئی تغلیط یا ترمیم نہ کر سکتا۔ اتنے ذہین تھے کہ کتابوں کی طرف مراجعت کے بغیر زبانی سب کام چلاتے تھے۔ تمام پڑھی ہوئی کتب کا کتب خانہ ان کا اپنا ذہن ہوتا تھا۔ جس میں کمپیوٹر کی طرح پر ڈیٹا جمع ہوتا تھا۔ تقریباً یہی صورتحال حضرت مولانا حافظ اللہ بخش کی تھی۔ بلکہ من وجہ آپ کو یہ فضیلت حاصل تھی کہ حضرت مولانا سید محمد علی شاہ صاحب حافظ نہیں تھے۔ مولانا حافظ اللہ بخش حافظ بھی تھے۔ مولانا سید محمد علی شاہ صاحب نے بارہا فرمایا کہ علم میں، فتویٰ میں، مناظرہ میں، تقریر میں، پڑھانے میں ہر اعتبار سے میرے جانشین مولانا حافظ اللہ بخش صاحب ہیں اور پھر مولانا حافظ اللہ بخش صاحب نے آپ کے جانشین بننے کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے تو اپنے اساتذہ کے خلاء کو پر کیا۔ لیکن آپ کے خلاء کو شاید کوئی مدتوں پر نہ کر سکے۔

مولانا حافظ اللہ بخش صاحب متبحر عالم ربانی ہونے کے ساتھ ساتھ بہت ہی حق گو تھے۔ بہادری و جرأت کا مجسمہ تھے۔ اس کے باوجود غریبوں کے لئے نرم خو، غریب پرور، انتہائی منکسر المزاج، سادہ طبیعت، رہن سہن میں

اسلاف کے اخلاص کا پرتو تھے۔ تکبر نام کی کوئی چیز آپ میں نہ تھی۔ عالم دین، مناظر، مدرس وخطیب کے ساتھ ساتھ حکیم حاذق بھی تھے ادویہ سازی خود کرتے تھے۔ کشتہ جات کی تیاری کے ماہر تھے۔ اصلی ادویات مہنگی سے مہنگی خریدتے ان کے نسخہ جات بہت مشہور ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس فن میں بھی مہارت تامہ دی تھی۔ پورے ڈویژن کے مریض آپ سے علاج کراتے تھے۔ آپ بلا کے نباض تھے۔ نبض پر ہاتھ رکھتے ہی مرض کی تفصیلات ارشاد فرمادیتے تھے۔ آخری عمر میں جب خود دوانہ بناسکتے تھے یا یہ کہ نسخہ کے اجزاء خالص کا ملنا مشکل ہوگیا تو دوسرے دواخانوں کی سربند دواؤں کا استعمال کراتے تھے۔ پھر بھی آخر تک چند نسخے خود تیار کراتے تھے۔ جو تیر بہدف ہوتے تھے۔ آپ نے تبلیغ وتعلیم کی طرح طب کے ذریعہ بھی خلق خدا کی خوب سے خوب خدمت کا ریکارڈ قائم کیا۔ آپ کا پیشہ بنیادی طور پر زمیندارہ تھا۔ بڑے سخت جان اور بھرپور محنت کے خوگر تھے۔ حق تعالیٰ نے آپ کو خوبیوں کا گلدستہ بنایا تھا۔ تھانہ، کچہری، پنچائیت میں بڑے سے بڑے جابر لوگوں کے مدمقابل غرباء کے لئے ان کا وجود قدرت کا عطیہ تھا۔ آپ نے ایک بار ضلع کونسل کا الیکشن بھی لڑا۔ یوں قدرت نے آپ سے ہر شعبہ میں مثالی کام لیا۔

آپ کے تین صاحبزادے عالم ہیں۔ ان میں دو بنوری ٹاؤن جامعہ علوم اسلامیہ کراچی کے فاضل ہیں اور کالجوں میں پروفیسر ہیں۔ ایک نے ایم۔ فل بھی کیا۔ پی۔ ایچ ڈی بھی کر رہے ہیں۔ دو اور سکول میں ٹیچر ہیں۔ تمام کے تمام حافظ قرآن ہیں۔ اپنی اولاد کو انہوں نے دین سے وابستہ رکھنے میں پوری توانائی صرف کی۔ یہ آپ کے عالم ربانی ہونے کی بہترین دلیل ہے۔ آپ دراز قد، سڈول جسم رکھتے تھے۔ چہرہ مبارک گول اور نورانی۔ پیشانی کشادہ، ابرو خم دار، پلکیں متوازن، ناک ستواں، چہرہ پر گوشت، داڑھی مبارک گھنی اور خوبصورت مشت برابر۔ باقی ترشوادیتے تھے۔ ہمیشہ تہہ بند استعمال کیا۔ کپڑے ہمیشہ سفید زیب تن کرتے تھے۔ سر پر پگڑی، کندھے پر رومال، سفید کرتا، سفید تہہ بند سادہ دیسی جوتی، چلنے میں وقار، گفتگو میں ریشم کی سی نرمی۔ غرض خوبیوں کا حسین گلدستہ تھے۔ آپ نے سنت یوسفی ادا کر کے جیل کے درودیوار کو بھی منور کیا۔ آپ نے بڑی کامیاب زندگی گذاری۔ قدرت نے آپ کو لحن داؤدی سے نوازا تھا۔ بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے۔ رات کو بغیر سپیکر کے پورے قصبہ میں آپ کی آواز سنائی دیتی تھی۔ قرآن مجید کی خوبصورت تلاوت آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ آپ بیان کے دوران میں قرآن مجید، احادیث کا متن، گلستان سعدی، علامہ جامی کی زلیخا سے فارسی کے اشعار سے سامعین کے دل موہ لیتے تھے۔ آپ کی خطابت سے ہزارہا بندگان خدا کی زندگیوں میں بڑی مثبت تبدیلی آئی۔ آخر عمر میں شوگر نے آپ کو گھیرلیا۔ لیکن آخری وقت تک حق تعالیٰ نے آپ کو کسی کا محتاج نہیں کیا۔ جمعرات کو ظہر کی نماز باجماعت پڑھی۔ نماز کے بعد فرمایا کہ طبیعت پر گرانی ہے۔ غسل کرنے کو دل کرتا ہے۔ غسل کیا تو سردی لگ گئی۔ پورے جسم میں درد کی کیفیت شروع ہوگئی۔ اٹھتے بیٹھتے رہے۔ عصر کی نماز پڑھی۔ مغرب کے قریب آپ کو بہاولپور ہسپتال لے گئے۔ علاج شروع ہوا۔ عشاء کی نماز پڑھی۔ ذکر کرتے رہے۔ تلاوت فرماتے رہے۔ آنکھ لگ گئی۔ سوئے خوب سوئے۔ تین بجے رات سوتے سوتے جنت کو سدھار گئے۔ دنیا میں آنکھ بند کی جنت میں جا کھولی۔ دنیا میں سوئے، آخرت میں جا بیدار ہوئے۔ اگلے دن جمعہ کو ساڑھے چار بجے جنازہ ہوا۔ اتنا جم غفیر آج تک اس علاقہ میں کسی جنازہ پر تو درکنار،

عید، عرس یا میلہ پر بھی کبھی نہیں دیکھا گیا۔ دور دراز کے دیہات میں چاروں طرف انسانوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ۔ انسانی سروں کا سمندر یہ سب کچھ حضرت مرحوم کے اعمال کی عنداللہ قبولیت کی دلیل ہے۔ جمعہ کے دن قبل از مغرب بیٹے اور پوتے کے درمیان عام قبرستان میں سوگئے۔ لیجئے! تین نسلیں ایک ساتھ جمع ہوگئیں آپ کا کام بھی اب تین نہیں کئی نسلیں مل کر شاید اسی سطح پر جاری نہ رکھ سکیں جو آپ کر کے دکھا گئے۔ حق تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ ان کے جنت میں درجات بلند ہوں۔ وصال کے بعد آپ کا خوبصورت نورانی چہرہ رب کریم کی عنایات بے پایاں کا مظہر بنا ہوا تھا۔ آپ بہت خوبصورت تھے اور وصال کے بعد اس خوبصورتی میں اور اضافہ ہوگیا تھا۔ حق تعالیٰ اپنی شایان شان ان سے اپنی رحمت کا معاملہ فرمائیں۔ آمین!

۱۰ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹوبہ ٹیک سنگھ

۳۱ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی تیاری کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ۱۰ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۸؍ستمبر بروز جمعہ کو منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب نے فرمائی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن محترم قاضی فیض احمد کی سرپرستی اور لالہ انیس الرحمن بٹ کی نگرانی میں کانفرنس کی تین نشستیں ہوئیں۔ خطبہ جمعہ مولانا محمد عالم طارق نے دیا۔ تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کانفرنس کی دوسری نشست بعد نماز مغرب ہوئی جس میں تلاوت مولانا قاری احمد عثمان نے کی اور نعت رسول مقبول اور حمد باری تعالیٰ حافظ بشیر احمد عثمانی کے حصہ میں آئی۔ خطاب اور مجلس ذکر حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ نے فرمائی۔ حضرت نے فرمایا کہ سارے گناہوں کی معافی وتلافی ہوسکتی ہے۔ لیکن گستاخ رسول کی معافی قطعاً نہیں ہوسکتی۔ تیسری نشست بعد نماز عشاء منعقد ہوئی جس میں تلاوت سید غلام رسول شاہ نے کی اور حمد ونعت حسان احمد طلحہ کے صاحبزادے انعام الحسن شاہ صاحب، مولانا ذوالقرنین نے مجمع کے دلوں کو گرمایا۔ مقررین میں مولانا سید سرفراز الحسن شاہ، مولانا قاضی احسان احمد نے حرمت رسول اور عقیدۂ ختم نبوت کی نزاکت واہمیت پر بیان کیا۔ مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ رحمۃ للعالمینﷺ نے سارے دشمنوں کو معاف فرمادیا مگر گستاخ رسول خواہ مرد ہوں یا عورت، سارے قتل کرنے کا حکم فرمایا۔ مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی نے فرمایا کہ اسلام امن کا درس دیتا ہے، دنگے فساد کا نہیں۔ دنگے فساد کرنے والے اور اپنے آپ کو امن کے علمبردار بتلانے والوں نے پیغمبر اسلامﷺ کی عزت وناموس پر گستاخانہ فلم بنا کر پوری دنیا کا امن تباہ کردیا ہے اور انہوں نے کہا کہ کفار کے لئے بددعا کرنا اور گستاخوں کا سر قلم کرنا یہ بھی میرے نبی کی سنت مبارکہ ہے۔ اللہ تعالیٰ گستاخوں پر اپنے کتوں میں سے کوئی کتا مقرر فرمادے اختتامی دعا حضرت پیر صاحب نے بڑی آہ وبکا کے ساتھ کرتے ہوئے مجمع کو رلادیا، ہر فرد کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے۔ اس کانفرنس میں مولانا سعداللہ لدھیانوی، لالہ عبدالوہاب بٹ، لالہ عثمان بٹ، بھائی خالد ڈوگر، بھائی مزمل، بھائی عرفان اطہر تاز ودیگر احباب نے بھرپور محنت وکوشش کی اور کانفرنس کے لئے دن رات ایک کردیئے۔ (رپورٹ: مولانا محمد خبیب)

استاذ العلماءؒ بھی چل بسے!

حافظ محمد انس!

برادر مکرم حافظ محمد حذیفہ نے آج مورخہ ۲۸؍ستمبر ۲۰۱۲ء کو فون پر صبح یہ پر ملال خبر سنائی کہ حضرت مولانا حافظ اللہ بخش صاحب گرواں انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! حضرت مولانا حافظ اللہ بخشؒ دراز قد، گھنی داڑھی، خوبصورت اور وجیہہ شکل کے مالک تھے۔ اللہ رب العزت نے انہیں بے پناہ رعب و دبدبہ عطا فرمایا تھا۔ آپ جامعہ عباسیہ بہاول پور کے فاضل تھے۔ انتہائی تبحر اور کمال کے عالم دین تھے۔ ایک حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ: ''قرب قیامت میں علم اٹھالیا جائے گا۔'' چنانچہ اس دور میں علماء ربانی کا یکے بعد دیگرے اس فانی دنیا سے رخصت ہونا اس بات کی واضح دلیل ہے۔

آج آپ اور میں یہ دیکھ سکتے ہیں جو بھی نامور شخصیت اس دنیا سے رخصت ہوتی ہے اس کے خلاء کو پر کرنے کے لئے دور دور تک کوئی آدمی نظر نہیں آتا۔ حضرت مولانا حافظ اللہ بخشؒ بھی انہیں شخصیات میں سے تھے کہ جن کے خلاء کو پر کرنے کے لئے کوئی ثانی نظر نہیں آرہا۔ آپ کے استاذ حضرت مولانا سید محمد علی شاہؒ آف چیلی راجن اس دنیا سے رخصت ہونے سے قبل مختلف عوامی اجتماعات میں برملا فرماتے تھے کہ اگر میرے مرنے کے بعد کسی کو کسی دینی مسئلہ میں راہنمائی کی ضرورت پڑے تو حافظ اللہ بخشؒ سے رجوع کرے۔ کسی بھی شاگرد کے لئے یہ بات باعث مسرت ہوتی ہے کہ اس کے استاذ اس پر اعتماد کرتے ہوئے فرمائیں کہ میں نہ ہوں تو مجھے فلاں میرے شاگرد کی شکل میں پائیں۔ یہ استاذ کا اس شاگرد پر کامل اعتماد ہوتا ہے اور آزمائش اس طرح کہ وہ اس منصب پر کیسے پورا اترتا ہے یا نہیں۔ پھر دنیا نے دیکھا۔ اپنے پرائے، موافق، مخالف سب اس بات کے گواہ ہیں کہ مولانا حافظ اللہ بخشؒ نے اس بات کو پورا کر کے دکھایا۔

جیسا کہ آج کے دور میں دوسروں کا احترام عنقاء ہو رہا ہے۔ لیکن اس دھرتی پر بعض ہستیاں ایسی بھی ہیں کہ مخالف تک ان کا احترام کرتے ہیں۔ حضرت مولانا حافظ اللہ بخشؒ بھی انہیں شخصیات میں سے تھے۔ آپ کا وجود اس علاقہ میں باطل فرقوں کے لئے درہ عمرؓ تھا۔ بندہ کو اللہ رب العزت نے یہ سعادت بخشی کہ بندہ نے ان کے حکم پر ان کو ایک مرتبہ رمضان المبارک میں تراویح میں قرآن سنایا۔ یہ میرے لئے بہت ہی بڑا مشکل مرحلہ تھا۔ لیکن والدین کی دعاؤں سے اللہ رب العزت نے اس میں مکمل طور پر سرخرو فرمایا۔ ایک دفعہ میں اپنے والد گرامی اور حضرت مولانا حافظ اللہ بخشؒ کے ساتھ ایک قریب علاقہ میں جلسے پر گیا تو حضرت والد محترم نے پوچھ لیا کہ استاذ جی اس (حافظ انس) کو قرآن بھی آتا ہے کہ نہیں تو حضرت مولانا حافظ اللہ بخشؒ نے فرمایا کہ میاں معلوم ہوتا ہے کہ اس کو کسی استاذ کے ہاتھ لگے ہیں کہ جتنا یہ تیز قرآن پڑھتا ہے اتنا ہی خوبصورت پڑھتا ہے۔ تو حضرت والد محترم نے الحمدللہ پڑھا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ ایک مرتبہ چک لوہاراں میں مولانا محمد شاہد مدرس مدرسہ عربیہ چناب نگر اور بندہ (حافظ محمد انس) حضرت کے

ساتھ ایک جنازے پر گئے تو حضرت استاذ حافظ اللہ بخشؒ نے کتابیں ساتھ لے لیں۔ تو میں نے (محمد انس) نے پوچھا استاذ جی کتابوں کی کیا ضرورت ہے؟۔ پڑھنا تو ہم نے جنازہ ہے۔ فرمانے لگے بیٹا ہر وقت ہوشیار رہتا ہوں کہ کسی بھی وقت پہ کوئی مرحلہ پیش آسکتا ہے۔ واپسی پر مجھے پانچ سو روپیہ دیا کہ یہ لے لو۔ میں نے عرض کیا کہ یہ کس لئے۔ فرمایا کہ یہ آپ کی گاڑی کے پیٹرول کے ہیں۔ میں نے عرض کی آپ رکھ لیں۔ کوئی بات نہیں۔ انہوں نے اصرار کیا۔ میں نے انکار۔ پھر فرمانے لگے یعنی پیٹرول کے پیسے اگر آپ نے نہ لئے تو میں یہ سمجھوں گا کہ آئندہ آپ سے گاڑی نہ مانگوں۔ میں نے درخواست کی کہ اس دفعہ آپ رکھ لیں۔ آئندہ میں لیا کروں گا۔ تو خیر، الحمدللہ پھر مان گئے۔

حضرت مولانا حافظ اللہ بخشؒ بہت بڑے عالم دین تھے۔ اپنے پرائے سب ان تعریفیں کرتے تھے۔ ایسے حضرات بھی جن کے خلاف حضرت نے ساری زندگی کام کیا وہ بھی آپ کی خوبیوں کے معترف تھے۔ ہماری بستی میں تقریباً نوے فیصد بریلوی حضرات ہیں اور حضرت نے ہر جگہ پر ان کے خلاف کام کیا۔ لیکن وہ بھی آپ کا دل وجان سے احترام کرتے تھے۔ اس مرتبہ عیدگاہ (عیدگاہ بریلوی حضرات کی ہے) میں اعلان ہوا کہ حضرت ہمارے علاقے کی نامور شخصیت استاذ حافظ اللہ بخشؒ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ ان کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔ اللہ رب العزت ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ ہمارے علاقہ کے فخر ہیں۔ بس حضرات گرامی! حضرت مولانا حافظ اللہ بخشؒ کیا گئے اس دنیا سے کئی لوگوں کو روتا چھوڑ گئے۔ وہ کیا گئے اس دنیا سے بہت ساری خیر و برکت ساتھ لے گئے۔

ہمارے علاقہ کی تاریخ میں ان کے جنازہ جتنا جنازہ کبھی نہیں ہوا۔ کم و بیش ساٹھ ستر ہزار کے قریب لوگ جنازہ میں شامل ہوئے۔ ان کے دیدار کے لئے سب ترستے تھے۔ مگر کسی کسی کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔ دور دراز دیہات، جہاں جانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ وہاں اتنا بڑا جنازہ یہ ان کے عنداللہ مقبولیت کی دلیل ہے۔ ان کو دفناتے وقت بہت ہی وقت آمیز مناظر دیکھے گئے۔ بس اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت آپ کو اپنی رحمت خاص میں جگہ دے۔ کل ہر شخص ان سے اپنے لئے دعا کراتا تھا۔ آج ہر کوئی ان کے لئے دعا گو ہے۔ ہم سب کو آخرت کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! حضرت مولانا حافظ اللہ بخشؒ کے تمام صاحبزادے حافظ وعالم ہیں۔ وہ سب اللہ کے فضل سے ان کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ اللہ پاک ہم سب سے دین کا کام لے۔ آمین!

حضرت مولانا ظہور احمد سالکؒ کا وصال

۳؍اکتوبر ۲۰۱۲ء کی شام جھنگ جامع مسجد قاضیاں کے خطیب مولانا ظہور احمد سالک وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! بلاشبہ مولانا ظہور احمد سالک اپنے دور میں قافلہ اہل حق کے نامور شرکاء میں سے تھے۔ اگلے دن جمعرات صبح کو ان کی نماز جنازہ شیخ الاسلام مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے جانشین مولانا فضل الرحمن درخواستی نے جھنگ میں پڑھائی۔ دوسری نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں علاقہ اٹھارہ ہزاری میں ہوئی اور وہیں سپرد خاک کردیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کو صبر کی توفیق عنایت فرمائیں۔ مولانا ظہور احمد کی خودنوشت سوانح عمری چند اوراق پر مشتمل دستیاب ہوئی ہے۔ انشاء اللہ العزیز قارئین آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ (ادارہ)

قادیانیت دم توڑ رہی ہے!

رپورٹ: مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی!

کسی بھی فتنہ کے چار دور ہوتے ہیں۔ اس کی ابتداء، اس کا عروج، اس کا زوال، اور اس کی انتہاء، قادیانیت کی ابتداء یہ ہے کہ اسے انگریز نے اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے تخلیق کیا۔ قادیانیت کے عروج کا وہ زمانہ کہا جاسکتا ہے۔ جب یہ ایوبی دور میں پاکستان میں اقتدار کے خواب دیکھتے تھے۔ قادیانیت کا زوال اس دن شروع ہوا۔ جب ان کو پاکستان میں غیرمسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اب تو یہ پوزیشن ہے کہ قادیانی دھرم کے چیف گروپ ایسا ان دیکھا خوف طاری ہے کہ وہ پاکستان میں قدم نہیں رکھ سکتا۔ آخری مرحلہ قادیانیت کے اختتام کا ہے۔ جس کی طرف قادیانیت بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ ان سطور کے ذریعہ چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

1۔۔۔چنگا بنگیال میں قادیانیوں کا قبول اسلام

جہلم سے پنڈی جاتے ہوئے جی.ٹی روڈ پر ایک قصبہ گجرخان آتا ہے۔ اس سے شمال کی جانب ایک گاؤں چنگا بنگیال نام کا ہے۔ یہاں کا ایک شخص فضل احمد، مرزا قادیانی کے ہاتھ پر قادیانی ہوا۔ مرزا محمود کے زمانہ میں یہ فضل احمد اخبار الفضل قادیان کا ایڈیٹر بھی رہا۔ چنگا بنگیال کی آبادی میں چند ڈھوک ہیں۔ ان میں پچیس گھرانے قادیانیوں کے تھے۔ ۸رجنوری ۲۰۰۴ء میں فقیر کا ایک قادیانی مربی سعید سے یہاں مناظرہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کا معاملہ فرمایا۔ گاہے بگاہے بہت سے گھرانے مسلمان ہوئے۔ اس مناظرہ کے لئے فقیر (حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ) کو جناب محمد آصف پروفیسر لے گئے۔ ان کا خاندان بھی قادیانی تھا۔ کئی گھرانے مسلمان ہوئے۔ اب ایک شخص محمود قادیانی تھا بیمار ہوا، اپنے چار صاحبزادوں کو بلایا اور کہا کہ بیٹا تم بھی قادیانی ہو۔ میں بھی بظاہر قادیانی تھا۔ اب میری موت کا وقت قریب ہے۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں۔ کوئی قادیانی میرے جنازہ میں آپ لوگوں سمیت شریک نہ ہو۔ مرنے کے بعد مجھے مسلمانوں کے سپرد کردینا۔ وہ مجھے غسل دیں۔ جنازہ پڑھیں اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں۔ میں عرصہ سے قادیانیت پر لعنت بھیج چکا۔ یہ معاملہ میرے اور میرے رب کے درمیان راز تھا۔ آج اعلان ضروری سمجھا۔ اللہ تعالیٰ نے کرم کیا کہ محمود صاحب کے تمام بیٹوں نے اسی وقت باپ کے سامنے اسلام قبول کرلیا۔ یہ سب ختم نبوت کی بہاریں ہیں۔ اگر یہاں پچیس گھرانے قادیانی تھے۔ تو اب صرف چند گھرانے قادیانی رہ گئے ہوں گے۔ باقی سب مسلمان ہوگئے۔ فالحمدللہ!

2۔۔۔چھوکر خورد ضلع گجرات

چھوکر خورد ضلع گجرات میں ایک شخص قادیانی ہوا تھا۔ اس کے بیٹے کا نام فضل الٰہی تھا۔ اس کا بیٹا غلام عباس اور وہ اس کی تمام اولاد مسلمان ہوگئی۔ اوّلاً جو شخص قادیانی ہوا اس کے پوتے اب دینی مدارس چھوکر خورد اور

جامعہ حسینیہ نکودر ضلع جہلم میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عالم باعمل بنائیں۔ اس چھوکر خورد میں ایک اور شخص فیض رسول نمبردار قادیانی ہوا۔ اس کا بیٹا غلام رسول نمبردار قادیانی تھا۔ (حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا اس سے ۴؍فروری ۱۹۹۸ء کو مناظرہ ہوا) یہ چار بھائی دو بہنیں ان کے داماد سب قادیانی تھے۔ آہستہ آہستہ کر کے تمام قادیانی چھوکر خورد چھوڑ گئے۔ ان کی زمین و مکان موجود، لیکن قادیانی قادیانیت سمیت اس گاؤں سے غائب۔ گویا پورا گاؤں قادیانیت کی نحوست سے صاف ہوگیا۔ کچھ مسلمان ہوگئے۔ کچھ گاؤں چھوڑ گئے۔

3۔۔۔ گیارہ قادیانیوں نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا

جہلم کے مضافات میں واقع محمود آباد نامی گاؤں سے تعلق رکھنے والے دو خاندانوں پر مشتمل گیارہ افراد نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا جن میں خواتین بھی شامل ہیں۔ قادیانیت سے تائب ہونے والے ان افراد میں سے مرد حضرات نے مسجد گنبد والی میں حضرت مولانا مفتی محمد شریف صاحب کے ہاتھ پر کلمہ پڑھا۔ جبکہ خواتین کو حضرت مفتی صاحب نے قاری محمد عمر فاروق صاحب کے ہمراہ ان کے گھر جاکر کلمہ پڑھایا اور دعاء فرمائی کہ رب تعالیٰ آپ کا قبول اسلام مبارک فرمائے اور آپ کو اس پر استقامت عطاء فرمائے۔ جہلم کے قریب محمود آباد ہے۔ خالصتاً قادیانی آبادی۔ عرصہ ہوا ایک پروفیسر منور احمد ان کے بھائی جو قادیانی جماعت کے مربی تھے مسلمان ہوئے۔ انہوں نے جامعہ حنفیہ جہلم کو مسجد کے لئے جگہ دی۔ جامعہ کے مہتمم مولانا قاری خبیب احمد صاحب مرحوم نے وہاں مسجد و مدرسہ قائم کیا۔ یہ مرکز جہاں دینی تعلیم کی ترویج کا باعث ہے وہاں قادیانیوں کے لئے آیتہ من آیات اللہ ہے۔

4۔۔۔ انڈونیشیا میں ایک سو چونسٹھ قادیانیوں کا قبول اسلام

انڈونیشیا میں ایک سو چونسٹھ قادیانیوں نے اسلام قبول کرلیا۔ تفصیلات کے مطابق انڈونیشیا کی وزارت مذہبی امور کے ہیڈ آفس کے ایک اعلامیہ کے مطابق انڈونیشیا کے شہر ’’سرولینگن‘‘ "SAROLANGUN" کے تمام قادیانیوں نے قادیانیت کو ترک کر کے اسلام قبول کرلیا ہے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان لانے کا اعلان اور قادیانی تعلیمات کو ترک کرنے کا برملا اظہار کردیا ہے۔ واضح رہے کہ قادیانیوں کے قبول اسلام کے پس منظر میں انڈونیشیا کی علماء کونسل اور تحفظ ختم نبوت کی عظیم بازگشت کارفرما ہے۔ الحمدللہ! تحفظ ختم نبوت کی صدا سے پوری دنیا میں قادیانیوں کا کفر وارتداد عیاں ہو رہا ہے اور اسلام کی حقانیت کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے۔

5۔۔۔ قیصرانی قبیلے کے سردار کا قبول اسلام

شیر گڑھ کوٹ قیصرانی تحصیل تونسہ میں قیصرانی قبیلے کا چیف سردار امیر محمد قادیانی تھا۔ خانقاہ سلیمانیہ تونسہ شریف کے سجادہ نشین حضرت خواجہ نظام الدینؒ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ کچھ عرصہ بعد پھر مرتد ہوگیا۔ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی دھرتی جگہ نہ دے گی۔ یہی ہوا جب مرا تو قادیانیوں نے اسے گاؤں کی مسجد میں دفن کیا۔ تحریک چلی اس کی لاش کو وہاں سے نکال دیا گیا۔ اس کے خاندان سے سردار ظہور احمد خان قیصرانی مسلمان ہوا۔

اس کا جانشین سردار میر بادشاہ خان قیصرانی موجودہ ایم. پی. اے ان کی تمام اولاد بحمدہ تعالیٰ مسلمان ہے۔ امیر محمد خان قادیانی کا بیٹا سیف الرحمٰن ریلوے آفیسر قادیانی تھا۔ اس کی قبر چناب نگر قادیانی مرگھٹ میں واقع ہے۔ اس کا بیٹا اور امیر محمد خان کا پوتا سردار امام بخش خان قیصرانی چیف آف شیر گڑھ جو بیرسٹر و بارایٹ لاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق دی کہ ۲۹ جنوری ۲۰۱۲ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی کے ہاں مقامی علماء کرام خصوصاً استاذ العلماء حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی مدظلہ کی محنت اور کوشش سے جامعہ باب العلوم کہروڑپکا میں حاضر ہوئے اور ذیل کا اقرار نامہ لکھ کر پیش کیا۔

”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منکہ مسمی سردار امام بخش قیصرانی ولد سردار سیف الرحمان خان قیصرانی سکنہ شیر گڑھ تونسہ شریف ڈیرہ غازیخان خداوند قدوس کو حاضر ناظر جانتے ہوئے اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو غیر مشروط طور پر آخری نبی و رسول مانتا ہوں اور آپ ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی ولد مرزا غلام مرتضیٰ سکنہ قادیان ضلع گورداسپور انڈیا کو دعویٰ نبوت میں دجال و کذاب، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ نیز مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی یا مذہبی مصلح ماننے والے قادیانی اور لاہوری گروپوں جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں کو بھی دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ نیز آئندہ میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اللہ پاک مجھے دین اسلام اور عقیدۂ ختم نبوت پر استقامت عطاء فرمائے۔ دستخط...... سردار امام بخش خان قیصرانی“

6۔۔۔خوشاب شہر میں ایک قادیانی خاندان کے گھرانے کا قبول اسلام

عبدالمجید ولد عبدالحکیم قوم رانا ماچھی سکنہ محلہ حکیما نوالہ چوک خوشاب اور اس کی بیٹی مسماۃ زیب النساء مع اپنے تین بیٹوں کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع خوشاب کے سرپرست حضرت مولانا قاری سعید احمد اسد کے ہاتھوں پر بروز جمعۃ المبارک ۱۹ راگست ۲۰۱۱ء کو اسلام قبول کر لیا۔

7۔۔۔پیلووینس میں قادیانیوں کا قبول اسلام

ضلع خوشاب کی تحصیل نور پور تھل کے گاؤں پیلووینس میں ایک عرصہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی میں محنت شروع ہے۔ قادیانیوں کے پاس جا کر ان کے آنجہانی نبی مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کے کفر سے آگاہ کرتے ہیں جس کے نتیجے میں اب تک الحمدللہ مندرجہ ذیل حضرات قادیانیت سے تائب ہو کر ختم نبوت پر مکمل طور پر ایمان لا چکے ہیں۔ جن خوش نصیبوں نے مرزائیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کیا۔ ان کے نام یہ ہے: ۱...... علی کھبہ سابق صدر جماعت احمدیہ پیلووینس۔ ۲...... محترم پٹواری لیاقت علی کھبہ، سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پیلووینس۔ ۳...... طارق اقبال کھبہ، رکن جماعت۔ ۴...... نور حیات کھبہ۔ ۵...... محترم غضنفر علی کھبہ کی زوجہ محترمہ۔ ۶...... اقبال کھبہ، رکن جماعت۔ ۷...... ریاست علی کھبہ کی صاحبزادی۔ چھوٹے بچے اس کے علاوہ ہیں۔ اسی طرح

۱۷رفروری ۲۰۱۲ء کو ظہیر علی اور طارق علی نامی اشخاص نے قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کیا اور کلمۂ حق کے ساتھ حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ الحمدللہ!

8۔۔۔دنیاپور میں قادیانی کا قبول اسلام

دنیاپور: جامعہ سیدنا علی المرتضیٰ اسلام پور میں علمائے کرام اور صحافیوں اور معززین علاقہ کی موجودگی میں محمد جعفر ودو نامی ایک شخص نے اسلام قبول کرلیا۔ محمد جعفر کا کہنا ہے کہ میرا جو وقت کفر میں گزرا ہے میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں۔ آپ حضرات میرے لئے استقامت کی دعا کریں اور میں قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتا ہوں اور میں مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجتا ہوں۔ سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ورسول مانتا ہوں۔

9۔۔۔سرائے نورنگ اور پشاور میں قادیانیوں کا قبول اسلام

خوست افغانستان کا ایک باسی عبداللطیف حج کے لئے گھر سے چلا۔ بدنصیبی کہ بجائے حج پر جانے کے قادیان چلا گیا۔ مرزا قادیانی کے ہاتھوں قادیانیت کا طوق پہن کر افغانستان گیا۔ وہاں جاکر مرزا قادیانی کی تعلیمات کے مطابق انگریز کی حمایت اور جہاد مخالفت کا دھندہ شروع کردیا۔ حکومت کو پتہ چلا تو علماء کے پاس کیس آیا۔ چنانچہ خان حبیب اللہ صاحبؒ والئی افغانستان کے عہد حکومت میں ۱۴رجولائی ۱۹۰۳ء میں عبداللطیف قادیانی کو سنگسار کیا گیا۔ اس کا خاندان افغانستان سے پشاور آ گیا اور پھر سرائے نورنگ میں آ کر آباد ہوا۔ یہ خاندان اب مستقل قبیلہ بن گیا۔ جن کا تعلق قادیانیت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ اب یہ قبیلہ اسلام قبول کررہا ہے۔

ابھی حال ہی میں :۱...... جناب نصیر احمد ۲...... جناب مبشر ۳...... جناب ابرار ۴...... جناب عامر ۵...... جناب ضیاء الحسن ۶ ...... جناب روح الدین ۷...... جناب یحییٰ ...... ساکنان سرائے نورنگ نے قادیانیت ترک کرکے اسلام قبول کرلیا۔ مقامی علمائے کرام کی محنت وجدوجہد جاری ہے۔ توقع ہے کہ بہت خوشخبریاں ملیں گی۔ آج ۱۹رمارچ ۲۰۱۲ء رات گئے جامع مسجد پایان یونیورسٹی روڈ پشاور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرحد کے سربراہ حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے خطاب کے دوران ایک قادیانی خاندان نے قبول اسلام کا اعلان کیا۔ اس سے قبل بھی پشاور اور اس کے گردونواح میں کئی قادیانی گھرانے اسلام قبول کرچکے ہیں۔ حیات آباد پشاور میں شیریں گل سویٹ ہاؤس وبیکری ہے جس کا مالک شیر افضل ولد عبدالمجید اور اس کے بیٹے مصطفیٰ وعبداللہ قادیانی تھے۔ جبکہ اس کے دو بیٹے بلال وعبدالعزیز خود کو مسلمان کہتے تھے۔ یوں اس قادیانی گھرانہ کے پانچ افراد نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا۔

10۔۔۔سرائے نورنگ میں چھتیس قادیانیوں کا قبول اسلام

۲۸راپریل کو حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی سرائے نورنگ تشریف لائے۔ شہر کی جامع مسجد پنج پیر میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا۔ جس میں علماء، طلباء اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس کے بعد طوفانی صاحب نومسلم بھائیوں کی ملاقات کے لئے ان کے گاؤں تشریف لے گئے۔ نومسلم بھائیوں نے مہمان مکرم کی خوب

خاطر تواضع کی اور نورانی اور خوشگوار ماحول میں نومسلم بھائیوں کے ساتھ وقت گزارا۔ قادیانیت پر لعنت بھیج کر رحمت عالم a کی دامن رحمت میں آنے والے نومسلم بہن بھائیوں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں: ۱/صاحبزادہ نصیر احمد (سربراہ خاندان)، ۲/زوجہ نصیر احمد، ۳/صاحبزادہ فہد نصیر، ۴/صاحبزادہ ولید احمد، ۵/صاحبزادہ اسد، ۶/صاحبزادہ معید، ۷/دختر صاحبزادہ نصیر احمد، ۸/دختر صاحبزادہ نصیر احمد، ۹/صاحبزادہ ضیاء الحسن (سربراہ خاندان)، ۱۰/زوجہ صاحبزادہ ضیاء الحسن، ۱۱/والدہ صاحبزادہ ضیاء الحسن، ۱۲/صاحبزادہ مبشر احمد (سربراہ خاندان)، ۱۳/زوجہ مبشر احمد، ۱۴/صاحبزادہ اسامہ احمد، ۱۵/دختر مبشر احمد، ۱۶/دختر مبشر احمد، ۱۷/دختر مبشر احمد، ۱۸/دختر مبشر احمد، ۱۹/دختر مبشر احمد، ۲۰/صاحبزادہ عامر (سربراہ خاندان)، ۲۱/زوجہ صاحبزادہ عامر، ۲۲/دختر صاحبزادہ عامر، ۲۳/دختر صاحبزادہ عامر، ۲۴/صاحبزادہ روح الامین (سربراہ خاندان)، ۲۵/زوجہ روح لامین، ۲۶/صاحبزادہ محمد احمد، ۲۷/دختر روح الامین، ۲۸/صاحبزادہ محمد یحییٰ (سربراہ خاندان)، ۲۹/زوجہ صاحبزادہ محمد یحییٰ، ۳۰/دختر صاحبزادہ محمد یحییٰ، ۳۱/صاحبزادہ ابرار احمد (سربراہ خاندان)، ۳۲/زوجہ صاحبزادہ ابرار احمد، ۳۳/صاحبزادہ ابوبکر احمد، ۳۴/صاحبزادہ معاذ احمد، ۳۵/دختر صاحبزادہ ابرار، ۳۶/صاحبزادہ منور احمد (سربراہ خاندان)!

11۔۔۔گولارچی (سندھ) قادیانی گھرانے کا قبول اسلام:

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے رفقاء کرام کی محنت سے محمد اصغر ارائیں نے اپنے گھر کے ۱۹ افراد سمیت اسلام قبول کرلیا۔ محمد اصغر کے والدین قادیانی نے بدقسمتی سے قادیانیت قبول کرلی تھی، محمد اصغر اور اس کے خاندان نے قبول اسلام گولارچی جماعت کے امیر حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی مولانا محمد ابراہیم صدیقی مولوی مسرت کے ہاتھوں پر کیا۔

12۔۔۔رتوچھہ میں چار خاندانوں کا قبول اسلام!

رتوچھہ ضلع چکوال کی تحصیل چوآ سیدن شاہ کا ایک مشہور گاؤں ہے جو کھیوڑہ روڈ پر واقع ہے۔ اس گاؤں میں تقریباً ۶۰ قادیانی گھر تھے۔ جن کا تعلق اعوان اور بھٹی برادری سے ہے۔ یہاں قادیانیوں کا ایک ارتدادی مرکز ہے۔ رتوچھہ میں یکم ربیع الاوّل کو ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ قادیانیوں نے اس پروگرام کو رکوانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، مگر ناکام رہے اور کانفرنس اپنی بھرپور شان وشوکت سے منعقد ہوئی۔ پروگرام کے مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر قرآن وحدیث سے مدلل اور اپنے تجربات کی روشنی میں پر مغز گفتگو کی۔ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان قادیانیوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق نصیب فرمائی، تائب ہونے والوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں: ۱:... شوکت علی بھٹی۔ ۲:... زوجہ شوکت اقبال۔ ۳:... نعمان شوکت۔ ۴:... شوکت اقبال کی تین بیٹیاں۔ ۵:... ملک سرفراز احمد۔ ۶:... زوجہ ملک سرفراز۔ ۷:... بیٹی ملک سرفراز۔ ۸:... ملک محمد نعمان دانش۔ ۹:... زوجہ نعمان دانش۔ ۱۰:... خالد محمود بھٹی۔ ۱۱:... زوجہ خالد محمود بھٹی اور ان کی ایک چھوٹی بیٹی شامل ہیں۔ الحمدللہ!

13۔۔۔تخت ہزارہ میں قادیانیوں کا قبول اسلام

تخت ہزارہ ضلع سرگودھا میں سات افراد پر مشتمل شوکت صاحب کی فیملی نے قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کرلیا ہے

14۔۔۔روڈہ ضلع خوشاب میں قادیانیوں کا قبول اسلام

20 ستمبر2012ء کو روڈہ ضلع خوشاب جامعہ رحیمیہ کے صدر حافظ دلاور حسین کے ہاتھ پر شفقت حسین، محسن خان ولد شیر محمد ورک نے قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کرلیا ہے۔

15۔۔۔ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں قادیانیوں کا قبول اسلام

20 ستمبر جامعہ مدنیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے مہتمم مولانا ایوب خاں ثاقب کے ہاتھ پر قریبی گاؤں میانوالی بنگلہ کے آٹھ افراد اصغر علی ولد عنایت اللہ اپنے بیٹوں محمد عدیل، محمد عقیل، محمد نبیل اور اپنی بیوی اور تین بیٹیوں سمیت اسلام قبول کرلیا ہے۔

ان واقعات سے میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ قادیانیت ختم ہوگئی۔ تاہم اتنا تو کہے بغیر چارہ نہیں کہ قادیانیت اپنے خاتمہ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ قارئین! شاید کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ کہیں نہ کہیں سے خوش کن خبر نہ ملے۔ اللہ تعالیٰ اس محاذ کے تمام رفقاء کی محنتوں کو شرف قبولیت سے نوازیں۔ آمین!

صوبہ خیبر پختونخوا میں ختم نبوت کانفرنسوں کی بہاریں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ خیبر پختونخوا کے زیر اہتمام صوبہ بھر کے ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں ۷/ستمبر کو یوم تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے ایبٹ آباد، پشاور، کرک، کوہاٹ، سرائے نورنگ، بنوں، مردان، نوشہرہ، چارسدہ میں بڑے بڑے اجتماعات منعقد ہوئے۔ اجتماعات سے مرکزی قائدین حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمن ثانی، صوبائی امیر مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مولانا قاری سمیع اللہ جان فاروقی، مولانا خیر البشر، مولانا اکرام الحق، مولانا محمد قاسم ایم این اے، مولانا شجاع الملک، مولانا قاری محمد اسلم، مولانا مجاہد خان الحسینی، مولانا حزب اللہ، مولانا سید محمد گوہر شاہ، مولانا مفتی عبداللہ شاہ، مولانا غلام محمد صادق نے خطاب کیا۔ پشاور مردان میں کانفرنسوں کی صدارت حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالغفور صاحب دامت برکاتہم ٹیکسلا نے کی۔

ختم نبوت کانفرنس ماموں کانجن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ۲۹/ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء ریلوے گراؤنڈ جامع مسجد حافظ حسام الدینؒ میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری عبدالقدوس رحیمی نے کی۔ نعت قاری عابد حسین قتال پوری نے اور مقررین حضرات مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد حسن، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا رضوان نفیس نے بھی شرکت فرمائی۔ مولانا خبیب احمد مبلغ ٹوبہ نے بھی خطاب فرمایا۔ کانفرنس کی نگرانی اور نقابت مولانا ضیاء الدین آزاد نے فرمائی۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ اگلی صبح ۳۰/ستمبر مدرسہ والی مسجد میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بیان کیا۔

پارلیمنٹ کے معزز اراکین سے ایک دردمندانہ درخواست!

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ!

معزز اراکین پارلیمنٹ: جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ عنقریب موجودہ حکومت اپنی مدت پوری کرنے جارہی ہے۔ اس سلسلہ میں عبوری حکومت کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔ باوثوق ذرائع کے مطابق نگران وزیراعظم کے لیے انتہائی متنازعہ ترین شخصیت عاصمہ جہانگیر ایڈووکیٹ کا نام زیرغور ہے۔ اِس سلسلہ میں، میں آپ کی توجہ اِس اہم مسئلہ کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اُمید ہے کہ آپ اسلام اور پاکستان سے اپنے والہانہ لگاؤ کا مظاہرہ کرتے ہوئے اِس پر ذاتی توجہ فرمائیں گے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر مشروط اور لامحدود محبت واحترام اور والہانہ عشق وعقیدت ہمارے دین ومذہب کی وہ بنیاد ہے کہ جس پر اسلام کے پورے نظام فکر کی عمارت قائم ہے۔ جب تک محسن انسانیتؐ، سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، دیگر تمام انسانی رشتوں کی محبت پر غالب نہ آجائے، ایک مسلمان کا ایمان کامل نہیں ہوسکتا۔ تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے نزدیک ایسا حساس ترین معاملہ ہے جس کے متعلق معمولی سی بات ہوجائے تو وہ شمع رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر دیوانہ وار اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے میں بھی پس وپیش نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ اس بات پر تمام مسلمانوں میں کامل اتفاق رائے پایا جاتا ہے کہ توہین رسالتؐ کے مرتکب شخص کی سزا موت ہے۔ کسی شخص کو یہ اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کی محبوب ترین ہستی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں ذراسی توہین کا بھی ارتکاب کرے۔

17 مئی 1986ء کے شام اسلام آباد ہوٹل میں ایک سیمینار کے دوران انسانی حقوق کمیشن کی چیئرپرسن عاصمہ جہانگیر ایڈووکیٹ نے شریعت بل کے خلاف تقریر کرتے ہوئے حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نہایت توہین آمیز اور گستاخانہ الفاظ استعمال کیے۔ میرا قلم اِس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ میں وہ ناپاک الفاظ یہاں رقم کروں۔ عاصمہ جہانگیر کی شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کے ارتکاب پر راولپنڈی بارایسوسی ایشن کے معزز اراکین جناب عبادالرحمٰن لودھی ایڈووکیٹ اور جناب ظہیر احمد قادری ایڈووکیٹ نے سخت احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ وہ اِن توہین آمیز الفاظ کو واپس لے کر اِس گستاخی پر معافی مانگے۔ عاصمہ جہانگیر کے انکار اور اپنے الفاظ پر مسلسل اصرار پر سیمینار میں ہنگامہ برپا ہوگیا۔ اگلے دن جب اِس واقعہ کی خبر اخبارات میں شائع ہوئی تو پورے ملک میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ مسلمانوں کی طرف سے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ فوری طور پر توہین رسالت کی سزا نافذ کی جائے اور اِس جرم کا ارتکاب کرنے والے کو عبرتناک سزا دی جائے۔

عاصمہ جہانگیر کی اس قابل اعتراض تقریر کا نوٹس سب سے پہلے قومی اسمبلی میں اسلامی جذبہ سے سرشار خاتون ایم۔ این۔ اے محترمہ نثار فاطمہ نے لیا اور انہوں نے وہاں پوری قوت کے ساتھ آواز اٹھائی کہ عاصمہ

جہانگیر کے ان توہین آمیز الفاظ کے خلاف حکومت فوری ایکشن لے۔ لیکن چونکہ اس وقت قانون میں توہین رسالت کے جرم کی کوئی سزا مقرر نہیں تھی، اس لیے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہو سکی۔ بعدازاں محترمہ آپا نثار فاطمہؒ نے قومی اسمبلی میں ایک بل پیش کیا جس میں توہین رسالت کی اسلامی سزا، سزائے موت تجویز کی گئی۔ اراکین قومی اسمبلی کی بھاری اکثریت نے اس بل کو منظور کیا اور اس طرح تعزیرات پاکستان میں دفعہ 295/C کا اضافہ کیا گیا جس کی رُو سے شانِ رسالتصلی اللہ علیہ وسلم میں توہین کا ارتکاب کرنے والے مجرم کو سزائے موت دی جائے گی۔

توہین رسالت کے مذکورہ واقعہ سے عاصمہ جہانگیر پاکستان میں تو متنازعہ ہو گئیں مگر مغرب سے اُسے بے حد پذیرائی ملی۔ اسلام دشمن قوتوں بالخصوص قادیانیوں نے اُسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ عاصمہ جہانگیر اسی دن سے اسلام دشمن طاقتوں کے ایماء پر قانونِ توہینِ رسالت کو ختم کرانے کی ناپاک سازشوں میں مصروف ہے۔ وہ کبھی اِسے کالا قانون کہتی ہے اور کبھی امتیازی قانون۔ حالانکہ یہ قانون کئی حوالے سے ملزم کو تحفظ کو فراہم کرتا ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے عزت مآب جناب جسٹس میاں نذیر اختر اپنے ایک فیصلہ میں لکھتے ہیں:

”مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295۔سی کے احکام نے یہ بات ممکن بنا دی ہے کہ ملزموں کا عدالتی طریقہ کار سے مواخذہ کیا جا سکے اور معاشرہ میں یہ رجحان پیدا کر دیا ہے کہ قانونی کارروائی کا سہارا لیا جائے۔ تعزیرات پاکستان کی محولہ بالا دفعہ کے تحت مقدمے کے اندراج سے ملزم کو ایک عرصہ حیات میسر آ جاتا ہے۔ اس امر کے پورے مواقع کے ساتھ کہ وہ اپنی پسند کے وکیل کے ذریعے عدالت میں اپنا دفاع کرے اور سزا یابی کی صورت میں اعلیٰ عدالتوں میں اپیل، نگرانی وغیرہ جیسی دادرسی کا فائدہ اٹھائے۔ کوئی بھی شخص، بجا ایک مسلمان، ممکنہ طور پر اس قانون کی مخالفت نہیں کر سکتا، کیونکہ یہ من مانی کا سدباب کرتا ہے اور قانون کی حکمرانی کو فروغ دیتا ہے۔ اگر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295۔سی کے احکام کی تنسیخ کر دی جائے یا انہیں دستور سے متصادم قرار دے دیا جائے تو معاشرہ میں ملزموں کو جائے واردات پر ہی ختم کرنے کا پرانا دستور بحال ہو جائے گا۔“ (پی ایل ڈی 1994ء لاہور 485)

حقوق انسانی کے نام پر متعدد این جی اوز ہمارے معاشرتی ڈھانچے کو منہدم کرنے میں مصروف ہیں۔ ان میں عاصمہ جہانگیر کا ادارہ انسانی حقوق کمیشن سرفہرست ہے۔ اس کمیشن کے اراکین کی اکثریت قادیانی مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔ اس ادارے کا مقصد اقلیتوں بالخصوص قادیانیوں کو تحفظ فراہم کرنا، پاکستان میں اسلامی قوانین اور اسلامی سزاؤں کو ختم کروا کر قادیانیوں کو اپنے ارتدادی عقائد کی تبلیغ کے لیے راہ ہموار کرنا، عورتوں کے حقوق کی آڑ میں عورتوں کی مغربی طرز پر آزادی اور فری سیکس سوسائٹی کے قیام کے لیے کوششیں کرنا شامل ہیں۔ اسلام کی تضحیک اور شعائر اسلامی کا مذاق اُڑانے میں عالمی شہرت حاصل کرنے والی عاصمہ جہانگیر اسقاط حمل کو جائز، اسلامی سزاؤں کو وحشیانہ، ظالمانہ اور غیر انسانی کہتی ہے۔ انسانی حقوق کے نام پر پاکستان، اسلام اور اسلامی قوانین کے خلاف دریدہ دہنی کے ذریعے امریکہ اور مغربی ممالک سے نقد امداد حاصل کرنا اِن تنظیموں اور افراد کا شیوہ ہے۔ ان دریدہ دہنوں کا یہ کہنا کہ قانونِ توہین رسالت فتنوں کا باعث ہے، اِن کی ذہنی روش اور کج فکری کا عکاس ہے۔ یہ نام نہاد ترقی پسند عناصر امریکی ڈالروں کے لیے اسلام کو گالی دینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔

عاصمہ جہانگیر کے زیرِ نگرانی انسانی حقوق کمیشن کی ایک سالانہ رپورٹ شائع ہوتی ہے۔ اِس رپورٹ کی آڑ میں بعض معمولی باتوں کو غیر معمولی انداز میں شائع کیا جاتا ہے اور پاکستان کو دنیا بھر میں بدنام کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ مثلاً سندھ کے کسی دور دراز علاقے میں اگر کسی عورت کو کاری کرنے کا کوئی ایک واقعہ پیش آ جائے تو انسانی حقوق کمیشن اِسے دنیا کے سامنے ایسے پیش کرے گا جیسے پورے پاکستان میں روزانہ عورتوں کو کاری کیا جاتا ہے۔ اس سالانہ رپورٹ میں قادیانیوں کے لیے ایک پورا باب وقف ہے۔ جس میں دنیا کو دکھایا جاتا ہے کہ قادیانیوں کے خلاف پاکستان میں زمین تنگ کردی گئی ہے اور ایسا جھوٹا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے جیسے توہینِ رسالت کے نام پر روزانہ قادیانیوں کو ہلاک کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس وقت پاکستان کے درجنوں اہم محکموں کے کلیدی عہدوں پر قادیانی افسران تعینات ہیں۔ انسانی حقوق کمیشن ایک ماہوار خبرنامہ ''صدائے آدم'' کے نام سے بھی شائع کرتا ہے۔ اِس ماہانہ خبرنامہ میں اسلامی تعلیمات اور شعائر کا سرِ عام مذاق اُڑایا جاتا ہے۔

یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ عاصمہ جہانگیر نے ہمیشہ غیر ملکی طاقتوں کے اشارے پر کام کیا۔ ایک ایسے وقت میں جب پوری قوم اپنے بدترین دشمن بھارت کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر اپنی ایٹمی طاقت پر فخر کر رہی تھی تو عاصمہ جہانگیر اینڈ کمپنی نے پاکستان کے ایٹمی دھماکوں کے خلاف نہ صرف احتجاجی مظاہرے کیے بلکہ محسنِ پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی فرضی قبر بنا کر اُس پر جوتے مارے اور اِن کا پتلا نذرِ آتش کیا۔ یہ بات بھی اب کوئی راز نہیں رہی کہ عاصمہ جہانگیر کے لیے ساری فنڈنگ قادیانی اور دوسری اسلام دشمن تنظیمیں کرتی ہیں، جن کے امریکہ اور اسرائیل سے براہِ راست رابطے ہیں۔ جس وقت امریکہ نے پاکستان کے اندر سے یوسف رمزی اور عامل کانسی کو گرفتار کیا اور امریکہ لے گئے تو انسانی حقوق کی چیمپئن عاصمہ جہانگیر نے اس کے خلاف کوئی آواز نہ اٹھائی بلکہ اُلٹا کہا کہ وہ امریکہ کا مجرم ہے۔ بے گناہ عافیہ صدیقی جس پر افغانستان اور امریکہ کے عقوبت خانوں میں بے پناہ ظلم اور تشدد کیا گیا اور پھر 86 سال قید سنائی گئی۔ پوری امتِ مسلمہ اس پر اپنے غم وغصہ کا اظہار اور احتجاج کر رہی ہے مگر عاصمہ جہانگیر نے اس پر مکمل خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔

26 جون 1986ء کو عاصمہ جہانگیر نے اپنے اخباری بیان میں کہا کہ ''میرے شوہر طاہر جہانگیر قادیانی ہیں۔ میں اس سلسلہ میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتی۔ وہ ہم سے بہت بہتر ہیں''۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہے مگر اس کے باوجود عاصمہ جہانگیر اپنے شوہر کو عام مسلمانوں سے بہتر مسلمان قرار دیتی ہیں۔ اگر عاصمہ مسلمان ہے تو اپنے شوہر کے ساتھ ایک عرصہ سے رہ رہی ہے تو بتائیے یہ حدود اللہ کی پامالی نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا پاکستان کا آئین اور قانون اُسے اس بات کی اجازت دیتا ہے؟

7 ستمبر 1974ء کو ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر آئین کے آرٹیکل کی شق نمبر (2)106 اور (3)260 کے تحت قادیانیوں کو اُن کے کفریہ عقائد کی بناء پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ مگر کوئی قادیانی، حکومت کے اس قانون کا احترام نہیں کرتا۔ جمہوری نظامِ حکومت میں کوئی بھی اہم فیصلہ ہمیشہ اکثریتی رائے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ لیکن قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کا فیصلہ شاید دنیا کا واحد اور منفرد واقعہ ہے کہ حکومت نے یہ فیصلہ

کرنے سے پہلے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر کو پارلیمنٹ میں آ کر اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کے لیے بلایا۔ جہاں اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار ایڈووکیٹ نے اس پر، ان کے کفریہ عقائد کے حوالہ سے جرح کی۔ مرزا ناصر نے اپنے تمام عقائد و نظریات کا برملا اعتراف کیا بلکہ تاویلات کے ذریعے ان کا ناکام دفاع بھی کیا۔ لہٰذا ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے 13 دن کی طویل بحث و تمحیص کے بعد آئین میں ترمیم کرتے ہوئے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا لیکن قادیانیوں نے حکومت کے اس فیصلہ کو آج تک تسلیم نہیں کیا بلکہ الٹا وہ مسلمانوں کا تمسخر اڑاتے ہیں اور انھیں سرکاری مسلمان ہونے کا طعنہ دیتے ہیں۔ وہ خود کو مسلمان اور مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں اور آئین میں دی گئی اپنی حیثیت کو تسلیم نہیں کرتے۔

عاصمہ جہانگیر نے اپنے ایک انٹرویو میں صاف صاف کہا کہ پاکستان کی قومی اسمبلی کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا کوئی حق نہیں۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ اِن کے نزدیک پارلیمنٹ کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ پارلیمنٹ نے مسلمانوں کے بھرپور مطالبہ پر اکثریتی رائے سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ لیکن عاصمہ جہانگیر کے نزدیک حکومت کا یہ جمہوری اقدام غلط ہے۔

عاصمہ جہانگیر پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کی پامالی کا ٹوپی ڈرامہ عرصہ دراز سے رچائے ہوئے ہے، حالانکہ پاکستان کا شمار دنیا کے ان ممالک میں ہوتا ہے جہاں اقلیتوں کو ہمہ نوعی تحفظ اور ہمہ جہتی ترقی کے تمام مواقع بلا روک ٹوک حاصل ہیں۔ عاصمہ جہانگیر اور ان کا ادارہ اقلیتوں کے حقوق کی پامالی کے حوالے سے جعلی اعداد و شمار پیش کر کے پاکستان کو عالمی سطح پر تنہا کرنے کی سازش کو پروان چڑھانے میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ وہ صرف پاکستان دشمن ہی نہیں، بھارت نواز اور ریاست مخالف بھی ہیں۔ بھارت یاترا کے دوران اس کے بیانات اس کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں۔ بال ٹھاکرے ایسے پاکستان کے کٹر دشمن کے مصافحہ، قائداعظم پر قاتلانہ حملہ کے مرتکب لال کرشن ایڈوانی ایسے سیاستدانوں کے چرن چھونے اور روپ لال ایسے جاسوسوں کے منہ میٹھا کرانیوالی عاصمہ جہانگیر قائداعظمؒ کے پاکستان کو عزیز از جان تصور کرنیوالے بچے اور بُچے پاکستانیوں کی نگران وزیراعظم کیسے ہوسکتی ہے؟

اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ یہ این جی اوز اور ان کی سرپرست ''بیگمات'' تو بنیادی انسانی حقوق کی ''نفع بخش'' تجارت میں مصروف ہیں۔ کھاتے پیتے گھرانوں کی یہ خوشحال اور مالا مال عورتیں اس مد میں سالانہ کروڑوں اور اربوں کے فنڈز خورد برد کر رہی ہیں۔ اگر انہیں یہ کہا جائے کہ یہ بیرونی خیراتی اور مالیاتی اداروں سے ملنے والے فنڈز کا آڈٹ کروائیں تو یہ سراپا احتجاج بن جاتی ہیں۔ انسانی حقوق، نسوانی حقوق اور جمہوری حقوق کے یہ علمبردار جب اپنی میٹنگز کرتے ہیں تو گارڈن ٹاؤن لاہور میں واقع ''ایوان جمہور'' کے دروازے کیوں بند کر لیتے ہیں؟ ایوان جمہور کی ان میٹنگز کی پریس کوریج کیلئے آزاد پریس کو دعوت کیوں نہیں دی جاتی؟ اگر یہ جمہوری ایوان ہے تو اس کے دروازے جمہور اور میڈیا کیلئے کیوں بند ہیں؟ اگر یہ مغربی ممالک سے آنیوالی امداد کا جائز استعمال کر رہی ہیں تو سرکاری ذرائع کو اس کا آڈٹ کیوں نہیں کرنے دیتیں؟ یہ غیر ممالک سے آنیوالے فنڈز سٹیٹ بنک آف پاکستان کی وساطت سے وصول کرنے کی مخالفت کیوں کرتی ہیں؟ انسانی حقوق کے یہ جنازہ بردار کیا

پاکستان کے کچلے اور پسے ہوئے عوام کو یہ بتانا پسند کرینگے کہ گزشتہ 27 برسوں میں انہیں بیرونی ممالک سے کتنے سو ملین ڈالر یا پاؤنڈ وصول کیے؟

مئی 2000ء کے پہلے ہفتے میں پاکستان سے 39 رکنی خواتین کا ایک وفد عاصمہ جہانگیر کی قیادت میں بھارت کا دورہ پر گیا۔ اس دورے کو امن یاترا قرار دیا گیا۔ بھارت کے دورے کے دوران وفد کی قائد عاصمہ جہانگیر نے جو گل کھلائے، اس کی روداد پاکستانی اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ اہلیان پاکستان کے لئے یہ امر لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتا ہے کہ وہ بھارتی سیاستدان، میڈیا اور سیاسی حکمران جو افواج پاکستان کی بلیک پینٹنگ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، آخر کیا وجہ ہے کہ عاصمہ جہانگیر کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کئے ہوتے ہیں...... کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے...... صرف اسلئے کہ عاصمہ جہانگیر کا تشخص "انٹی سٹیٹ فگر" کا ہے۔ وہ ریاست دشمنی میں ہر اُس ادارے، تحریک، قدر، نظریے، روایت، شخص اور آئینی شق کی مخالف ہیں، جو ریاست پاکستان کے اسلامی تشخص کو نکھارنے، ابھارنے اور اجالنے کی ضمانت ہیں۔ اسی پس منظر میں وہ افواج پاکستان کے اقدامات، تمام مثبت تحریکوں، کشمیریوں، فلسطینیوں، افغانیوں اور عراقیوں کی تحریکِ آزادی کی حمایت نہیں کرتیں۔ برما کے مظلوم مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف انہوں نے کبھی ایک جملہ تک نہیں کہا۔ وہ امریکا، اسرائیل، بھارت اور روس سے کبھی مطالبہ نہیں کرتیں کہ وہ افغانستان، عراق، فلسطین، کشمیر اور چیچنیا سے اپنی غاصب، غیر قانونی اور جارح افواج اور حکام سمیت نکل جائیں۔ کیا عاصمہ جہانگیر اور ان کی ساتھی خواتین مقبوضہ کشمیر پر قابض بھارت کی ساڑھے سات لاکھ فوج کے مظالم کے خلاف بھی انڈیا ٹائمز، دوردرشن اور زی نیوز کے کسی نمائندے کے روبرو کوئی بیان دیں گی؟ کیا وہ بھارتی فوج کے انسانیت سوز جبر و تشدد کے خلاف پلے کارڈ اٹھا کر دہلی کی کسی سڑک پر احتجاجی دھرنا دینا پسند کریں گی؟

عاصمہ کوئی مطالبہ بھی پاکستانی معروض اور مقامی زمینی حقائق کی روشنی میں نہیں کرتیں بلکہ اپنے غیر ملکی سرپرستوں کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کیلئے کرتی ہیں۔ بھارتی آقاؤں کی خوشنودی کیلئے وہ افواج پاکستان کا بجٹ کم کرنے، رائٹ سائزنگ اور ڈاؤن سائزنگ کا مطالبہ بین السطور دہراتی رہتی ہیں۔ وہ ہر سال بھارت کے یوم آزادی 15 اگست کو واہگہ بارڈر پر جاتیں، بھارتی فوجیوں میں مٹھائیاں بانٹتیں اور بھارت کی اکھنڈ بھارت کے حامی رجعت پسند اور بنیاد پرست جنونی ہندو صحافیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتیں، پاکستانی جغرافیائی سرحدوں کو زنجیریں قرار دیکر توڑنے کے نعرے لگاتیں ہیں۔ عاصمہ جہانگیر سے کون پوچھے کہ کیا بھارتی افواج کے جن بھیڑیوں اور درندوں میں وہ مٹھائیاں تقسیم کرتی ہیں، کیا یہ وہی درندے اور بھیڑیئے نہیں، جن کے ساتھی بھیڑیئے اور درندے آج بھی مقبوضہ کشمیر میں مسلم خواتین کی عزتوں کو پامال کرنے میں مصروف ہیں...... بھارت کے بدمعاش اور اوباش فوجیوں کے ساتھ مسکراہٹوں کا تبادلہ کرنے والی عاصمہ جہانگیر اور اس کے ساتھیوں کو مقبوضہ کشمیر کی لاکھوں عورتوں کی پلکوں پر تیرتی نمی کیوں دکھائی نہیں دیتی؟

معزز اراکین پارلیمنٹ: میں پورے شواہد کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ عاصمہ جہانگیر کو اسلام دشمن طاقتوں بالخصوص امریکہ اور قادیانی لابی کی مکمل حمایت حاصل ہیں۔ یہ بات یقینی ہے کہ اگر خدانخواستہ عاصمہ جہانگیر نگران

وزیر اعظم بن جاتی ہے تو وہ اپنی حیثیت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام دشمن طاقتوں کی سرپرستی میں آئین اور تعزیرات پاکستان سے اسلامی قوانین بالخصوص قانون توہین رسالت، امتناع قادیانیت ایکٹ وغیرہ ختم کروانے کی بھرپور کوشش کرے گی۔ قادیانی تبلیغ میں مزید اضافہ ہوگا جس سے نہ صرف ارتداد پھیلے گا بلکہ لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال بھی پیدا ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ اعلیٰ عدلیہ کے ساتھ بھی محاذ آرائی کا میدان گرم ہوگا۔ سیکولر عناصر کو معاشرے میں اسلام کے خلاف نئے نئے گل کھلانے کے مواقع میسر آئیں گے۔ لہٰذا اس نازک موقع پر آپ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ آپ اپنا بھرپور کردار ادا کریں تاکہ کوئی بدبخت اسلام دشمن طاقتوں کے ایماء پر اسلام کی نظریاتی سرحدوں کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔

سرگودھا میں بیس روزہ تربیتی ختم نبوت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد امام اعظم ابوحنیفہؒ میں بیس روزہ ختم نبوت کورس (فتنہ مرزائیت تاریخ کے آئینہ میں) منعقد کیا گیا۔ جو کہ یکم رمضان المبارک سے شروع ہوکر بیس رمضان المبارک کو مکمل ہوا۔ روزانہ ظہر کی نماز کے بعد کلاس شروع ہوجایا کرتی تھی۔ اس کورس میں فتنہ مرزائیت کا مکمل تعارف اور تعاقب دلائل کی روشنی میں کیا گیا۔ استاذی مولانا نور محمد ہزاروی نے بڑی عرق ریزی اور جاں فشانی سے مکمل دلائل شرکاء کو یاد کرائے۔ جو دلائل سبق میں پیش کرنے ہوتے تھے وہ ظہر سے پہلے ہی وائٹ بورڈ پر لکھ دیے جاتے تھے۔ تاکہ سامعین کو نوٹ کرکے یاد کرنے میں آسانی ہو۔ کورس کے آخری دن شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا تشریف لائے اور ایک تاریخ ساز خطاب ارشاد فرمایا۔ جس میں تسلسل کے ساتھ دلائل کی روشنی میں فتنہ مرزائیت کے دجل کو واضح فرمایا۔ مولانا اللہ وسایا کے بیان کے بعد مولانا محمد اکرم طوفانی کا مفصل بیان اور رقت آمیز دعا ہوئی جس پر کورس کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ: علی حیدر)

ہزارہ ڈویژن میں ختم نبوت کانفرنسیں

مولانا اللہ وسایا کے دورہ ہزارہ کے موقع پر مورخہ چار، پانچ اور چھ ستمبر کو مختلف علاقوں میں ختم نبوت کانفرنسوں کے انعقاد کی ترتیب رکھی گئی۔ جن میں مورخہ چار ستمبر مغرب کی نماز کے بعد جامع مسجد خلفائے راشدین بٹ دریاں مانسہرہ، مورخہ پانچ ستمبر ظہر کی نماز کے بعد جامع مسجد طیبہ قلندر آباد، اسی تاریخ مغرب کی نماز کے بعد جامع امام ابوحنیفہ حمیہ حویلیاں، مورخہ چھ ستمبر دن ایک بجے مرکزی جامع مسجد خلفائے راشدین نتھیاگلی اور سہ پہر تین بجے مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد میں پروگرام تھے۔ مولانا نے تحریک ختم نبوت کے محرکات سے لے کر اس قافلہ جدوجہد میں شامل شخصیات کے تحریک کے حوالے سے کردار اور بالآخر فتح پر مبنی انجام تک کے پورے واقعات کی کچھ اس انداز سے منظر کشی کی کہ ہر سامع اپنے آپ کو اس تحریک میں بنفس نفیس شریک سمجھنے لگا۔ (رپورٹ: محمد اعظم قلندر آبادی)

ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد کی کاروائی!

فیض الرحمن معاویہ!

7 ستمبر 1974 کو پاکستان کی منتخب جمہوری حکومت نے جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی ملعون اور اس کے پیروکاروں کو ان کے کفریہ عقائد کی بنیاد پر آئینی اور قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا اس پر مسرت موقع کی مناسبت سے عالم اسلام کی عظیم تاریخی فتح کے عنوان پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے زیر اہتمام 7 ستمبر بروز جمعۃ المبارک صبح 10 بجے تا نماز عصر مرکزی جامع مسجد شہید اسلام (لال مسجد) میں ایک تاریخی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا اعلان کیا گیا اور اس اعلان کے مطابق یہ کانفرنس منعقد ہوئی۔

اس کانفرنس کی صدارت کے لیے مرکزی دفتر ملتان کے ذریعہ حضرت الامیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ سے درخواست کی گئی جس کو حضرت الامیر نے قبول فرما کر اہلیان اسلام آباد پر شفقت فرمائی۔ اس کے بعد حضرت مولانا عطاء الرحمن صاحب ایم این اے جمعیت علماء اسلام، مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب، ایم. پی. اے حضرت مولانا حامد الحق حقانی سابق ایم این اے سے رابطہ کر کے کانفرنس میں شرکت کی درخواست کی گئی جس پر ان سب حضرات نے شرکت کا وعدہ فرمایا اور اس وعدہ کا ایفاء بھی کیا اور شرکت فرمائی۔ اس کانفرنس کی کامیابی کے لیے دو اجلاس منعقد ہوئے ایک اجلاس جامع مسجد الرحمن راولپنڈی زیر صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی مشتاق احمد صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی، دوسرا اجلاس جامع مسجد فاروق اعظم G/9-3 اسلام آباد میں زیر صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد منعقد ہوا ان دونوں اجلاسوں میں کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ کانفرنس کی تشہیر، اشتہارات، سٹیکر، اور بینروں کے ذریعہ کی گئی جسکی نگرانی مولانا محمد طیب صاحب کر رہے تھے۔ جبکہ معاونت بھائی طاہر، مسعود احمد، مفتی محمد طاہر، محمد یاسر قاسمی، بھائی محمد قاسم، بھائی عاصم، حافظ محمد آصف زین، حافظ محمد عمر کر رہے تھے۔ کانفرنس کی سیکورٹی کے فرائض جامعہ محمدیہ، جامعہ فریدیہ، جامعہ دار الہدیٰ کے طلباء کرام اپنے اپنے اساتذہ کرام کی نگرانی میں سرانجام دے رہے تھے۔ مولانا زاہد وسیم، مفتی خالد میر نے ٹیکسلا، مری، کہوٹہ، حسن ابدال کا دورہ کیا۔ 7 ستمبر صبح 9 بجے، مولانا محمد طیب، قاری عبدالوحید قاسمی، لال مسجد میں اپنی پوری ٹیم کے ساتھ حاضر ہو کر خوش آمدید، اور مطالباتی بینر مسجد کے حال میں اور باہر حفاظتی جنگلہ پر آویزاں کرا دیئے۔ اور لوگ 9 بجے ہی کثیر تعداد میں پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ لوگوں میں بڑا شوق و جذبہ دیکھنے میں آیا۔ اس لیے کہ اس مسجد میں خصوصاً اسلام آباد میں کافی عرصہ بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی تھی۔

پہلی نشست کی صدارت جانشین مخدوم المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ نے فرمائی۔ 11 بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے سیکرٹری جنرل قاری عبدالوحید قاسمی کی تلاوت قرآن پاک سے نشست کا آغاز کیا گیا۔ جبکہ نعت رسول مقبول ﷺ جامعہ محمدیہ کے طالب علم نے پڑھی۔

خطبہ استقبالیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب امیر مجلس اسلام آباد رکن مرکزی شوریٰ نے ارشاد فرمایا اور کہا کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو تحفظ ختم نبوت کے لیے منتخب کیا ہے۔ آنے والے تمام حضرات کا میں اپنی طرف سے اور مجلس کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور پوری کانفرنس میں نظم وضبط کی درخواست بھی کرتا ہوں۔ اس کے بعد جناب سید اعجاز احمد کاظمی نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔

مولانا ظہور احمد علوی صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہم عالمی مجلس ختم نبوت کو اس کانفرنس کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتے ہیں اور ہم اس پلیٹ فارم سے توہین رسالت ایکٹ اور 295-C کی تبدیلی کے حوالے سے کسی قسم کی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب نے فرمایا ہم نے ہر دور میں تحفظ ختم نبوت اور قادیانیوں کا تعاقب کیا ہے اور ہر محاذ پر ان کو شکست سے دوچار کیا ہے۔ اور قیامت تک اس سلسلہ کو جاری رکھیں گے۔ انشاء اللہ۔ جناب مہتاب خان، چیف ایڈیٹر روزنامہ اوصاف نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ صحافت کے میدان میں شورش کاشمیری کا کردار ہمارے سامنے ہے ہم بھی روزنامہ اوصاف کے ذریعے ہر سازش کو ناکام بنانے میں بھرپور کردار ادا کریں گے۔ مولانا محمد عامر صدیق نائب خطیب لال مسجد نے اپنے خطاب میں کہا کہ تحریک تحفظ ختم نبوت 1974 اور 1984 میں حضرت مولانا محمد عبداللہ شہید اور لال مسجد نے اہم کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ انشاء اللہ اس سنہری کردار کو جاری وساری رکھیں گے۔ 7 ستمبر 1974ء کو قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا یہ ہمارے اکابرین رحمہم اللہ کی عظیم محنت کا نتیجہ تھا۔

اس نشست کے آخری مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے تفصیلی خطاب فرمایا۔

انہوں نے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہمارے رگ وریشہ میں ہے۔ رحمت عالم ﷺ کے اس منصب کا تحفظ اعلیٰ ترین نیکی ہے۔ اس نیکی کی عظمت وشان اگر معلوم کرنا ہے تو مراد رسول ﷺ سیدنا فاروق اعظمؓ سے کرو جنہوں نے اپنی عمر کی ساری نیکیاں سیدنا صدیق اکبرؓ کی گود میں رکھ کر صرف دفاع ناموس رسالت والی نیکی کا تیسرا حصہ مانگ رہے تھے۔ شاہین ختم نبوت نے فرمایا 7 ستمبر امت مسلمہ کی عظیم فتح اور مسرت کا دن ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب میں تمام مکاتب فکر نے خوب کردار ادا کیا ہے۔ اور 90 سالہ پرانا مسئلہ حل ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم پوری امت کا خوب صورت گلدستہ ہے ہم نے اکابرین سے یہ ہی سیکھا اور سمجھا ہے کہ اس مسئلہ کو اپنی ذات کے لیے استعمال کرنا کفر ہے۔ حضرت کے بیان کو اہلیان اسلام آباد نے یادگار بیان قرار دیا۔ اور بہت خوش ہوئے۔ خطبہ جمعۃ المبارک سے پہلے حضرت مولانا عبدالعزیز غازی صاحب نے مختصر بیان فرمایا، ہماری مسجد شہید اسلام اہل حق کے لیے ہمیشہ وقف ہے۔ یہ ممبر ومحراب حضرت والد مولانا عبداللہ شہید صاحب رحمہ اللہ کی امانت ہے۔ حضرت رحمہ اللہ ہمیشہ اکابرین کے معتمد رہتے تھے۔ میں اس کانفرنس کے انعقاد پر خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ پھر خطبہ جمعۃ المبارک اور نماز کی امامت کرائی اور بعد میں کانفرنس کے حوالے سے عوام الناس کو کہا کہ اس کانفرنس کے آخر تک جمع رہیں اور غور سے سنیں۔

اس کانفرنس کی دوسری نشست کی صدارت حکیم العصر استاذ المحدثین حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی امیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فرمائی۔ نشست کا آغاز حضرت مولانا عبدالعزیز غازی کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جبکہ ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ مداح رسول مصعب فاروقی، حافظ عبدالباسط اور عطاء الرحمٰن عزیز نے پیش کی۔ جبکہ اس نشست سے تاجر رہنما ختم نبوت ایکشن کمیٹی راولپنڈی شرجیل میر وفاق المدارس عربیہ کے ڈپٹی سیکرٹری مولانا قاضی عبدالرشید صاحب حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مرکزی سینئر امیر علامہ عبدالعزیز حنیف، مولانا محمود الحسن بالاکوٹی، مولانا شمس الرحمٰن معاویہ، مولانا شفیق الرحمٰن، حضرت مولانا صاحبزادہ حامد الحق حقانی سابق ایم این اے حضرت مولانا محمد اشرف علی نے بھی خطاب کیا۔ جبکہ مولانا مفتی کفایت اللہ ایم پی اے، کے پی اے نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ 1974ء کا تاریخی فیصلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کی فراست اور امت کو یکجا کرنے کی حکمت کا نتیجہ ہے۔

کانفرنس سے خصوصی خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کے رہنما ایم این اے ابن مفتی محمود، حضرت مولانا عطاء الرحمٰن صاحب نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیت کا تعاقب اور ان کی سرگرمیوں کا سدباب ہم نے ہمیشہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پالیسی اور ہدایات کے مطابق دلیل کی بنیاد پر کیا ہے۔ اب بھی ہماری درخواست یہی ہے کہ اس پلیٹ فارم کے ذریعہ سے پوری امت مسلمہ تمام مکاتب فکر یکجان ہو کر تحریک ختم نبوت 1974ء کی یاد تازہ کرتے ہوئے آگے بڑھیں میں نے آج بھی قومی اسمبلی میں اس چیز کو دھرایا کہ 1974 کا تاریخی فیصلہ اور 1984 کا امتناع قادیانیت ایکٹ کا تقاضا ہے کہ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر حکومت پابندی عائد کر کے آئین کا پابند بنائے۔

حضرت الامیر کا خصوصی بیان ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں کوئی خطیب اور مقرر نہیں ہوں۔ میں نے ساری عمر درسگاہ میں گزاری ہے، مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعلق 1953 کی تحریک ختم نبوت سے ہے۔ اس تاریخی دن 7 ستمبر کی خصوصیت کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ پہلے لوگ کہتے تھے یہ صرف مولویوں کا مسئلہ ہے۔ یہ لڑتے رہتے ہیں تو اس دن کی یہ خصوصیت ہے کہ اس دن نے فیصلہ دے دیا یہ صرف مولویوں کا مسئلہ نہیں بلکہ قومی اسمبلی کا فیصلہ ہے۔

اس کے بعد تمام عدالتوں نے فریقین کا موقف سن کر فیصلہ دیا کہ قادیانیوں کا تعلق مسلمانوں سے نہیں۔ جس طرح یہودی، عیسائی حضور ﷺ کے امتی نہیں، اسی طرح قادیانی بھی حضور ﷺ کے امتی نہیں۔ پھر رابطہ عالم اسلامی کا بھی فیصلہ یہی آیا۔ اس کے بعد ان کے کفر کا انکار قومی اسمبلی کے فیصلے کا انکار ہے۔ ان کے کفر کا انکار عدالتی فیصلے کا انکار۔ ان کے کفر کا انکار قومی اسمبلی اور عدالتوں کی توہین ہے۔

قادیانی کفر کے لیے اب دلائل کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے بھی اپنا روٹ پر تبدیل کیا ہوا ہے۔ لالچ دنیاوی مفادات ہیں۔ دلائل کی بات وہ نہیں کرتے اب مزید دلائل کی ضرورت نہیں۔ اب اسکا علاج فکر آخرت ہے۔ جو چلے گئے ہیں قادیانی بن گئے ان کو واپس آنا ہوگا اگر فکر آخرت نصیب ہو جائے تو آئندہ کوئی ادھر جانے کی کوشش نہیں کرے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی اسلام آباد کی نمائندگی کرتے ہوئے مولانا قاضی مشتاق احمد صاحب نے تمام شرکاء کانفرنس مدعوین حضرات کا شکریہ ادا کیا نیز کہا قادیانی پورے ملک کی طرح راولپنڈی میں بھی سازشوں میں مصروف ہیں۔ خصوصاً مکان نمبر E-69 ہولی فیملی ہسپتال سے متصل ارتدادی مرکز میں اسلام، ملک وملت کے خلاف

سازشیں کر رہے ہیں۔ ہم ان کی کسی بھی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ حکومت اور انتظامیہ ان کا نوٹس لے ورنہ حالات کی ذمہ داری ان پر ہوگی۔ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ یہ ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔

کانفرنس کا اعلامیہ قاری عبدالوحید قاسمی نے پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمام شہداء ختم نبوت لال مسجد جامعہ حفصہ، ناموس صحابہؓ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ راولپنڈی اسلام آباد میں قادیانیوں کی پراسرار سرگرمیوں کا فی الفور نوٹس لے۔ خصوصاً چنڈ بیگوال میں 43 کنال پر مشتمل بیت الحمد ئی کے نام سے ارتدادی مرکز کی تعمیر کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔ اور اس کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائے۔ اس لئے کہ یہ ارتدادی مرکز ہمارے قومی اثاثوں کے پاس ہے۔ جو کہ ایک یہودی ہنودی اور اسرائیلی سازش معلوم ہوتی ہے۔295-C,B کے خلاف ہم کسی بھی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اگر اس میں کچھ تحفظات ہیں تو حکومت اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف جائے جو ایک آئینی ادارہ ہے۔ کانفرنس میں کثیر تعداد میں علماء کرام مولانا عبدالغفار، مولانا نذیر فاروقی، مولانا تنویر علوی، مولانا خلیق الرحمن چشتی، مفتی عبدالسلام، مفتی وجیہ الدین، علامہ محمد شریف قریشی، مولانا سعید الرحمن سرور، مولانا محمد خرم، مولانا عزیز الرحمن، مولانا محمد شریف ہزاروی، مولانا محمد شارق، قاری محمد طیب، مولانا تاج الدین، مولانا یوسف یعقوب، مولانا ممتاز الحق، اور دیگر نے شرکت فرمائی۔ کانفرنس کے آخر میں کانفرنس کے سٹیج سیکرٹری مبلغ ختم نبوت مولانا محمد طیب نے علماء کرام اور تمام شرکاء خصوصاً حضرت مولانا مفتی ظفر اقبال کا شکریہ ادا کیا۔ اور اعلان کیا کہ ہم اس کانفرنس کے ذریعہ سے قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں اور کہا 7 ستمبر جہاں مسلمانوں کی فتح اور مسرت کا دن ہے وہاں قادیانیوں کو اپنی ذلت کا احساس دلا کر دعوت اسلام کا پیغام بھی دیا ہے۔ نیز انہوں نے اعلان کیا کہ آئندہ ہر سال 7 ستمبر کے حوالہ سے اسلام آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان تاریخی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوا کرے گی۔

۳۱ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ...... لمحہ لمحہ کی رپورٹ!

مولانا اللہ وسایا!

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم . اما بعد!

امسال اللہ رب العزت کے فضل واحسان سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳۱ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس مورخہ ۴، ۵؍اکتوبر ۲۰۱۲ء بروز جمعرات صبح دس بجے سے جمعہ عصر تک منعقد ہوئی اور محض اللہ تعالیٰ کے کرم سے اتنی فقید المثال، وعظیم الشان طور پر منعقد ہوئی جسے محض فضل ایزدی سے ہی تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ انتظامات، حاضری، خطباء کی تشریف آوری، پرمغز خطابات، نظم ونسق، امن وامان غرض ہر لحاظ سے یہ کانفرنس سابقہ تمام کانفرنسوں کے اعتبار سے ریکارڈ کانفرنس ہوئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت جامع مسجد ختم نبوت، ومدرسہ عربیہ ختم نبوت کی قدیم عمارت ۹ کنال اراضی پر مشتمل ہے۔ ۱۹۸۲ء سے ہمیشہ یہاں پر کانفرنس منعقد ہوتی تھی۔ گذشتہ سال ۲۰۱۱ء، ۳۰ ویں کانفرنس سے اسے قدیم مدرسہ ومسجد کی بلڈنگ کے سامنے سڑک پار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خرید کردہ اراضی کے ۱۵ کنال وسیع قطعہ پر مشتمل حصہ میں منتقل کی گئی تھی۔ ان پندرہ کنال میں سے ایک کنال پر خوبصورت دیدہ زیب چھ رہائش گاہ اساتذہ کے لئے پچھلے سال تعمیر ہوگئی تھیں۔ اس سال ۱۴ کنال اراضی کے شرقی وغربی حصہ میں شمالاً وجنوباً رہائشی وتعلیمی اغراض کے لئے تعمیرات کا آغاز تقریباً ۱۶؍شعبان ۱۴۳۳ھ، مطابق ۷؍جولائی ۲۰۱۲ء سے کیا گیا۔ انجینئر جناب زاہد فیصل آباد تعمیرات کے نگران مقرر ہوئے اور فیصل آباد کے جناب بابر صاحب کو کام کا ٹھیکہ دیا گیا۔ ۱۶؍شعبان ۱۴۳۳ھ سے ۸؍ذیقعدہ، مطابق ۷؍جولائی ۲۰۱۲ء سے ۲۵؍ستمبر تک کے مختصر عرصہ میں چودہ کنال میں سے تعمیرات کے لئے پلاٹوں کا جتنا حصہ درکار تھا ان میں ۱۱ کنال پر تعمیرات کا ابتدائی ڈھانچہ بمعہ چھت کے مکمل ہوگیا۔ صرف تین پلاٹ رہ گئے۔ ان کی ڈمپ تک بنیادوں اور بھرتی کا کام مکمل ہوگیا۔ اس تمام کام کی نگرانی مولانا عزیز الرحمن ثانی نے بہت ہی جگر سوزی سے کی۔ پورا عرصہ گویا تعمیرات کے عمل میں شب وروز حاضر باش رہے۔ عید پر گھر نہ جاسکے کہ انہیں دنوں ایک حصہ کا لینٹر پڑنا تھا۔ ماہ رمضان المبارک میں لاہور کی جماعتی مصروفیات کو ساتھ نبھایا اور تعمیرات کے لئے بھی شب وروز نگرانی کے فرائض انجام دیئے۔ مولانا غلام مصطفیٰ، برادر جناب غلام یٰسین نے آپ کی معاونت کی۔ نقشوں کی منظوری، تعمیر شدہ حصہ کی کمپلیشن رپورٹوں کا حصول، تعمیراتی سامان کی فراہمی، ان تمام مراحل کو خوش اسلوبی، خوش دلی اور ہمت مرداں رحمت پروردگار کے تحت آپ کو اس توفیق سے اللہ تعالیٰ نے سرفراز کیا۔ ایک ایک مرحلہ پر تعمیراتی کمیٹی کے سربراہان حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم، حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب مدظلہ العالی سے ہدایات لیتے رہے۔ حضرت ناظم اعلیٰ دامت برکاتہم پل پل کام کی رفتار سے باخبر رہے اور ایک مرحلہ پر کام کے معائنہ کے لئے سائٹ پر تشریف بھی لائے اور مجموعی طور پر کام کے معیار اور

رفتار پر جہاں انبساط کا اظہار فرمایا۔ وہاں بعض اہم قابل توجہ امور کی طرف رہنمائی اور ہدایات سے بھی سرفراز کیا۔

مشرق ومغرب کے تعمیراتی حصہ کے بعد درمیان میں جو خالی حصہ ان پلاٹوں کا ہے وہ جلسہ گاہ تجویز ہوئی۔ تعمیرات شدہ کمروں کے حصہ کو نکال دیا جائے تو برآمدوں اور صحن سمیت کی کل جلسہ گاہ کسی بھی لحاظ سے ۱۲ ر کنال سے کم نہ ہوگی۔ تعمیرات کے دوران اینٹ، روڑہ، بجری، مٹی، ریت کے ڈھیر لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے فرمایا۔ ۲۵ ر ستمبر کی تعمیراتی کام بند کر دیا جائے اور جلسہ گاہ کی درستگی کا عمل تیزی سے پایہ تکمیل تک لے جایا جائے۔ چنانچہ ۲۵ ر ستمبر کی شام تک تعمیرات کا عمل بند کر کے وہ تمام کمرہ اور برآمدہ جات، جن کی لینٹر کے بعد شٹرنگ کھل چکی تھی۔ ان کو ہموار کیا گیا۔ تمام اینٹ روڑہ سائیڈ پر کر کے ٹریکٹر سے پورے پنڈال کو برابر کیا گیا۔ مدرسہ کے تمام اساتذہ، طلباء نے تعلیم کے وقت کے علاوہ تفریحی اوقات میں اس کام کو سرانجام دیا۔ مزدوروں کی مستقل ٹیم اس کے لئے لگی رہی۔ ٹریکٹر پھرنے کے بعد کسّی سے ہموار کیا گیا۔ دن رات پانی کا چھڑکاؤ کیا گیا۔ یوں ۳۰ ر ستمبر تک اس جانگسل مرحلہ کو بخوبی سر کر لیا گیا۔ گذشتہ سال سٹیج شمالی حصہ رہائش گاہوں سے دو کنال بجانب جنوب بنایا گیا تھا۔ امسال سٹیج کو رہائش گاہوں کی دیوار سے متصل کر کے بنایا گیا۔ اس سے دو کنال اراضی اور پنڈال کے لئے میسر آ گئی۔

مبلغین حضرات کی میٹنگ

ہر سال کانفرنس کی فیصل آباد، سرگودھا ڈویژن میں دعوت دینے، اشتہارات لگوانے، مختلف چھوٹی بڑی کانفرنسوں اور میٹنگوں، خطابات، جمعہ، دروس کا اہتمام کر کے کانفرنس میں شرکت کے لئے علاقہ بھر میں بیداری پیدا کی جاتی ہے۔ امسال لاہور اور گوجرانوالہ ڈویژن کو بھی مربوط طور پر اس عمل کا حصہ بنایا گیا۔ اس فیصلہ کا فائدہ یہ ہوا کہ گویا چار ڈویژنوں کو کانفرنس کی تیاری کے حوالہ سے جلسہ گاہ بنا دیا گیا۔ ۲۰ ر ستمبر ۲۰۱۲ء کو مبلغین حضرات کا چناب نگر مسلم کالونی میں اجلاس ہوا۔ تبلیغی عمل کے لئے نقشہ بنایا گیا۔ حلقے قائم کئے گئے۔ فیصل آباد شہر، سیدوالا، جڑانوالہ، ستیانہ، عباس پور، کوٹ آبادان، کھرڑیانوالہ، گوگیرہ، چک جھمرہ، پنسیرہ تک شب وروز کانفرنس کی دعوت کے لئے مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عبدالرشید غازی اور مولانا مفتی خالد میر کی تشکیل ہوئی۔ فیصل آباد کے تمام دینی مدارس کے ذمہ داران، حضرت مولانا سید خبیب احمد شاہ، بمعہ اپنے گرامی قدر رفقاء، جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کے حضرت مولانا غلام فرید دامت برکاتہم، صاحبزادہ حضرت مولانا عزیز الرحمن رحیمی مدظلہ، پیر طریقت حضرت مولانا سید فاروق احمد شاہ صاحب، حضرت مولانا قاری محمد ابراہیم مدظلہ، صاحبزادہ مبشر محمود، قاری منیر احمد، قاری محمد اشفاق ایسے جیسیوں بہی خواہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فیصل آباد شہر اور گرد ونواح میں ایسی جانفشانی سے محنت کی کہ فیصل آباد کے کوچہ وبازار، درودیوار، منبر ومحراب ختم نبوت کانفرنس کی سراپا تیاری کا منظر پیش کرنے لگے۔ مولانا محمد علی، مولانا محمد اسلم صاحب نے خوشاب، بھکر، میانوالی کے اضلاع کے دوردراز دیہاتوں تک دعوت کے عمل کو پہنچایا۔

مولانا عبدالرزاق اوکاڑہ وقصور کے لئے متحرک رہے۔ حضرت مولانا محمد نعیم، حضرت مولانا محمد ریاض نے لاہور، شیخوپورہ میں اپنے گرامی قدر رفقاء وجماعتی عہدیداران کے ہمراہ کانفرنس کے پیغام کو عوام تک پہنچایا۔ مولانا محمد خالد عابد نے سرگودھا ختم نبوت کانفرنس کی تیاری کے ساتھ ساتھ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے دعوت کے

عمل کو جاری رکھا۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، حضرت مولانا نور محمد ہزاروی، حضرت مولانا مفتی طاہر مسعود، حضرت مولانا محمد ایوب اور دیگر حضرات نے آپ کی رہنمائی وسرپرستی کی۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے احمد نگر سے سیال موڑ تک سڑک کے گردونواح پچاسوں دیہات میں دس روز تک تبلیغی خدمات سرانجام دیں۔ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت اچھروال کے محترم قاری صاحب اور دیگر رفقاء کا تعاون وسرپرستی آپ کو حاصل رہی۔ مولانا محمد قاسم رحمانی نے چناب نگر سے چنڈ بھروانہ، لالیاں سے عنایت پور بھٹیاں کے پورے علاقہ کے پچاسوں گاؤں میں ختم نبوت کا پیغام پہنچایا۔ مولانا عبدالستار گورمانی نے سرگودھا، بھلوال کے چوک میں تبلیغی جدوجہد کو جاری رکھا۔ مولانا عبدالستار حیدری سیال موڑ سے تخت ہزارہ، مڈھ رانجھا، ہلال پور، بھابھڑہ، کوٹ مؤمن، بھاگھٹانوالہ کے پچاسوں چوک میں عقیدہ ختم نبوت کے پیغام کو پہنچانے کیلئے سرگرم عمل رہے۔ مولانا محمد عارف شامی، مولانا محمد اقبال نے چناب نگر سے پل نمبر۱۱، چناب نگر سے فیصل آباد موٹروے، چنیوٹ سے جلال پور بھٹیاں، حافظ آباد، چنیوٹ سے بھوانہ، غرض چاروں اطراف میں لٹریچر، اشتہار، بینر سے پورے علاقہ کو ختم نبوت کانفرنس کی جلسہ گاہ بنادیا۔ صرف محنت نہیں بلکہ عرق ریزی وجگر سوزی سے اپنی جوانی کی تمام صلاحیتوں کو کانفرنس کی کامیابی کے لئے ایسے طور پر صرف کیا کہ ہر دیکھنے والا عش عش کر اٹھا۔

قاری عبیدالرحمن، قاری محمد رمضان، قاری ارشاد احمد، قاری شاہد، قاری محمد سلیمان، مولانا محمد شاہد، مولانا صغیر احمد، مولانا محمد امین، مولانا محمد اعجاز نے چنیوٹ شہر اور گردونواح کے قصبات ودیہات تک کو اپنی تبلیغی ودعوتی عمل کی جولا نگاہ بنادیا۔ حضرت مولانا محمد اسحق ساقی، تلی، ناڑی، سون سکیسر، تلہ گنگ، جھاوریاں، ڈھڈیاں، چک رام داس تک دیوانہ وار پھرے۔ مولانا غلام حسین، قاضی عبدالخالق ضلع جھنگ میں متحرک رہے۔ مولانا خبیب نے ٹوبہ میں صدائے حق بلند کی۔ یوں تمام رفقاء کی شبانہ روز محنت سے اللہ رب العزت نے کرم فرمایا۔ چار ڈویژنوں کے درودیوار ختم نبوت کانفرنس کے مناظر دیکھنے کے لئے چشم براہ ہوگئے۔ پنڈی، چکوال، جہلم میں بھی آواز گئی۔ خیبر پختونخواہ، بلوچستان، غرض پورے ملک سے قافلوں کی تیاری کی خوشگوار اطلاعیں ملنے لگیں۔ رفقاء نے اپنے اپنے حلقہ کے تبلیغی عمل کو مکمل کیا تو مورخہ یکم/اکتوبر سے واپس آنا شروع ہوئے۔ مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا عزیز الرحمن رحیمی، حضرت مولانا غلام فرید نے فیصل آباد میں سپیکر، لائٹ والوں سے بات مکمل کی۔ مولانا عزیز الرحمن ثانی، حضرت مولانا سیف اللہ خالد نے چنیوٹ میں حاجی محمد افتخار سے ٹینٹ وغیرہ کی بابت امور کو فائنل کیا۔ ۲۹/ستمبر کو حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم نے چناب نگر تشریف لاکر تمام کاموں کی سرپرستی شروع فرمائی۔ آپ ۲۹/ستمبر سے ۶/اکتوبر تک مسلسل آٹھ روز تک یہاں قیام فرمارہے۔ ۳۰/ستمبر کی شام سے ٹینٹ کا سامان آنا شروع ہوا۔ یکم/اکتوبر کو ٹینٹ وسائبان کی تنصیب کا عمل شروع ہوا۔ ۲/اکتوبر کی شام کو تمام مبلغین ومنتظمین کی حضرت ناظم اعلیٰ کی زیرصدارت اجلاس میں ڈیوٹیاں تقسیم ہوئیں۔

سیکورٹی

سیکورٹی کے لئے جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کے استاذ الحدیث حضرت مولانا غلام فرید، حضرت مولانا عزیز الرحمن رحیمی، سینکڑوں طلباء، بیسیوں اساتذہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ کے جناب یاسر خٹک، جناب عابد

بھائی اپنے بیسیوں رفقاء کے ساتھ ہر سال ڈیوٹی دیتے ہیں۔ مانسہرہ کی ٹیم کی آمد سے قبل فیصل آباد کے حضرات متعدد میٹنگیں کر کے نقشہ، پلان، پوائنٹس سب کچھ ماسٹر پلان سیکورٹی کا پہلے تیار کرتے ہیں۔ چنانچہ اب بھی کیا اور خوب سے خوب تر کیا۔ قابل رشک طور پر حق تعالیٰ نے انہیں اپنی رحمتوں وعنایات سے سرفراز کیا کہ ایک سیکنڈ کے لئے قابل ذکر پریشانی نہیں ہوئی۔ موسلا دھار بارش کی طرح رفقاء، شرکاء کے وفود وقافلے آئے اور اپنے اپنے مقام پر قیام پذیر ہوئے۔ کسی کو کوئی زحمت نہیں ہوئی۔ رحمت عالم ﷺ کی وصف خاص ختم نبوت کے صدقہ میں اتنے بڑے اجتماع کے حیرت انگیز طور پر صحیح انتظامات اور پرفیکٹ انصرام پر جتنا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ فیصل آباد سیکورٹی کے ذمہ داران منگل کے دن تشریف لائے۔ سیکورٹی کا عملہ بدھ کے دن پہنچا۔ بدھ شام کو مانسہرہ کا سیکورٹی دستہ بھی نئے عزم وولولہ سے کانفرنس میں شرکت کے لئے پہنچا۔ نماز پڑھی اور فیصل آباد کے حضرات سے میٹنگ کے بعد اپنی اپنی ڈیوٹیاں سنبھالیں۔

حق تعالیٰ کے کرم کے فیصلے، پہلی کانفرنسوں میں جتنا جمعرات کی صبح کی نماز میں رش ہوتا تھا۔ اس دفعہ اتنا بلکہ اس سے زیادہ بدھ مغرب کی نماز پر ہوا۔ سندھ سے بہت بڑا کا قافلہ بھی آج پہنچ گیا۔ رات کو قافلوں کی آمد شروع ہوئی۔ جمعرات فجر کی نماز پر جامع مسجد ختم نبوت محراب سے لے کر صحن کی آخری صف تک پر ہو چکی تھی۔ بعض قافلوں نے بعد میں مدرسہ کے پلاٹوں میں اپنی اپنی جماعت بھی کرائی۔ کھانا پکانے والی جھنگ کی ٹیم جناب جاوید صاحب ان کے شاگرد جناب محمد رمضان باورچی کی قیادت میں بدھ ظہر کے بعد تشریف لائے۔ مولانا محمد اسحق ساقی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا عبدالستار حیدری اور دوسری رفقاء نے انہیں خوش آمدید کہا اور وہ سارے ستائے بغیر اپنے اپنے عمل کو پایہ تکمیل تک پہنچانے لگے۔ روٹیاں پکانے والی ٹیم نے روٹیاں پکانی شروع کیں۔ گویا جو انتظامات یکم ؍اکتوبر سے شروع تھے۔ ۳؍اکتوبر کی شام وہ اپنے نکتہ عروج کو چھونے لگے۔

مہمانان خصوصی کا تمام نظم حضرت مولانا مفتی محمد ظفر اقبال ناظم عمومی جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کرتے ہیں۔ ان کی معاونت حضرت مولانا قاری زاہد اقبال، مولانا محمد احمد، مدرس مدرسہ ختم نبوت چناب نگر بمعہ اپنے مدرسہ کی طلباء کی ٹیم کے کرتے ہیں اور دیانت داری کی بات ہے۔ مفتی محمد ظفر اقبال نے اس نظم کو بدھ شام سے جمعہ شام تک ایسے خوبصورت انداز میں نبھایا کہ ہمیں بالکل بے فکر کر دیا۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزا! جامعہ باب العلوم سے سٹر سیٹر کوچ اور ویگن وغیرہ کے ذریعہ اساتذہ وطلباء کی بڑی تعداد نے کانفرنس میں شرکت کی۔ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر، حضرت مولانا محمد عارف شامی، قاری محمد رمضان، مولانا محمد اقبال نے مدرسہ عربیہ ختم نبوت کی بلڈنگ میں ٹھہرے مہمانان خصوصی کی خدمت کا فریضہ انجام دیا۔ عمومی طعام کی تقسیم حضرت مولانا قاری محمد ابوبکر ابراہیم شیخوپورہ، حضرت قاری اشفاق احمد فیصل آباد، قاری سیف الرحمٰن فیصل آباد، قاری ارشاد احمد، قاری عبیدالرحمٰن اساتذہ مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر، جامعہ طیبہ فیصل آباد کے طلباء نے احسن طریق پر سب سے مشکل کام کو بخیر وخوبی سرانجام دیا۔ فالحمدللہ! پوری ٹیم مبارک باد کی مستحق ہے۔ قاری عبیدالرحمٰن چناب نگر، قاری عبدالرحمٰن جھنگ، مولانا محمد صغیر، مولانا تجمل حسین نے کھانے کے پنڈال میں ٹھنڈے پانی کے نظام کو سنبھالا۔ ۱۵۰ اور ۲۰۰

کے .وی کے تین جنریٹر دو دن چلتے رہے۔ جلسہ گاہ، نیا مدرسہ، پرانا مدرسہ، طعام گاہ، باورچی خانہ، چاروں اطراف کی سڑکوں، سپیکر کا تمام لوڈ بجلی کا ان جنریٹوں پر تھا۔ اس کام کی نگرانی مولانا محمد علی صدیقی نے کی اور خوب کی۔

اسٹیج کے انتظامات

مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر دامت برکاتہم کی ہدایات کے تحت میں، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا محمد قاسم رحمانی نے سرانجام دیئے۔ مہمانان خصوصی کے استقبالیہ پر خدمات مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد توصیف، مولانا محمد شاہد، مولانا محمد اسلم، مولانا محمد ریاض احمد نے سرانجام دیں۔ مولانا محمد اعجاز احمد، سید شجاعت شاہ پروفیسر، جناب خالد مبین، جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے عمومی استقبالیہ پر مہمانوں کی خدمت سرانجام دی اور مثالی طور پر اپنے مفوضہ امور کو سنبھالا۔

مکتبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مکتبہ پر مولانا عبدالرشید سیال، مولانا محمد قاسم، مولانا الیاس الرحمن، مولانا محمد خالد عابد نے بھرپور خدمات سرانجام دیں۔ ٹربائن، بجلی، ٹیوب ویل کے امور جناب غلام یٰسین، قاری محمد شاہد، ملک محمد عباس، جناب قاری محمد اختر اور ان کے رفقاء نے بڑی جانفشانی سے انجام دیئے۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی، جناب حافظ یوسف ہارون، جناب محمد عدنان سنپال نے اخبارات، رپورٹنگ، خبروں کی کمپوزنگ کے عمل کو نبھایا۔

اعتکاف

جامع مسجد ختم نبوت چناب نگر میں دوروزہ اعتکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ مولانا غلام رسول دین پوری کی سربراہی میں اس کا اہتمام کیا گیا۔ امسال ختم قرآن مجید، ختم بخاری اور ختم خواجگان کے بعد جامعہ مدنیہ بہاولپور، جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا، جامعہ دارالقرآن میں دعاؤں کا اہتمام کیا گیا اور کانفرنس کی کامیابی کے لئے خوب دعائیں کی گئیں۔ مولانا عبدالرزاق، مولانا خالد میر، مولانا عبدالستار، مولانا زاہد وسیم، مولانا محمد امین نے جامعہ دارالقرآن و مانسہرہ کے حضرات کے تعاون سے ٹریفک کے نظم کی نگرانی فرمائی۔

قارئین! واقعہ ہے کہ بسوں، کوچوں، ویگنوں، کاروں، موٹرسائیکلوں کی پارکنگ کے لئے ایکڑوں پر مشتمل قطعہ اراضی مختص کیا گیا۔ جو ایک بڑے شہر کے جنرل بس سٹینڈ کا منظر پیش کر رہا تھا۔ مدرسہ عربیہ ختم نبوت کے ٹیکسی چوک سے بنوری پارک کے اختتام تک دورویہ بازار سٹالوں اور دکانوں پر مشتمل تھا۔ پارک میں جگہ جگہ ہوٹل و دکانیں، قہوہ خانے علیحدہ تھے۔ غرض ان دو دنوں میں بالکل ایک نیا شہر کرۂ ارضی پر نمودار ہونے کا منظر پیش کر رہا تھا۔ ان تمام امور کے نگران مولانا غلام مصطفیٰ تھے۔ کانفرنس کے تمام امور حضرت ناظم اعلیٰ صاحب دامت برکاتہم کی ہدایات کی روشنی میں مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا قاضی احسان احمد اور ان کے رفقاء نے سرانجام دیا۔ لیجئے صاحب! یہ بدھ شام تک انتظامات کی ادنیٰ جھلک تھی جو پیش کرنے کی فقیر نے کوشش کی۔

پنڈال

ہزاروں مربع فٹ پنڈال کو مکمل طور پر سائبانوں سے ڈھانپا گیا تھا۔ پنڈال کو ہموار کر کے چھڑکاؤ کیا گیا۔ اس

سے روڑے صاف کئے گئے۔ مدرسہ عربیہ ختم نبوت کے طلباء گردونواح کے دھان کے کھلیانوں سے سینکڑوں من پرالی جمع کرلائے تھے جو پنڈال میں سلیقہ سے بچھائی گئی۔ نئی پلاسٹک کی نماز والی عمدہ صفیں جو حضرت مولانا قاضی محمد ہارون الرشید راولپنڈی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور لاہور کے بھائی خالد نے منگوائی تھیں۔ پہلے سالوں کی بھی موجود تھیں۔ پنڈال میں بچھی پرالی کے نرم وگداز فرش پر وہ صفیں بچھائی گئیں۔ نئی صفوں کے بچھاؤ نے مخمل وریشم کے فرشوں کو بھی اپنی دلاویزی میں مات کردیا۔ چاروں جانب روشنی کے مینار، سپیکروں کی بہار، سائبانوں کا تناؤ، قافلوں کی آمد، نعروں کی گونج، ولولوں کی للکار، ذکر الٰہی کی مہکار نے ماحول کو ایسا نورانی بنادیا کہ آسمانوں سے فرشتے بھی اس ماحول کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانے میں سر سجدوں میں ڈال رہے ہوں گے۔ پوری رات چنیوٹ سے کانفرنس کے پنڈال تک سڑکوں پر رات جاگتی رہی۔ اللہ، اللہ ایسے مقدس ماحول کا کس برتے پر منظر سامنے لایا جائے۔ ممکن نہیں، ممکن نہیں۔

لیجئے صاحب! جمعرات صبح فجر کی آذان ہوئی۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر! واقعی تمام بڑائیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ ساتھیوں نے وضو بنانا شروع کیا۔ ذاکرین وتہجد گزار حضرات نے انگڑائی لی اور فجر کی سنتوں کے لئے کھڑے ہوئے۔ محمود وایاز سب کھڑے ہیں۔ میرے جیسے کاہل نے آنکھیں کھولیں تو گویا نیا جہان آباد دیکھ کر خوشی وحیرت کے مارے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ نماز ہوئی تو پورا مسجد ومدرسہ کا صحن انسانوں سے اٹا ہوا۔ بہر مواج کا نمونہ پیش کرنے لگا۔ پہلی رکعت، دوسری رکعت، قعدہ وسلام پھرا جدھر دیکھا انسانوں کا سمندر، ٹھٹھ کے ٹھٹھ، پہلی کانفرنسوں میں جتنا اجتماع جمعہ کی نماز پر ہوتا تھا اتنا اجتماع آج جمعرات کی صبح کی نماز پر دیکھ کر خوشی سے آنسو چھلکنے لگے۔ اہل دل اللہ کے حضور سراپا امتنان وشکر ہوگئے۔ لیجئے! مولانا محمد علی صاحب نے فجر کے بعد ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن دامت برکاتہم شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ روڈ وامیر عالمی مجلس لاہور کے درس کا اعلان کیا۔ حاضرین نے سمٹ سمٹا کر بیٹھنا شروع کیا۔ ادھر آپ نے خطبہ پڑھا ادھر خلق خدا خاموشی نے سکون کا خیمہ تن دیا۔ بیان ہوا اور اشراق تک ہوا۔ یہ کانفرنس کا آغاز تھا۔ اب درس کے اختتام پر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ناشتہ شروع کرایا۔ دوستوں نے ناشتہ سے فارغ ہوکر آرام کرنے کے لئے جگہیں تلاش کیں۔ پورا مدرسہ کچھا کھچ بھر گیا۔ اب مزید قافلے آرہے ہیں۔ قافلوں کے آنے کا سلسلہ ایسا دلفریب کہ ہر نیا قافلہ نئی آب وتاب سے وارد ہورہا ہے۔ ہر گل کا اپنا رنگ واپنی بو۔ قارئین! گلہائے رنگا رنگ جمع ہورہے ہیں اور رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت کا گلدستہ گل سرسبد کا رنگ پیش کررہا ہے۔ اس دلفریبی میں نہ رکئے۔ ابھی نو بجے ہی ہوں گے کہ مولانا محمد علی صدیقی نے سپیکر چالو کر کے ساتھیوں کو پنڈال میں تشریف لانے کا حکم سنادیا۔ ساتھی دھڑا دھڑ تقاضہ، وضو کے عمل سے فارغ ہوتے ہی جوق در جوق، قافلہ در قافلہ، گروہ در گروہ، شانہ بشانہ، روبرو اور دوبدو، جھومتے جھامتے، مسکراتے چہروں سے پنڈال میں جمع ہونے شروع ہوئے۔

پہلی نشست

۴؍اکتوبر ۲۰۱۲ء جمعرات صبح دس بجے کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز ہوا۔

صدارت: ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب لاہور

تلاوت: قاری محمد عمار ظفر جامعہ حنفیہ بورے والا

افتتاحی کلمات ودعا: حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کرائی۔

کڑی سے کڑی ملی تو ۳۱ویں کانفرنس کے شرکاء کا واسطہ در واسطہ تعلق ۱۹۸۲ء کی پہلی ختم نبوت کانفرنس چناب نگر سے جڑا۔ پھر چشم تصور نے دیکھا کہ یہ سلسلہ پاکستان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پہلی ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ سے متصل ہوا۔ چشم تصور کے جھپکتے ہی قادیان کی احرار ختم نبوت کانفرنس ۱۹۳۴ء میں جا شامل ہوئے۔ لیجئے! لمحوں میں ۲۰۱۲ء کا قافلہ ۱۹۳۴ء کے ساتھیوں کے رہگذر پر کھڑا ہے۔ قائد ختم نبوت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، خواجۂ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ، پیر کامل پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ، میر کارواں مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، پروفیسر محمد الیاس برنیؒ، علامہ اقبالؒ، چوہدری افضل حق، ماسٹر تاج الدین انصاری، آغا شورش کاشمیریؒ، سید الاحرار مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، پیر جماعت علی شاہ علی پوریؒ، مناظر اسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مناظر ختم نبوت مولانا میر ابراہیم سیالکوٹیؒ، مولانا علی الحائریؒ، مولانا سید مرتضیٰ چاند پوریؒ ایسے ہزاروں رہنماؤں کی قیادت میں یہ قافلہ سیدنا صدیق اکبرؓ پہلے محافظ ختم نبوت کے قافلہ کی تلاش میں یمامہ کی جانب رواں دواں ہوا چاہتا ہے کہ اتنے میں سیدنا خالد بن ولیدؓ، سیدنا عکرمہؓ، سیدنا شرحبیلؓ بن حسنہ، سیدنا حبیب ابن زیدؓ، سیدنا ابو مسلم خولانیؒ کن کن مقدس شخصیات کے تصوراتی مجلس کی حضوری کے جلوؤں کی ٹھنڈی پرسکون جھونکوں میں پھر سٹیج کی جانب نظر کی، تو اب مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کی پشت پر ان کے والد گرامی کی روح پرفتوح کھڑی مسکراتی نظر آئی۔ اتنے میں قافلہ حق کی پچھڑی کونج حافظ محمد شریف مخمن آبادی نے نظم کے لئے مصرعہ اٹھایا۔ نبی آتے رہے سب سے آخر میں نبیوں کے امام آئے۔ (ﷺ)

قارئین! واپس آ جائیں اب تقاریر شروع ہوئیں۔

خطاب: مولانا محمد اسلم مبلغ خوشاب، مولانا عبدالستار لیہ، مولانا خبیب احمد ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا محمد خالد عابد سرگودھا، حافظ عبدالوہاب جالندھری حافظ آباد، سید ضیاء الحسن شاہ ناظم مجلس لاہور، مولانا توصیف احمد مبلغ حیدرآباد، مولانا عظمت اللہ، حضرت مولانا سید شعیب احمد ناظم بنوں۔

نعت: قاری عمار ظفر بورے والا، ملک عبدالشکور قاسمی چنی گوٹھ۔

سٹیج سیکرٹری: مولانا محمد علی صدیقی، مولانا ضیاء الدین آزاد۔

مہمان خصوصی: صاحبزادہ رشید احمد صاحب۔

اختتامی کلمات ودعا: صدر اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب لاہوری، پونے ایک بجے اجلاس ختم ہوا۔ کھانے، نماز کی تیاری کا عمل دھڑا دھڑ شروع ہے۔ چارسو عالم رب کریم کے منتخب بندے سراپا تسلیم ورضا اپنے اپنے اعمال بجا رہے ہیں۔ ایک بجا تو مؤذن نے اذان دی۔ اللہ اکبر! اللہ اکبر! واقعی تمام بڑائیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ ڈیڑھ بجے جماعت کھڑی ہوئی۔ قاری عبیدالرحمٰن نے جلسہ گاہ میں جماعت کے فرائض دیئے۔

دوسری نشست

لیجئے! قریباً پونے دو بجے دن دوسرے اجلاس کے لئے مہمانان گرامی سٹیج پر براجمان ہونا شروع ہوئے۔

صدر اجلاس: مولانا سعید احمد سکندر استاذ جامعۃ العلوم اسلامیہ کراچی۔

مہمان خصوصی: حضرت مولانا فضل الرحمن درخواستی۔

تلاوت: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

نعت: حافظ محمد شریف منچن آباد، اسامہ اجمل قاسمی لاہور۔

خطاب: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی نوشہرہ، مولانا غلام مصطفےٰ چناب نگر، مولانا ممتاز احمد کلیار جڑانوالہ، صاحبزادہ مولانا محمود الحسن نقشبندی چکوال، جناب سید منور حسن امیر جماعت اسلامی لاہور، خطیب ابن خطیب حضرت مولانا صاحبزادہ محمد امجد خان لاہور۔

صدارتی خطاب: حضرت مولانا سعید احمد سکندر کراچی۔

دعائے خیر: مہمان خصوصی حضرت مولانا فضل الرحمن درخواستی خان پور۔

سٹیج سیکرٹری: حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

اذان ...... جماعت کے بعد......

تیسری نشست

مورخہ ۳؍اکتوبر بعد از نماز عصر تیسری نشست کا آغاز ہوا۔

سٹیج سیکرٹری: حضرت مولانا محمد علی صدیقی۔

خطاب: محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا ٹیلیفونک خطاب۔

محفل سوال وجواب میں فقیر راقم نے دال دلیا کیا۔

اذان مغرب: مغرب کی جماعت، شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے جانشین حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی کراچی دامت برکاتہم کی امامت میں ادا کی گئی۔

چوتھی نشست

مغرب کی نماز کے بعد ازہد الاولیاء حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینیؒ اٹک کے جانشین حضرت مولانا پروفیسر قاضی محمد ارشد الحسینی مدظلہ کا خطاب ومجلس ذکر کا عمل عشاء تک جاری رہا۔

عشاء کی اذان ہوئی۔ عشاء کی جماعت حضرت حافظ قاری عبیدالرحمن صاحب نے کرائی۔

پانچویں نشست

مورخہ ۳؍اکتوبر ۲۰۱۲ء بعد از نماز عشاء پانچویں نشست کا آغاز ہوا۔

صدارت: حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب، نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

مہمان خصوصی: پیر طریقت حضرت مولانا عبدالغفور ٹیکسلا، پیر طریقت حضرت مولانا سید فاروق ناصر شاہ فیصل آباد، پیر طریقت حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب فیصل آباد، پیر طریقت جناب محمد رضوان نفیس

لاہور، پیر طریقت مولانا محب اللہ صاحب لورالائی، پیر طریقت جناب قاری عبدالمجید جامی مدینہ منورہ، پیر طریقت حضرت مولانا مفتی محمد طیب جامعہ امدادیہ فیصل آباد، پیر طریقت حضرت مولانا قاری محمد جمیل الرحمٰن اختر لاہور۔

تلاوت: حضرت قاری محمد عثمان جامعہ محمدیہ ساہیوال، حضرت ڈاکٹر قاری محمد صولت نواز فیصل آباد، حضرت قاری محمد احسن اللہ فاروقی لاہور۔

نعت: حضرت مولانا مفتی شاہد عمران عارفی ساہیوال، جناب طاہر بلال چشتی جھنگ، جناب محمد امین چوکیرہ، جناب حضرت مولانا محمد قاسم گجر لاہور، جناب اسامہ اجمل لاہور، حضرت قاری محمد عمار ظفر جامعہ حنفیہ بورے والا، جناب عبدالشکور چنی گوٹھ، حضرت قاری محمد شریف تھچن آباد۔

خطاب: خطیب وادیٔ مہران مولانا عبدالحمید لنڈ ٹھارچہ سندھ، حضرت مفتی محمد صفدر علی خطیب پھالیہ، حضرت قاری علیم الدین شاکر اچھرہ لاہور، مولانا مخدوم محمد صفدر شاہ سرگودھا، جناب حاجی عبدالحمید رحمانی ننکانہ صاحب، حضرت مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا، حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی راولپنڈی، حضرت مولانا صاحبزادہ محمد اشرف علی مہتمم جامعہ تعلیم القرآن راولپنڈی، حضرت مولانا عبدالرشید حجازی شیخ الحدیث جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن، حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالشکور نقشبندی چکوال، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے صاحبزادہ حضرت مولانا عطاء الرحمٰن ایم.این.اے، پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی خانیوال، حضرت ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صدر جمعیت علماء پاکستان حیدرآباد، حضرت قاری محمد زوار بہادر صاحب سیکرٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان لاہور، حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالخبیر آزاد صوبائی خطیب پنجاب لاہور، شیخ الحدیث حضرت مولانا ظفر احمد قاسم مہتمم جامعہ خالد بن ولید وہاڑی، حضرت مولانا مفتی محمد ضیاء مدنی خطیب جامع مسجد کچہری بازار فیصل آباد، خطیب اسلام حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری سیکرٹری جنرل متحدہ جمعیت اہل حدیث ساہیوال، حضرت مولانا محمد ایوب خان ثاقب جامعہ مدنیہ ڈسکہ، حضرت مولانا فضل الرحمٰن درخواستی خان پور۔

آخری خطاب دعائے خیر پر فجر کی اذانیں شروع ہوگئیں۔

سٹیج سیکرٹری: حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا قاضی احسان احمد کراچی، حضرت مولانا محمد علی صدیقی میرپور خاص۔

چھٹی نشست

نماز فجر مورخہ ۵؍اکتوبر ۲۰۱۲ء۔

امامت: حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی مفتی دارالافتاء ختم نبوت کراچی۔

درس قرآن: شیخ التفسیر حضرت مولانا میر محمد میرک نائب امیر مرکزیہ جمعیت علماء اسلام پاکستان۔

ساتویں نشست

نو بجے دن۔ مورخہ ۵؍اکتوبر قبل از جمعۃ المبارک۔

صدارت: حضرت مولانا محمد انور صاحب مہتمم دارالعلوم ربانیہ پھلور۔

تلاوت: قاری مسعود ربانی فاروق آباد۔

نعت: محمد ابوبکر پشاور، قاری سعید احمد مدنی فیصل آباد، فیصل بلال گیلانی گوجرانوالہ۔

خطاب: مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن، ڈاکٹر دین محمد فریدی بھکر، مولانا راشد مدنی ٹنڈو آدم، مولانا غلام حسین جھنگ، جناب حبیب اللہ متعلم مدرسہ ختم نبوت چناب نگر، جناب محمد شعیب مدرسہ ختم نبوت چناب نگر، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی ابن شہید اسلام حضرت لدھیانویؒ کراچی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان، قاری محمد اجمل استاذ جامعہ ربانیہ پھلور، جناب محمد مجاہد نور پوری گوجرہ، مکالمہ طلبہ جامعہ قاسمیہ گوجرانوالہ، مفتی محمد عثمان چیچہ وطنی، مولانا محمد عمر عثمانی گجرات، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ۔

اذان جمعہ: حضرت مولانا قاری محمد عمر عثمانی گجرات۔

خطاب: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ ملتان

خطبہ جمعہ: حضرت مولانا مفتی محمد حسن امیر عالمی مجلس لاہور۔

قارئین کرام! جمعہ پر جلسہ گاہ کا پورا پنڈال شرکاء سے کھچا کھچ بھر گیا۔ جنوب و مشرق کی جانب پلاٹوں میں شرکاء نے صفیں بنائیں۔ اس کے باوجود نمازیوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ جامع مسجد و مدرسہ میں دوسری جمعہ کی جماعت کرائی پڑی۔ اذان مولانا محمد قاسم رحمانی نے کہی۔ خطبہ جمعہ و امامت حضرت مولانا غلام رسول دین پوری صدر مدرس مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر نے کرائی۔ اس جمعہ میں مسجد کا ہال، برآمدہ، صحن مسجد، صحن مدرسہ، پلاٹ، سٹیج فل ہوگئے۔ اتنی حاضری محض اللہ رب العزت کا فضل ہی ہے اور بس۔ دونوں جگہ نماز جمعہ ہو جانے کے بعد اب:

آٹھویں اور آخری نشست کا آغاز

مورخہ ۵؍اکتوبر ۲۰۱۲ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز جمعہ ہوا۔

صدارت: حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ۔

مہمانان خصوصی: حضرت مولانا قاری محمد یٰسین مہتمم جامعہ دارالقرآن فیصل آباد، حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ فیصل آباد، حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن شیخ الحدیث دارالعلوم مدنیہ بہاولپور، حضرت مولانا عبدالغفور ٹیکسلا۔

تلاوت: حضرت قاری احسان اللہ فاروقی لاہور۔

نعت: سید سلمان گیلانی لاہور۔

خطاب: حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، حضرت مولانا مفتی محمد ظفر اقبال ناظم جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا نے حضرت امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ کا تحریری پیغام پڑھ کر سنایا۔

خطاب: حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی امیر عالمی مجلس خیبر پختونخواہ، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، حضرت مولانا قاری عبیدالرحمٰن انور امیر عالمی مجلس تلہ گنگ، حضرت مولانا محمد طیب

فاروقی اسلام آباد، مناظر اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن مرکزی ناظم اعلیٰ اتحاد اہل سنت پاکستان۔

اختتامی کلمات ودعائے اختتام: پیر طریقت حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی ملتان نے کرائی۔ آپ کی دعائے خیر پر دوروزہ سالانہ عظیم الشان فقید المثال ختم نبوت کانفرنس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ جناب سید سلمان گیلانی نے اپنی نظم کے دوران جب سامعین کو کھڑا کیا تو پورا پنڈال برآمدوں، دیواروں پر سامعین اور شرکاء کے جم غفیر کا ایک عجیب وغریب نظارہ تھا۔ جس کے منظر کو زیر قلم لانا فقیر کے لئے ممکن نہیں۔

قراردادیں

قراردادیں حضرت مولانا عزیز الرحمن رحیمی نے پیش کیں۔ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

☆ …… عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ عظیم الشان اجتماع یہودیوں اور سامراجی گماشتوں کی طرف سے بنائی گئی توہین آمیز فلموں کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی سطح پر ناموس انبیاء کا قانون بنوانے میں اپنا کلیدی کردار ادا کرے اور امریکہ سے سفارتی تعلقات ختم کرے۔

☆ …… کانفرنس کا یہ اجتماع پیر محل میں شرپسند گوہر شاہیوں کی طرف سے مولانا مفتی عابد فرید اور ان کے رفقاء پر قاتلانہ حملے کی پرزور مذمت کرتا ہے اور متعلقہ انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ پیر محل اور اس کے قرب وجوار میں فتنہ گوہر شاہیوں کی روک تھام کی جائے۔

☆ …… مختلف چینلز میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرامؓ کے کردار پر بننے والی فلموں کی نمائش سے اسلامیان پاکستان میں شدید اشتعال کی کیفیت پیدا ہورہی ہے۔ کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی تمام فلموں پر پابندی لگائی جائے اور انٹرنیٹ سے توہین آمیز فلموں کو ختم کیا جائے۔

☆ …… یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عاشق رسول ممتاز احمد قادری کو باعزت طور پر رہا کیا جائے اور صدر پاکستان اس کی سزا معاف کرنے کا اعلان کریں۔

☆ …… یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر کے سب تحصیل کے درجہ کو فی الفور بحال کیا جائے۔

☆ …… یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی دہشت گرد ادارے خدام الاحمدیہ، تحریک جدید، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ، اور تنظیم اطفال الاحمدیہ پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور اندرون وبیرون ملک ان کے اثاثے منجمد کئے جائیں۔

☆ …… کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سرکاری وپرائیویٹ تعلیمی اداروں کے داخلہ فارموں میں تحفظ ختم نبوت اور مرزا قادیانی کے کفر وارتداد کے اقرار پر مبنی حلف نامے کا اندراج کیا جائے اور تعلیمی نصاب میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر مضامین شامل کئے جائیں۔

☆...... یہ اجتماع حکومت آزاد کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ آزاد کشمیر میں قادیانیوں کی اسلام وملک دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کی جائے اور ان کی رجسٹریشن کرتے ہوئے سرکاری محکموں میں ان کی ملازمتوں کا کوٹہ متعین کیا جائے اور محکمہ تعلیم، محکمہ صحت اور محکمہ صنعت وتجارت کے تمام عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع وفاقی وصوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ رفاہی اور فلاحی کاموں کی آڑ میں سندھ بھر میں قادیانیوں کی کفریہ سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔

☆...... قادیانی گروہ پاکستان کے آئین کی رو سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاچکا ہے۔ اس لئے ان پر کلمہ طیبہ، قرآنی آیات اور اسلامی شعائر کے استعمال پر پابندی ہے۔ لیکن قادیانیوں نے آئین پاکستان، سپریم کورٹ، ہائیکورٹوں، وفاقی شرعی عدالت اور پارلیمنٹ کے تاریخ ساز فیصلوں کو تسلیم کرنے کی بجائے بغاوت پر مبنی موقف اپنایا ہوا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے اسلامی ونظریاتی تشخص اور دستور کی اسلامی دفعات پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے اور قادیانیوں کو آئین کا پابند کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع امریکہ میں قید پاکستانی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے ساتھ سفاکانہ سلوک کی مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے لئے اپنی قومی ذمہ داریاں پوری کی جائیں۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دینی مدارس کی خودمختاری کو برقرار رکھا جائے۔ علماء کرام اور دینی کارکنوں پر ناجائز مقدمات ختم کئے جائیں اور انہیں فی الفور رہا کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع دارفانی سے رحلت کرنے والے علماء کرام اور دینی شخصیات مولانا سعید احمد رائے پوریؒ، مولانا اللہ بخش گرواںؒ بہاول پور، مولانا ظہور احمد سالکؒ جھنگ، سیٹھ محمد اشرف اعوان گوجرانوالہ اور دیگر علماء کرام کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کرتا ہے۔

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

سالانہ ختم نبوت کانفرنس بہاول پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۸/ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد صادق بہاولپور میں سالانہ کانفرنس کا آغاز قاری محمد اقبال صاحب کی تلاوت قرآن سے ہوا، جناب حضور احمد عنصر نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ ختم نبوت چیچہ وطنی نے اپنے بیان میں کہا کہ ہم نے اپنی زندگیاں ختم نبوت کی چوکیداری کے لئے وقف کردی ہیں جب تک جسم میں خون کا آخری قطرہ اور آخری سانس ہے، عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کریں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی نے کہا کہ ہم عقیدہ ختم نبوت کے محافظ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تحفظ ختم نبوت کے لئے یمامہ کے میدان میں بارہ سو جلیل القدر صحابہ کرامؓ سے لے کر شہدائے ختم نبوت، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور کراچی کی سرزمین پر اکابرین ختم نبوت کی شہادتوں کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی مسلمان اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ اپنی جان قربان کردیں گے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت، آبرو پر کسی قسم کی کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دور مقدس میں اسود عنسی بدبخت نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ آپ نے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسود کو جہنم رسید کرو۔ اسود عنسی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق قتل کیا گیا۔ دوسرا جھوٹا مدعی نبوت مسیلمہ کذاب تھا اس کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قتل کرایا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سالار لشکر کو خط لکھا کہ منکرین ختم نبوت اور ان کی ذریت کو چن چن کر ختم کردو۔ وادیٔ مہران کے عظیم خطیب، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنما، ڈاکٹر مولانا خالد محمود سومرو نے اپنے بیان میں کہا کہ مسئلہ ختم نبوت سیاسی مسئلہ نہیں، ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔ قادیانیت کا فتنہ بہت بڑا فتنہ ہے، پہلے یہ صرف قادیان میں تھا، اب اسرائیل میں یہودیوں کے ساتھ مل کر امت مسلمہ اور دین اسلام کے خلاف سازشیں کر رہا ہے اور کچھ حکمران بھی ان کے دام تزویر میں آچکے ہیں۔ ہم یہودیوں کی مرضی نہیں چلنے دیں گے۔ مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا۔ اس فتنہ کے خلاف سب سے پہلے علماء لدھیانہ نے کفر کا فتویٰ دیا۔ مسلمانوں نے نوے سال تک جدوجہد کی۔ کانفرنس بارش کے باوجود دو بجے رات تک جاری رہی۔

کانفرنس میں متفقہ طور پر پاس کی جانے والی قراردادیں

۱...... قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے، امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر سختی سے عمل کرایا جائے۔ ۲...... ملک، ملت کے غدار قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ ۳...... مرتد کی شرعی سزا نافذ کی

جائے۔۴...... چناب نگر کی کچی آبادی کے عوام کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔۵...... چودہ کروڑ عوام تحفظ ناموس رسالت آرڈی نینس پر شب خون مارنے کی اجازت نہیں دیں گے۔۶......رمشا مسیح کیس کی آڑ میں ناموس رسالت کے قانون کے خلاف امریکی دباؤ پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے، پاکستانی عوام برداشت نہیں کرے گی۔۷......انبیاء علیہم السلام پر بنائی جانے والی فلمیں کھلی گستاخی ہیں،ان کو فوراً بند کیا جائے،جن چینلوں سے ریلیز ہورہی ہیں ان کو سیل کیا جائے۔(رپورٹ:مولانا محمد قاسم رحمانی)

ختم نبوت کانفرنس سرگودھا

مرکزی عیدگاہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پانچویں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالمجید لدھیانوی، مولانا عبدالمجید ندیم، مولانا خواجہ خلیل احمد خان، مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیزالرحمن ثانی، مولانا الیاس چنیوٹی ایم۔پی۔اے، مولانا مفتی طاہر مسعود، مولانا محمد اکرم طوفانی، مفتی عبدالقدوس، مولانا مفتی عبدالمعید، مولانا نور محمد ہزاروی، مفتی جہانگیر حیدر، قاری احمد علی ندیم، عبداللہ سعید ہاشمی، مولانا قاری عبدالوحید، سید سلیمان گیلانی، مولانا قاری ایوب صدیقی، مولانا اکرم عابد، مفتی شفقت علی، مفتی شاہد مسعود، مولانا عزیز احمد نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاوہ مفتی محمد بلال گل اور دیگر مقررین نے کیا۔کانفرنس میں لوگوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔علماء کرام نے اس موقع پر اپنے خطاب میں ایک مخصوص طبقے کی طرف سے توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کرنے کی باتوں کو مذہبی انتشار پیدا کرنے کی سازش قرار دیا۔مقررین نے کہا کہ قادیانی درپردہ ملک میں امن وامان کی صورتحال خراب کررہے ہیں۔مختلف قراردادوں کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ توہین رسالت کے واقعات میں ملوث عناصر کو عالمی سطح پر سزائے موت دی جائے اوراس کے لئے قانون سازی کی جائے۔ملک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھی جائے، انہیں کلیدی عہدوں سے فوری طور پر ہٹایا جائے، نیٹو سپلائی بند کی جائے، یورپی، امریکی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔سفارتی تعلقات فوری طور پر ختم کئے جائیں۔کانفرنس کے دوران مختلف قراردادوں کے ذریعے کہا گیا کہ ملک کے اندر جتنی بھی دہشت گردی اور ملکی امن کو تباہ کرنے کے لئے جوکام ہوتے ہیں۔ان سب میں قادیانیوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔ان حالات میں ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ ایسی اقلیت کوان سرگرمیوں سے روکا جائے۔صدر اوباما کے اس بیان پر شدید صدمہ پہنچا کہ اظہار رائے پر پابندی نہیں لگائی جاسکتی اورامریکا میں یہ فلم بندنہیں کی جائے گی۔

قصہ خوانی بازار پشاور، مردان، نوشہرہ، چارسدہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا ہے کہ فتنہ قادیانیت کا تعاقب ہر سطح پر جاری رکھا جائے گا پوری دنیا میں ختم نبوت کے غداروں کو ذلت اوررسوائی کے گڑھے میں پھینک کر دم لیں گے۔وہ ۷ر ستمبر کو یوم تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے قصہ خوانی بازار پشاور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کررہے تھے۔اس کانفرنس میں بارش کے باوجود ہزاروں عاشقان رسول نے شرکت کی سعادت حاصل

کی۔اس موقع پر قاری سمیع اللہ جان فاروقی، مولانا خیر البشر نے بھی خطاب کیا۔کانفرنس کی صدارت پیر طریقت حضرت مولانا عبدالغفور ٹیکسلا نے کی۔مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ قادیانی جو مرزا غلام قادیانی کو نبی تسلیم کرتے ہیں اور عقیدہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کا شمار غیر مسلم اقلیتوں میں ہوتا ہے۔اس تاریخ ساز فیصلے پر پہنچنے کے لئے جو قربانیاں دی گئی ہیں اس کی نوے سالہ تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے اپنے خطاب میں کہا کہ منکرین ختم نبوت قادیانی اسلام اور وطن عزیز دونوں کے غدار ہیں۔انہوں نے کہا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ، مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ جیسے اکابرین نے جو مشن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو سونپا ہے۔انشاء اللہ ان کے مشن کو پورا کر کے میدان حشر میں حضورﷺ اور اپنے اکابرین کے سامنے سرخرو ہونگے اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب کو مرتے دم تک جاری رکھیں گے۔اس موقع پر مجلس کے صوبائی امیر مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے سامعین سے قادیانیوں کی مصنوعات کے بائیکاٹ کا وعدہ لیا۔آخر میں مولانا شفیق الرحمٰن نے چند قرار دادیں پیش کیں۔ اجتماع نے متفقہ طور پر ان کی منظوری دی۔

مردان، نوشہرہ، چارسدہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسیں

مردان: میں عیدگاہ شمسی روڈ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ قادیانی پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔اعلیٰ سرکاری اور حساس عہدوں پر فائز قادیانیوں کو فی الفور عہدوں سے ہٹایا جائے۔کانفرنس سے مجلس کے صوبائی امیر مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی۔جمعیت علماء اسلام کے صوبائی جنرل سیکرٹری ممبر قومی اسمبلی مولانا محمد قاسم، ڈاکٹر شیر علی شاہ، جمعیت کے ضلعی امیر مولانا شجاع الملک، مرکزی تنظیم تاجران کے جنرل سیکرٹری احسان بادشاہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مولانا اکرام الحق نے بھی خطاب کیا۔جلسہ کی صدارت حضرت مولانا عبدالغفور ٹیکسلا نے فرمائی۔کانفرنس کے مہمان خصوصی شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد رشید، شیخ الحدیث حضرت مولانا مطلع الانوار تھے۔مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانیوں نے انگریز سے ساز باز کر کے پاکستان اور اسلام کو نقصان پہنچایا اور اب بھی سازشوں میں مصروف ہیں انہوں نے کہا کہ ملک میں دینی مدارس کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں۔ممتاز علماء کرام کو چن چن کر شہید کیا جارہا ہے۔افغانستان، پاکستان، برما، فلسطین اور کشمیر میں بے گناہ نہتے مسلمانوں کا خون بہایا جارہا ہے۔قوم بیدار ہو کر ختم نبوت کے غداروں کی سازشوں کو ناکام بنائیں۔

نوشہرہ: میں حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مفتی شہاب الدین پوپلزئی، قاری محمد اسلم امیر مجلس ضلع نوشہرہ، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے سفر و حضر کے ساتھی حضرت مولانا مجاہد خان الحسینی دامت برکاتہم اور قاضی خلیل الرحمٰن خطیب جامع مسجد نوشہرہ کینٹ نے اجتماع سے خطاب کیا۔اس موقع پر دو

قادیانی زاہد حسین اور طاہر حسین مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر حضور اکرم ﷺ کے دامن رحمت سے وابستہ ہو گئے۔

چارسدہ: میں کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے اعلان کیا کہ آئین میں قادیانیوں اور لاہوریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور انسداد توہین رسالت کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ پاکستان کے آئین کے مطابق قادیانی کافر ہیں۔ قادیانی بین الاقوامی ایجنسیوں کے ساتھ مل کر پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف عمل ہیں۔ قادیانی سامراج کے ایجنٹ ہیں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے مطابق قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی یہ اپنے مذہب کا پرچار کر سکتے ہیں۔ جب تک اس سرزمین پر ایک بھی قادیانی موجود ہے۔ ان کے خلاف جدوجہد جاری رہے گی۔ کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر سابق ایم این اے مولانا سید گوہر شاہ اور سابق ایم این اے مولانا غلام محمد صادق اور ضلعی امیر مجلس مولانا حزب اللہ نے بھی خطاب کیا۔ ان تمام کانفرنسوں میں علماء کرام مشائخ عظام اور مسلمانوں نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ اس کے علاوہ ۷ ستمبر یوم ختم نبوت کے سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بنوں میں جامع مسجد حافظ جی سے ضلعی ناظم اعلیٰ مفتی عظمت اللہ کی قیادت میں عظیم الشان ریلی نکالی گئی جس میں مولانا سید نسیم علی شاہ، ظہیر الدین ایڈووکیٹ اور دیگر علماء وزعماء نے قیادت کی۔

ننگر پارکر میں قادیانیوں کی شرانگیزیاں

یہ علاقہ محل وقوع کے اعتبار سے پاکستان کے جنوب مغرب میں انڈیا کی سرحد کے قریب پہاڑوں کے دامن میں واقع ہے۔ سیر و سیاحت کے اعتبار سے خوبصورت علاقہ ہے۔ اس امن پسند علاقے میں قادیانیوں نے اپنی ارتدادی سرگرمیوں کے لئے اپنے مراکز قائم کئے ہوئے ہیں۔ بظاہر طاہر ہسپتال، گریس کمپیوٹر اسکول، ڈسپنسریاں اور رفاہی ادارے بنائے ہیں۔ مگر ان اداروں کی آڑ میں سادہ لوح لوگوں میں قادیانیت کا زہر پھیلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ختم نبوت کے مجاہدوں نے چناب نگر سے ننگر پارکر تک ان کا تعاقب کیا ہے۔ ہر جگہ ان کو ذلیل و رسوا اور شکست دی ہے۔ کچھ عرصے پہلے ننگر پارکر میں اس فتنے نے سر اٹھانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی، قاری احمد علی درس، قاری اللہ ورایو نے ان کو آڑے ہاتھوں لیا۔ اس طرح فتنہ دب گیا۔ اب ۲۱ ستمبر کو پورے پاکستان میں امریکا کے خلاف یوم عشق مصطفیٰ منایا گیا۔ باقی شہروں کی طرح ننگر پارکر میں بھی بہت بڑی احتجاجی ریلی نکالی گئی، کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور ننگر پارکر کے پہاڑ ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد کے نعروں سے گونج رہے تھے اور قادیانی دانت پیس رہے تھے۔ اس ریلی میں جمعیت علماء اسلام ضلع تھرپارکر کے امیر قاری احمد علی درس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم ناموس رسالت کے لئے اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جان قربان کرنا اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں۔ مولانا نے بتایا کہ اسلام کوٹ کی ایک ریلی میں ایک ہندو ڈاکٹر شنکر لال نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم ہندو برادری، مسلمانوں کے نبی اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کا تحفظ اپنا قومی فریضہ سمجھتے ہیں، ہم مسلمانوں کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں کہ امریکا نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ پرامن ریلی کے اختتام پر قاری اللہ ورایو نے دعا کرائی۔ (رپورٹ: مولانا مختار احمد)

تبصرہ کتب!

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے!

مولانا اللہ وسایا!

تذکرہ وسوانح الامام الکبیر مولانا محمد قاسم نانوتویؒ: مؤلف: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی:

صفحات:۵۸۴: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہؓ خالق آباد نوشہرہ

دارالعلوم دیوبند کے بانی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اپنے عہد میں زیر فلک کرۂ ارض پر علام الغیوب باری تعالیٰ کی صفت علم کا مظہر تھے۔ وہ بیک وقت علوم نقلی وعقلی کے ماہر، متکلم اسلام، فلسفی اور مناظر تھے۔ ان جیسی شخصیت کی سوانح عمری پر قلم اٹھانے کے لئے جگر گردہ چاہئے۔ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا محمود حسن شیخ الہندؒ، مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ، مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا قاری محمد طیبؒ، مولانا نورالحسن راشد کاندھلویؒ، مولانا مناظر احسن گیلانیؒ ایسے نابغۂ روزگار حضرات نے مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی شخصیت پر قلم اٹھایا اور حضرت نانوتوی کی شخصیت کو خالص سونا میں جہاں تولا۔ وہاں علامہ نانوتویؒ کے علم کی ضیاء پاشیوں کے نمونوں سے دنیائے علم کو منور کیا۔ اب ضرورت تھی کہ ان تمام تصانیف، مضامین، مقالہ جات وکتب کو سامنے رکھ کر ان کی روشنی میں باحوالہ دستاویز جامع طور پر مرتب کر دی جائے تاکہ سب کا نچوڑ اس میں آجائے۔ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی نے اس وادی تحقیق میں سالہا سال صرف کئے۔ کمال عرق ریزی سے آگے بڑھتے رہے۔ سوانح نانوتوی کے بحر مواج اور علامہ نانوتوی کے علم کے سمندر سے موتی نکالتے رہے۔ چنانچہ آپ نے یہ کتاب مرتب کر دی ہے۔ اسے پڑھیں گے تو ہماری طرح مولانا کی محنت کو داد دیئے بغیر نہ رہ پائیں گے۔ حق تعالیٰ، قاسمی برادری کو اس کتاب سے بھرپور نفع حاصل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔

تحفظ ناموس انبیاء اور اسلام: مؤلف: مولانا مفتی افتخار احمد: صفحات:۱۵۳: قیمت: درج نہیں:

ملنے کا پتہ: مدرسہ سیدنا زید بن ثابتؓ، شاداب کالونی بہاولپور

مولانا مفتی افتخار احمد صاحب جامعہ خیرالعلوم خیرپور ٹامیوالی کے فاضل اور جامعہ خیرالمدارس ملتان سے متخصص ہیں۔ آپ نے زیر نظر کتاب مرتب فرمائی۔ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی، حضرت مولانا مفتی ارشاد الحق، حضرت مولانا منیر احمد منور، حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن بہاولپوری، حضرت مولانا محمد الیاس گھمن کی کتاب پر آراء درج ہیں جو کتاب کی ثقاہت کی بیّن دلیل ہے۔ لیکن لگتا ہے کہ مؤلف اس میدان میں نوواردہیں۔ کتاب کھولیں تو سب ٹائٹل ندارد، پرنٹ لائن کا دوسرا صفحہ چاہئے تھا۔ جسے ساتویں صفحہ پر جاکر مقام ملا۔ کتاب کھولتے ہی فہرست مضامین پر نظر پڑتی ہے جن پر سرے سے بسم اللہ ہی درج نہیں۔ یہ چیزیں ذوق سلیم پر ثقیل ہیں۔ اس لئے فقیر نے مقدس پتھر سمجھ کر دور سے استلام پر ہی گذارہ کیا ہے۔

علماء کرام وخطباء حضرات سے اپیل

ہر ماہ کا ایک جمعہ ختم نبوت کیلئے وقف کریں

- عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس ہے۔ چنانچہ امام زین نجیمؒ نے الاشباہ والنظائر ص۱۰۲ پر لکھا ہے کہ: ’’اذا لم یعرف ان محمدﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات ‘‘جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ آنحضرتﷺ آخری نبی ہیں۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔
- آئین پاکستان کی رو سے قادیانی کافر ہیں۔ جبکہ وہ خود کو مسلمان اور امت محمدیہ کو کافر کہہ کر آئین سے بغاوت کر رہے ہیں۔
- تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے بعد تحریک نظام مصطفیٰﷺ، تحریک ایم، آر، ڈی، شیعہ سنی تنازعہ، لسانی قضیہ، عراق، ایران۔ کویت، عراق جنگیں، افغانستان میں روسی پھر امریکی یلغار، سقوط عراق سے سانحہ لال مسجد تک ہوشربا اور سنگین مسائل اور مجبوریوں کی وجہ سے ختم نبوت کے تحفظ کا کام اور قادیانیت کے احتساب کے عمل کی خطابت میں ثانوی حیثیت ہوگئی۔ حالانکہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ اور جہاد جیسے فرائض کا تعلق حضورﷺ کے اعمال سے ہے اور ختم نبوت کا تعلق حضورﷺ کی ذات مبارک سے ہے۔
- ختم نبوت کی پاسبانی براہ راست ذات اقدس کی خدمت کرنے کے مترادف ہے۔
- لہٰذا: تمام خطیب حضرات سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ کم از کم ہر ماہ کا ایک جمعہ مسئلہ ختم نبوت کے بیان کے لئے وقف کر کے شفاعت نبویؐ کے مستحق بنیں۔ قادیانیت سے خود بچنا اور امت کو بچانا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین!

والسلام!

فقیر خواجہ خان محمد عفی عنہ

(مولانا خواجہ خواجگان) خواجہ خان محمدؒ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان - فون: 061-4783486

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کی مطبوعات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ ملتان فون : 061-4583486, 4783486